قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل

مؤلف

غلام معین الدین قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

قرآنی سورتوں
کا تعارف مع فضائل

غلام معین الدین قادری

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــام:

قرآنی سورتوں کا تعارف مع فضائل

ازقـــــــلـــــــم:

غلام معین الدین قادری

سَنَہ اشـــــاعت: شوال ۱۴۴۴ھ
APRIL 2023

صـــفحات: 395

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

info@abdemustafa.com

© 2023 All Rights Reserved.

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

Contents

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں 48
مقدمہ 53
سورہ فاتحہ کا تعارف 55
مقامِ نزول: 55
رکوع اور آیات کی تعداد: 55
سورہ فاتحہ کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ: 55
سورہ فاتحہ کے فضائل: 56
سورہ فاتحہ کے مضامین: 58
سورہ فاتحہ سے متعلق شرعی مسائل: 59
امامِ اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا مناظرہ: 60
سورہ بقرہ کا تعارف 62
مقام نزول: 62
رکوع اور آیات کی تعداد: 62
”بقرہ“ نام رکھے جانے کی وجہ: 63
سورۂ بقرہ کے فضائل: 63

"سورہ بقرہ" کے مضامین: 65
سورہ فاتحہ کے ساتھ مناسبت: 67
سورہ اٰلِ عمران کا تعارف 68
مقامِ نزول: 68
رکوع اور آیات کی تعداد: 68
"اٰلِ عمران" نام رکھے جانے کی وجہ: 68
سورہ اٰلِ عمران کے فضائل: 68
سورہ اٰلِ عمران کے مضامین: 70
سورہ بقرہ کے ساتھ مناسبت: 71
سورہ نساء کا تعارف 72
مقامِ نزول: 72
رکوع اور آیات کی تعداد: 72
"نساء" نام رکھے جانے کی وجہ: 72
سورہ نساء کے فضائل: 73
سورہ نساء کے مضامین: 74
سورہ آلِ عمران کے ساتھ مناسبت: 76

سورہ مائدہ کا تعارف 77
مقامِ نزول: 77
رکوع اور آیات کی تعداد: 77
"مائدہ" نام رکھے جانے کی وجہ: 77
سورہ مائدہ کے فضائل: 78
سورہ مائدہ کے مضامین: 80
سورہ نساء کے ساتھ مناسبت: 82
سورہ اَنعام کے مضامین: 82
سورہ اَنعام کے مضامین: 83
سورہ مائدہ کے ساتھ مناسبت: 84
سورہ اعراف 85
مقامِ نزول: 85
رکوع اور آیات کی تعداد: 85
"اَعراف" نام رکھنے کی وجہ: 85
سورہ اَعراف کی فضیلت: 86
سورہ اَعراف کے مضامین 86

سورہ اَنعام کے ساتھ مناسبت: 88
سورہ اَنفال کا تعارف 88
مقامِ نزول: 88
رکوع اور آیات کی تعداد: 89
''اَنفال'' نام رکھنے کی وجہ: 89
سورہ اَنفال کے مضامین: 89
سورہ اَعراف کے ساتھ مناسبت: 90
سورہ توبہ کا تعارف 91
مقامِ نزول: 91
رکوع اور آیات کی تعداد: 91
''توبہ'' نام رکھنے کی وجہ: 91
سورہ توبہ کے شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' نہ لکھے جانے کی وجہ: 91
سورہ توبہ کے فضائل: 92
سورہ توبہ کے مَضامین: 93
سورہ اَنفال کے ساتھ مناسبت: 94
سورہ یونس کا تعارف 95

مقامِ نزول: 95
رکوع اور آیات کی تعداد: 95
"یونس" نام رکھنے کی وجہ: 95
سورہ یونس کے بارے میں حدیث: 95
سورہ یونس کے مضامین: 96
سورہ توبہ کے ساتھ مناسبت: 98
سورہ ہود کا تعارف 98
مقامِ نزول: 98
رکوع اور آیات کی تعداد: 99
"ہود" نام رکھنے کی وجہ: 99
سورہ ہود کے بارے میں اَحادیث: 99
سورہ ہود کے مضامین: 100
سورہ یونس کے ساتھ مناسبت: 102
سورہ یوسف کا تعارف 103
مقامِ نزول: 103
رکوع اور آیات کی تعداد: 103

"یوسف" نام رکھنے کی وجہ: 103
سورہ یوسف کے بارے میں اَحادیث: 103
سورہ یوسف کے مضامین: 104
سورہ ہود کے ساتھ مناسبت: 105
سورہ رعد کا تعارف 106
مقامِ نزول: 106
رکوع اور آیات کی تعداد: 106
"رعد" نام رکھنے کی وجہ: 106
سورہ رعد کی فضیلت: 107
سورہ رعد کے مضامین: 107
سورہ یوسف کے ساتھ مناسبت: 109
سورہ ابراہیم کا تعارف 109
مقامِ نزول: 109
رکوع اور آیات کی تعداد: 109
"ابراہیم" نام رکھنے کی وجہ: 110
سورہ ابراہیم کے مَضامین: 110

سورہ رعد کے ساتھ مناسبت: 111
سورہ حِجْر کا تعارف 112
مقامِ نزول: 112
رکوع اور آیات کی تعداد: 112
"حِجْر" نام رکھنے کی وجہ: 112
حِجْر کے بارے میں اَحادیث: 112
سورہ حِجْر کے مَضامین: 113
سورہ ابراہیم کے ساتھ مناسبت: 114
سورہ نحل کا تعارف 115
مقامِ نزول: 115
رکوع اور آیات کی تعداد: 115
"نحل" نام رکھنے کی وجہ: 116
سورہ نحل سے متعلق روایات: 116
سورہ نحل کے مضامین: 117
سورہ حِجْر کے ساتھ مناسبت: 118
سورہ بنی اسرائیل کا تعارف 119

مقامِ نزول: 119
رکوع اور آیات کی تعداد: 119
سورہ بنی اسرائیل کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ: 120
سورہ بنی اسرائیل کے فضائل: 120
سورہ بنی اسرائیل کے مَضامین: 121
سورہ نحل کے ساتھ مناسبت: 123
سورہ کہف کا تعارف 123
مقامِ نزول: 123
رکوع اور آیات کی تعداد: 123
"کہف" نام رکھنے کی وجہ: 123
سورہ کہف کے فضائل: 124
سورہ کہف کے مضامین: 125
سورہ بنی اسرائیل کے ساتھ مناسبت: 127
سورہ مریم کا تعارف 128
مقامِ نزول: 128
رکوع اور آیات کی تعداد: 128

"مریم" نام رکھنے کی وجہ: 128
سورہ مریم سے متعلق اَحادیث: 128
سورہ مریم کے مَضامین: 130
سورہ کہف کے ساتھ مناسبت: 133
سورہ طٰہٰ کا تعارف 134
قامِ نزول: 134
رکوع اور آیات کی تعداد: 134
"طٰہٰ" نام رکھنے کی وجہ: 134
سورہ طٰہٰ کے فضائل: 135
سورہ طٰہٰ کے مضامین: 136
سورہ مریم کے ساتھ مناسبت: 138
سورہ انبیاء کا تعارف 138
مقامِ نزول: 138
رکوع اور آیات کی تعداد: 139
"انبیاء" نام رکھنے کی وجہ: 139
سورہ اَنبیاء کے مَضامین: 139

سورہ طٰہٰ کے ساتھ مناسبت: 142
سورہ حج کا تعارف 143
مقامِ نزول: 143
رکوع اور آیات کی تعداد: 143
"حج" نام رکھنے کی وجہ: 143
سورہ حج کے بارے میں حدیث: 144
سورہ حج کے مَضامین: 145
سورہ اَنبیاء کے ساتھ مناسبت: 146
سورہ مؤمنون کا تعارف 147
مقامِ نزول: 147
رکوع اور آیات کی تعداد: 147
"مؤمنون" نام رکھنے کی وجہ: 147
سورہ مؤمنون کی فضیلت: 147
سورہ مؤمنون کے مضامین: 148
سورہ حج کے ساتھ مناسبت: 150
سورہ نور کا تعارف 150

مقامِ نزول: 150
رکوع اور آیات کی تعداد: 151
''نور'' نام رکھنے کی وجہ: 151
سورہ نور کے بارے میں اَحادیث: 151
سورہ نور کے مَضامین: 152
سورہ مؤمنون کے ساتھ مناسبت: 154
سورہ فرقان کا تعارف 154
مقامِ نزول: 154
رکوع اور آیات کی تعداد: 155
''فرقان'' نام رکھنے کی وجہ: 155
سورہ فرقان کے مضامین: 155
سورہ نور کے ساتھ مناسبت: 156
سورہ شعراء کا تعارف 157
مقامِ نزول: 157
رکوع اور آیات کی تعداد: 157
''شعراء'' نام رکھنے کی وجہ: 158

سورہ شعراء کی فضیلت: 158
سورہ شُعراء کے مَضامین: 158
سورہ فرقان کے ساتھ مناسبت: 160
سورہ نمل کا تعارف 161
مقامِ نزول: 161
رکوع اور آیات کی تعداد: 161
"نمل" نام رکھنے کی وجہ: 161
سورہ نمل کے مَضامین: 161
سورہ شعراء کے ساتھ مناسبت: 163
سورہ قصص کا تعارف 164
مقامِ نزول: 164
رکوع اور آیات کی تعداد: 164
"قصص" نام رکھنے کی وجہ: 164
سورہ قصص کے مضامین: 164
سورہ نَمل کے ساتھ مناسبت: 166
سورہ عنکبوت کا تعارف 166

مقامِ نزول: 166
رکوع اور آیات کی تعداد: 166
"عنکبوت" نام رکھنے کی وجہ: 166
سورہ عنکبوت کے مضامین: 167
سورہ قَصص کے ساتھ مناسبت: 168
سورہ روم کا تعارف 169
مقامِ نزول: 169
رکوع اور آیات کی تعداد: 169
"روم" نام رکھنے کی وجہ: 169
سورہ روم کے مَضامین: 169
سورہ عنکبوت کے ساتھ مناسبت: 171
سورہ لقمان کا تعارف 171
مقامِ نزول: 171
رکوع اور آیات کی تعداد: 172
"لقمان" نام رکھنے کی وجہ: 172
سورہ لقمان کے مَضامین: 172

سورہ روم کے ساتھ مناسبت: 174
سورہ سجدہ کا تعارف 175
مقامِ نزول: 175
رکوع اور آیات کی تعداد: 175
"سجدہ" نام رکھنے کی وجہ: 175
سورہ سجدہ کے فضائل: 175
سورہ سجدہ کے مَضامین: 176
سورہ لقمان کے ساتھ مناسبت: 178
سورہ احزاب کا تعارف 178
مقامِ نزول: 178
رکوع اور آیات کی تعداد: 178
"احزاب" نام رکھنے کی وجہ: 178
سورہ احزاب کے مَضامین: 179
سورہ سبا کا تعارف 181
مقامِ نزول: 181
رکوع اور آیات کی تعداد: 181

"سبا" نام رکھنے کی وجہ: 181
سورہ سبا کے مضامین: 181
سورہ اَحزاب کے ساتھ مناسبت: 183
سورہ فاطر کا تعارف 183
مقامِ نزول: 183
رکوع اور آیات کی تعداد: 183
"فاطر" نام رکھنے کی وجہ: 184
سورہ فاطر کے مضامین: 184
سورہ سَبا کے ساتھ مناسبت: 185
سورہ یٰسٓ کا تعارف 185
مقامِ نزول: 185
رکوع اور آیات کی تعداد: 185
"یٰسٓ" نام رکھنے کی وجہ: 186
سورہ یٰسٓ کے فضائل: 186
سورہ یٰسٓ کے مَضامین: 187
سورہ فاطر کے ساتھ مناسبت: 189

سورہ صافّات کا تعارف 189
مقامِ نزول: 189
رکوع اور آیات کی تعداد: 189
"صافّات" نام رکھنے کی وجہ: 189
سورہ صافّات کی فضیلت: 190
سورہ صافّات کے مضامین: 190
سورہ یٰس کے ساتھ مناسبت: 191
سورہ صٓ کا تعارف 192
مقامِ نزول: 192
رکوع اور آیات کی تعداد: 192
"صٓ" نام رکھنے کی وجہ: 192
سورہ صٓ کے مضامین: 192
سورہ صافّات کے ساتھ مناسبت: 194
سورہ زُمَر کا تعارف 194
مقامِ نزول: 194
رکوع اور آیات کی تعداد: 195

"زُمَر" نام رکھنے کی وجہ: 195
سورہ زُمَر کی فضیلت: 195
سورہ زُمَر کے مضامین: 195
سورہ صٓ کے ساتھ مناسبت: 197
سورہ مومن کا تعارف 198
مقامِ نزول: 198
رکوع اور آیات کی تعداد: 198
سورہ مؤمن کے نام اور ان کی وجہِ تَسمِیَہ: 198
سورہ مومن کے فضائل: 199
سورہ مومن کے مضامین: 200
سورہ زُمَر کے ساتھ مناسبت: 201
سورہ حٰمٓ اَلسَّجدہ کا تعارف 202
مقامِ نزول: 202
رکوع اور آیات کی تعداد: 202
"حٰمٓ اَلسَّجدہ" نام رکھنے کی وجہ: 202
سورہ حٰمٓ السَّجدہ کی فضیلت: 203

سورہ حٰمٓ السَّجدہ کے مضامین: 203
سورہ مومن کے ساتھ مناسبت: 205
سورہ شُوریٰ کا تعارف 205
مقامِ نزول: 205
رکوع اور آیات کی تعداد: 205
''شوریٰ'' نام رکھنے کی وجہ: 205
سورہ شوریٰ کے مضامین: 206
سورہ حٰمٓ السَّجدہ کے ساتھ مناسبت: 208
سورہ زُخرُف کا تعارف 209
مقامِ نزول: 209
رکوع اور آیات کی تعداد: 209
''زُخرُف'' نام رکھنے کی وجہ: 209
سورہ زُخرُف کے مضامین: 209
سورہ شوریٰ کے ساتھ مناسبت: 212
سورہ دُخان کا تعارف 213
مقامِ نزول: 213

رکوع اور آیات کی تعداد: 213
"دخان" نام رکھنے کی وجہ: 213
سورہ دُخان کے فضائل: 213
سورہ دُخان کے مضامین: 214
سورہ زُخرُف کے ساتھ مناسبت: 215
سورہ جاثیہ کا تعارف 216
مقامِ نزول: 216
رکوع اور آیات کی تعداد: 216
"جاثیہ" نام رکھنے کی وجہ: 216
سورہ جاثیہ کے مضامین: 216
سورہ دخان کے ساتھ مناسبت: 218
سورہ اَحقاف کا تعارف 219
مقامِ نزول: 219
رکوع اور آیات کی تعداد: 219
"اَحقاف" نام رکھنے کی وجہ: 219
سورہِ اَحقاف کے مضامین: 219

سورہ جاثیہ کے ساتھ مناسبت: 221
سورہ محمد کا تعارف 221
مقامِ نزول: 221
رکوع اور آیات کی تعداد: 221
''محمد'' نام رکھنے کی وجہ: 222
سورہ محمد کے مضامین: 222
سورہ احقاف کے ساتھ مناسبت: 223
سورہ فتح کا تعارف 224
مقامِ نزول: 224
رکوع اور آیات کی تعداد: 224
''فتح'' نام رکھنے کی وجہ: 224
سورہ فتح کی فضیلت: 224
سورہ فتح کے مضامین: 225
سورہ محمد کے ساتھ مناسبت: 226
سورہ حجرات کا تعارف 227
مقامِ نزول: 227

رکوع اور آیات کی تعداد: 227
''حجرات'' نام رکھنے کی وجہ: 227
سورہ حجرات کے مضامین: 227
سورہ فتح کے ساتھ مناسبت: 228
سورہ قٓ کا تعارف 229
مقامِ نزول: 229
رکوع اور آیات کی تعداد: 229
''قٓ'' نام رکھنے کی وجہ: 229
سورہ قٓ سے متعلق اَحادیث: 229
سورہ قٓ کے مضامین: 230
سورہ ذارِیات کا تعارف 232
مقامِ نزول: 232
رکوع اور آیات کی تعداد: 232
''ذارِیات'' نام رکھنے کی وجہ: 232
سورہ ذارِیات کے مضامین: 232
سورہ قٓ کے ساتھ مناسبت: 233

سورہ طور کا تعارف 234
مقامِ نزول: 234
رکوع اور آیات کی تعداد: 234
''طور'' نام رکھنے کی وجہ: 234
سورہ طور سے متعلق دو اَحادیث: 234
سورہ طور کے مضامین: 235
سورہ ذارِیات کے ساتھ مناسبت: 237
سورہ نَجم کا تعارف 237
مقامِ نزول: 237
رکوع اور آیات کی تعداد: 237
''نَجم'' نام رکھنے کی وجہ: 237
سورہ نَجم کے فضائل: 238
سورہ نَجم کے مضامین: 238
سورہ طور کے ساتھ مناسبت: 240
سورہ قمر کا تعارف 240
مقامِ نزول: 240

رکوع اور آیات کی تعداد: 241
"قَمر" نام رکھنے کی وجہ: 241
سورہ قمر کے فضائل: 241
سورہ قمر کے مضامین: 242
سورہ نجم کے ساتھ مناسبت: 243
سورہ رحمٰن کا تعارف 243
مقامِ نزول: 243
رکوع اور آیات کی تعداد: 243
"رحمٰن" نام رکھنے کی وجہ: 243
سورہ رحمٰن کے فضائل: 243
سورہ رحمٰن کے مضامین: 245
سورہ قمر کے ساتھ مناسبت: 246
سورہ واقعہ کا تعارف 246
مقامِ نزول: 246
رکوع اور آیات کی تعداد: 247
"واقعہ" نام رکھنے کی وجہ: 247

سورہ واقعہ کے فضائل: 247
سورہ واقعہ کے مضامین: 249
سورہ رحمٰن کے ساتھ مناسبت: 250
سورہ حدید کا تعارف 250
مقامِ نزول: 250
رکوع اور آیات کی تعداد: 251
"حدید" نام رکھنے کی وجہ: 251
سورہ حدید کی فضیلت: 251
سورہ حدید کے مضامین: 251
سورہ واقعہ کے ساتھ مناسبت: 253
سورہ مجادلہ کا تعارف 253
مقامِ نزول: 253
رکوع اور آیات کی تعداد: 253
"مُجادلہ" نام رکھنے کی وجہ: 254
سورہ مجادلہ کے مضامین: 254
سورہ حدید کے ساتھ مناسبت: 255

سورہ حشر کا تعارف 255
مقامِ نزول: 255
رکوع اور آیات کی تعداد: 256
"حشر" نام رکھنے کی وجہ: 256
سورہ حشر کی فضیلت: 256
سورہ حشر کے مضامین: 256
سورہ مجادلہ کے ساتھ مناسبت: 258
سورہ مُمْتَحِنَہْ کا تعارف 259
مقامِ نزول: 259
رکوع اور آیات کی تعداد: 259
"مُمْتَحِنَہْ" نام رکھنے کی وجہ: 259
سورہ مُمْتَحِنَہْ کے مَضامین: 259
سورہ حشر کے ساتھ مناسبت: 260
سورہ صف کا تعارف 261
مقامِ نزول: 261
رکوع اور آیات کی تعداد: 261

"صف" نام رکھنے کی وجہ: 261
سورہ صف سے متعلق حدیث: 261
سورہ صف کے مضامین: 262
سورہ مُمْتَحِنَۃ کے ساتھ مناسبت: 263
سورہ جمعہ کا تعارف 264
مقامِ نزول: 264
رکوع اور آیات کی تعداد: 264
"جمعہ" نام رکھنے کی وجہ: 264
سورہ جمعہ سے متعلق 2 اَحادیث: 264
سورہ جمعہ کے مضامین: 265
سورہ صف کے ساتھ مناسبت: 266
سورہ منافقون کا تعارف 266
مقامِ نزول: 266
رکوع اور آیات کی تعداد: 266
"منافقون" نام رکھنے کی وجہ: 267
سورہ منافقون کے مضامین: 267

سورہ جمعہ کے ساتھ مناسبت: 268
سورہ تغابُن کا تعارف 268
مقامِ نزول: 268
رکوع اور آیات کی تعداد: 269
"تغابُن" نام رکھنے کی وجہ: 269
سورہ تغابُن کے مضامین: 269
سورہ منافقون کے ساتھ مناسبت: 270
سورہ طلاق کا تعارف 271
مقامِ نزول: 271
رکوع اور آیات کی تعداد: 271
"طلاق" نام رکھنے کی وجہ: 271
سورہ طلاق کے مضامین: 271
سورہ تغابُن کے ساتھ مناسبت: 272
سورہ تحریم کا تعارف 273
مقامِ نزول: 273
رکوع اور آیات کی تعداد: 273

"تحریم" نام رکھنے کی وجہ: 273
سورہ تحریم کے مضامین: 273
سورہ طلاق کے ساتھ مناسبت: 275
سورہ ملک کا تعارف 275
مقامِ نزول: 275
رکوع اور آیات کی تعداد: 275
سورہ ملک کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ: 276
سورہ ملک کے فضائل: 276
سورہ ملک کے مضامین: 278
سورہ تحریم کے ساتھ مناسبت: 280
سورہ قلم کا تعارف 280
مقامِ نزول: 280
رکوع اور آیات کی تعداد: 280
"قلم" نام رکھنے کی وجہ: 280
سورہ قلم کے مضامین: 281
سورہ ملک کے ساتھ مناسبت: 282

سورہ حاقہ کا تعارُف 283
مقامِ نزول: 283
رکوع اور آیات کی تعداد: 283
"حاقہ" نام رکھنے کی وجہ: 283
سورہ حاقہ کے مضامین: 283
سورہ قلم کے ساتھ مناسبت: 285
سورہ معارِج کا تعارف 285
مقامِ نزول: 285
رکوع اور آیات کی تعداد: 285
"معارِج" نام رکھنے کی وجہ: 285
سورہ معارج کے مضامین: 286
سورہ حاقہ کے ساتھ مناسبت: 287
سورہ نوح کا تعارف 287
مقامِ نزول: 287
رکوع اور آیات کی تعداد: 287
"نوح" نام رکھنے کی وجہ: 287

سورہ نوح کے مضامین: 288
سورہ معارِج کے ساتھ مناسبت: 288
سورہ جن کا تعارُف 289
مقامِ نزول: 289
رکوع اور آیات کی تعداد: 289
"جن" نام رکھنے کی وجہ: 289
سورہ جن کے مضامین: 289
جِنّات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد: 291
سورہ مزمل کا تعارف 293
مقامِ نزول: 293
رکوع اور آیات کی تعداد: 293
"مزمل" نام رکھنے کی وجہ: 293
سورہ مزمل کے مضامین: 293
سورہ جن کے ساتھ مناسبت: 295
سورہ مُدّثِر کا تعارف 295
مقامِ نزول: 295

رکوع اور آیات کی تعداد: 295
"مدثر" نام رکھنے کی وجہ: 295
سورہ مدثر کے مضامین: 295
سورہ مُزَّمِّل کے ساتھ مناسبت: 297
سورہ قیامہ کا تعارف 297
مقامِ نزول: 297
رکوع اور آیات کی تعداد: 297
"قیامہ" نام رکھنے کی وجہ: 297
سورہ قیامہ کے مضامین: 297
سورہ مُدَّثِّر کے ساتھ مناسبت: 299
سورہ دَہر کا تعارف 300
مقامِ نزول: 300
رکوع اور آیات کی تعداد: 300
"دَہر" نام رکھنے کی وجہ: 300
سورہ دَہر کے مضامین: 300
سورہ قیامہ کے ساتھ مناسبت: 301

سورہ مرسلات کا تعارُف 302
مقامِ نزول: 302
رکوع اور آیات کی تعداد: 302
"مرسلات" نام رکھنے کی وجہ: 302
سورہ مرسلات سے متعلق اَحادیث: 303
سورہ مُرسَلات کے مضامین: 304
سورہ دَہر کے ساتھ مناسبت: 304
سورہ نبا کا تعارف 305
مقامِ نزول: 305
رکوع اور آیات کی تعداد: 305
"نبا" نام رکھنے کی وجہ: 305
سورہ نبا کے مضامین: 306
سورہ مُرسَلات کے ساتھ مناسبت: 307
سورہ نازعات کا تعارف 307
مقامِ نزول: 307
رکوع اور آیات کی تعداد: 307

"نازعات" نام رکھنے کی وجہ: 307
سورہ نازعات کے مضامین: 308
سورہ نباء کے ساتھ مناسبت: 309
سورہ عبس کا تعارف 309
مقامِ نزول: 309
رکوع اور آیات کی تعداد: 309
"عبس" نام رکھنے کی وجہ: 310
سورہ عبس کے مضامین: 310
سورہ نازعات کے ساتھ مناسبت: 311
سورہ تکویر کا تعارف 311
مقامِ نزول: 311
رکوع اور آیات کی تعداد: 311
"تکویر" نام رکھنے کی وجہ: 311
سورہ تکویر کے بارے میں حدیث: 312
سورہ تکویر کے مضامین: 312
سورہ عبس کے ساتھ مناسبت: 313

سورہ اِنفطار کا تعارف 313
مقامِ نزول: 313
رکوع اور آیات کی تعداد: 313
''اِنفطار'' نام رکھنے کی وجہ: 313
سورہ اِنفطار کے مضامین: 314
سورہ تکویر کے ساتھ مناسبت: 314
سورہ مُطَفِّفِیْنْ کا تعارف 315
مقامِ نزول: 315
رکوع اور آیات کی تعداد: 315
''مُطَفِّفِیْنَ'' نام رکھنے کی وجہ: 315
سورہ مُطَفِّفِیْنَ کے مضامین: 315
سورہ اِنفطار کے ساتھ مناسبت: 316
سورہ اِنشقاق کا تعارف 317
مقامِ نزول: 317
رکوع اور آیات کی تعداد: 317
''اِنشقاق'' نام رکھنے کی وجہ: 317

سورہ اِنشقاق کے مضامین: 317
سورہ مُطَفِّفِینْ کے ساتھ مناسبت: 318
سورہ بُروج کا تعارف 319
مقامِ نزول: 319
رکوع اور آیات کی تعداد: 319
''بروج'' نام رکھنے کی وجہ: 319
سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث: 319
سورہ بُروج کے مضامین: 320
سورہ اِنشقاق کے ساتھ مناسبت: 321
سورہ طارق کا تعارف 322
مقامِ نزول: 322
رکوع اور آیات کی تعداد: 322
''طارق'' نام رکھنے کی وجہ: 322
سورہ طارق سے متعلق دو اَحادیث: 322
سورہ طارق کے مضامین: 323
سورہ بُروج کے ساتھ مناسبت: 324

سورہ اعلیٰ کا تعارف 325
مقامِ نزول: 325
رکوع اور آیات کی تعداد: 325
"اعلیٰ" نام رکھنے کی وجہ: 325
سورہ اعلیٰ سے متعلق 3 اَحادیث: 325
سورہ اعلیٰ کے مضامین: 326
سورہ طارق کے ساتھ مناسبت: 327
سورہ غاشیہ کا تعارف 327
مقامِ نزول: 327
رکوع اور آیات کی تعداد: 327
"غاشیہ" نام رکھنے کی وجہ: 328
سورہ غاشیہ سے متعلق حدیث: 328
سورہ غاشیہ کے مضامین: 328
سورہ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت: 329
سورہ فجر کا تعارف 329
مقامِ نزول: 329

رکوع اور آیات کی تعداد: 329
"فجر" نام رکھنے کی وجہ: 330
سورہ فجر کے مضامین: 330
سورہ غاشیہ کے ساتھ مناسبت: 330
سورۂ بلد کا تعارف 331
مقامِ نزول: 331
رکوع اور آیات کی تعداد: 331
"بلد" نام رکھنے کی وجہ: 331
سورہ بلد کے مضامین: 331
سورہ فجر کے ساتھ مناسبت: 332
سورہ شمس کا تعارف 333
مقامِ نزول: 333
رکوع اور آیات کی تعداد: 333
"شمس" نام رکھنے کی وجہ: 333
سورہ شمس سے متعلق اَحادیث: 333
سورہ شمس کے مضامین: 334

سورہ بَلد کے ساتھ مناسبت: 334
سورہ لیل کا تعارف 335
مقامِ نزول: 335
رکوع اور آیات کی تعداد: 335
"لَیل" نام رکھنے کی وجہ: 335
سورہ لیل سے متعلق حدیث: 335
سورہ لَیل کے مضامین: 335
سورہ شمس کے ساتھ مناسبت: 337
سورہ وَالضُّحیٰ کا تعارف 337
مقامِ نزول: 337
رکوع اور آیات کی تعداد: 337
"وَالضُّحیٰ" نام رکھنے کی وجہ: 337
سورہ وَالضُّحیٰ کے مضامین: 338
سورہ لَیل کے ساتھ مناسبت: 338
سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف 339
مقامِ نزول: 339

رکوع اور آیات کی تعداد: 339
''اَلَمۡ نَشۡرَحۡ'' نام رکھنے کی وجہ: 339
سورہ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کے مضامین: 339
سورہ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت: 341
سورہ وَالتِّیۡنِ کا تعارف 341
مقامِ نزول: 341
رکوع اور آیات کی تعداد: 341
''وَالتِّیۡنِ'' نام رکھنے کی وجہ: 341
سورہ وَالتِّیۡنِ سے متعلق حدیث: 341
سورہ وَالتِّیۡنِ کے مضامین: 342
سورہ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ کے ساتھ مناسبت: 342
سورہ علق کا تعارف 343
مقامِ نزول: 343
رکوع اور آیات کی تعداد: 343
''علق'' نام رکھنے کی وجہ: 343
سورہ علق کے مضامین: 343

سورہ وَالتِّیْنِ کے ساتھ مناسبت: 344
سورہ قدر کا تعارف 345
مقامِ نزول: 345
رکوع اور آیات کی تعداد: 345
''قدر'' نام رکھنے کی وجہ: 345
سورہ قدر کے مضامین: 345
سورہ علق کے ساتھ مناسبت: 346
سورہ بَیِّنَہ کا تعارف 346
مقامِ نزول: 346
رکوع اور آیات کی تعداد: 346
''بَیِّنَہ'' نام رکھنے کی وجہ: 346
سورہ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث: 347
سورہ بَیِّنَہ کے مضامین: 347
سورہ قدر کے ساتھ مناسبت: 348
سورہ زِلزال کا تعارف 348
مقامِ نزول: 348

رکوع اور آیات کی تعداد: 348
"زِلزال" نام رکھنے کی وجہ: 349
سورہ زِلزال کے فضائل: 349
سورہ زِلزال کے مضامین: 349
سورہ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت: 350
سورہ عادِیات کا تعارف 350
مقامِ نزول: 350
رکوع اور آیات کی تعداد: 351
"عادِیات" نام رکھنے کی وجہ: 351
سورہ عادِیات کے مضامین: 351
سورہ زِلزال کے ساتھ مناسبت: 352
سورہ قارعہ کا تعارف 352
مقامِ نزول: 352
رکوع اور آیات کی تعداد: 352
"قارِعہ" نام رکھنے کی وجہ: 352
سورہ قارعہ کے مضامین: 352

سورہ عادِیات کے ساتھ مناسبت: 353
سورہ تکاثُر کا تعارف 353
مقامِ نزول: 353
رکوع اور آیات کی تعداد: 354
"تکاثُر" نام رکھنے کی وجہ: 354
سورہ تکاثر کے فضائل: 354
سورہ تکاثُر کے مضامین: 355
سورہ قارِعہ کے ساتھ مناسبت: 356
سورہ عصر کا تعارف 356
مقامِ نزول: 356
رکوع اور آیات کی تعداد: 356
"عصر" نام رکھنے کی وجہ: 356
سورہ عصر کے مضامین: 357
سورہ تکاثُر کے ساتھ مناسبت: 357
سورہ ہُمَزَہ کا تعارف 358
مقامِ نزول: 358

رکوع اور آیات کی تعداد: 358
''ہُمَزَۃ'' نام رکھنے کی وجہ: 358
سورہ ہُمَزَۃ کے مضامین: 358
سورہ عصر کے ساتھ مناسبت: 359
سورہ فیل کا تعارف 359
مقامِ نزول: 359
رکوع اور آیات کی تعداد: 359
''فیل'' نام رکھنے کی وجہ: 359
سورہ فیل کے مضامین: 360
سورہ ہُمَزَۃ کے ساتھ مناسبت: 360
سورہ قریش کا تعارف 361
مقامِ نزول: 361
رکوع اور آیات کی تعداد: 361
''قریش'' نام رکھنے کی وجہ: 361
سورہ قریش کے مضامین: 361
سورہ فیل کے ساتھ مناسبت: 361

سورہ ماعون کا تعارف 362
مقامِ نزول: 362
رکوع اور آیات کی تعداد: 362
"ماعون" نام رکھنے کی وجہ: 362
سورہ ماعون کے مضامین: 363
سورہ قریش کے ساتھ مناسبت: 363
سورہ کوثر کا تعارف 364
مقامِ نزول: 364
رکوع اور آیات کی تعداد: 364
"کوثر" نام رکھنے کی وجہ: 364
سورہ کوثر کے مضامین: 364
سورہ ماعون کے ساتھ مناسبت: 365
سورہ کافرون کا تعارف 365
مقامِ نزول: 365
رکوع اور آیات کی تعداد: 366
"کافرون" نام رکھنے کی وجہ: 366

سورہ کافرون کے فضائل: 366
سورہ کافرون کے مضامین: 366
سورہ کوثر کے ساتھ مناسبت: 367
سورہ نصر کا تعارف 367
مقامِ نزول: 367
رکوع اور آیات کی تعداد: 367
''نصر'' نام رکھنے کی وجہ: 367
سورہ نصر کے مضامین: 368
سورہ کافرون کے ساتھ مناسبت: 368
سورہ لَہب کا تعارف 368
مقامِ نزول: 368
رکوع اور آیات کی تعداد: 368
''لَہب'' نام رکھنے کی وجہ: 369
سورہ لہب کا شانِ نزول: 369
سورہ لہب کے مضامین: 370
سورہ نصر کے ساتھ مناسبت: 371

سورہِ اِخلاص کا تعارف 371
مقامِ نزول: 371
رکوع اور آیات کی تعداد: 371
"سورہِ اِخلاص" کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ: 371
سورہِ اِخلاص کے فضائل: 372
سورہ اخلاص کا شانِ نزول: 374
سورہ اخلاص کے مضامین: 374
سورہ ابولہب کے ساتھ مناسبت: 374
سورہ فَلَق کا تعارف 375
مقامِ نزول: 375
رکوع اور آیات کی تعداد: 375
"فلق" نام رکھنے کی وجہ: 375
سورہ فَلَق اور سورہ والنّاس کے فضائل: 375
سورہ فَلَق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول: 377
تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ: 378
سورہ فَلَق اور سورۃُ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات: ... 378

سورہ فلق کے مضامین: 379
سورہ اِخلاص کے ساتھ مناسبت: 380
سورۃُ النّاس کا تعارف 380
مقامِ نزول: 380
رکوع اور آیات کی تعداد: 380
"اَلنَّاسِ" نام رکھنے کی وجہ: 380
سورۃُ النّاس کے مضامین: 381
سورہ فَلق کے ساتھ مناسبت: 381
ہماری اردو کتابیں: 382

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔

پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا

جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔

اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

Sabiya Virtual Publication
Powered By Abde Mustafa Official

بسم اللہ الرحمن الرحیم لك الحمد یا اللہ الصلوۃ و السلامُ
علیك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

شرف انتساب

میں اپنی اس ادنی کاوش کو حسن کائنات محبوب پروردگار دونوعالم کے مالک و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کی جانب منسوب کرتا ہوں ..... جن کے صدقہ وطفیل ایمان و قرآن جیسی عظیم نعمتیں ہمیں عطا ہوئیں۔ مولائے کریم جل شانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود نازل فرمائے۔

میں اسے منسوب کرتا ہوں علم قرآت و تجوید کے جملہ ائمہ و راویان کی طرف... جن کے ذریعے ہمیں قرآن پاک کو صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنے کا سلیقہ معلوم ہوا۔

ان کے بعد اپنے والدین جنہوں نے مجھے اتنی شفقت کے ساتھ اس مقام تک پہنچایا۔ اور تمام ہی دوست احباب بالخصوص حضرت مولانا علی اصغر قادری صاحب کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

اور ہمارے شہر بھڑگاؤں کے جملہ ائمہ و علماء اہل سنت بالخصوص حضرت مولانا جناب حافظ عرفان رضا صاحب قبلہ اور حضرت جناب حافظ عظیم رضا صاحب قبلہ اور

مرحوم قاری عرفان رضا صاحب وغیرہا کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

ہدیۂ شکر

کلام پاک میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے: وَ مَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ-وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ" (سورۃ لقمان:۱۲) ترجمہ: اور جو شکر کرے وہ اپنے بھلے کو شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بے شک اللہ بے پرواہ ہے سب خوبیاں سراہا۔ (کنزالایمان) اور سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عظمت نشان ہے: "من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ" ترجمہ: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ (سنن ترمذی) قرآن و حدیث کے اس ضابطے کو اپناتے ہوئے سب سے پہلے میں شکر ادا کرتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ کا جس نے مجھے اس عمل خیر کی توفیق رفیق بخشی۔ میں شکر ادا کرتا ہوں اپنے والدین اور اساتذہ کا جن کے بدولت کچھ لکھنے پڑھنے اور سمجھنے بولنے کی صلاحیت پیدا ہوئی۔ احسان فراموشی ہوگی اگر میں شکر نہ ادا کروں ان حضرات کا جنھوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر اس رسالے کی تصحیح فرمائی ساتھ حوصلہ افزائی فرمائی۔ رب کریم ان تمام حضرات کو سلامت رکھے اور امت مسلمہ کے لئے نفع بخش بنائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

میں مشکور و ممنون ہوں محبت گرامی حضرت مولانا جناب حافظ علی اصغر قادری صاحب قبلہ اور ہر دل عزیز مولانا جناب حافظ محمد شاہ رخ صاحب قبلہ اور کرم فرما مولانا جناب عبد مصطفی صاحب قبلہ۔ کا جنھوں نے رسالے کی کمپوزنگ و مراجحہ اور دیگر امور میں معاونت فرمایا، اور ان تمام احباب و اصحاب خیر کا جنھوں نے بھی اس کتاب میں دامے درمے قدمے سخنے حصہ لیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے اور دونوں جہاں کی سعادتیں نصیب فرمائے۔ اور میری اس ادنی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور ہر خاص و عام کے لئے نفع بخش بنائے۔ (آمین بجا طہ و یسین صلی اللہ علیہ وسلم)

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم لك الحمد یا اللہ الصلوۃ و السلامُ علیك یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے جو ساری کائنات کا پالنہار ہے، رحم و احسان، جاہ و حشمت والا، صاحب سلطنت اور فضل و کرم والا ہے، جس نے اپنے چنندہ بندوں کو قرآن کی تلاوت، حفظ و تفسیر، اس میں تدبر و تفکر اور اس کے سیکھنے سکھانے میں مشغلہ عطا فرمایا۔ اور ہمارے آقا و مولی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پر درود و سلام ہو، جن کا فرمان عالی شان قدرت نشان ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْءَانَ وعلمه ترجمہ: تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (صحیح بخاری)

پروردگار عالم نے بزرگان دین کی اتباع کرتے ہوئے مجھے بھی قرآن شریف کی سورتوں کے فضائل میں کچھ احادیث جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو بچوں کے لئے عمل خیر کا باعث اور بڑوں کے حق میں وعظ و نصیحت کا سرمایہ ہیں۔ رب قدیر کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ مجھے، میرے اساتذہ قراء و حفاظ اور ہر اس شخص کو نفع بخشے جس نے بھی اس کو دیکھا، پڑھا، سنا اور اس کی مجلسوں میں حاضر ہوا۔ (آمین بجاہ

النبی الکریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم) یقیناوہ دعاؤوں کو قبول فرمانے والا، کیاہی اچھا آقاو مولیٰ اور کیاہی خوب مدد گار ہے۔

سورہ فاتحہ کا تعارف

مقامِ نزول:

اکثر علماء کے نزدیک ”سورہ فاتحہ “مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔امام مجاہد رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ”سورہ فاتحہ“ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور ایک قول یہ ہے: ”سورہ فاتحہ“ دو مرتبہ نازل ہوئی ،ایک مرتبہ ”مکہ مکرمہ“ میں اور دوسری مرتبہ ”مدینہ منورہ“میں نازل ہوئی ہے۔(خازن،تفسیر سورۃ الفاتحۃ،۱/۱۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

سورہ فاتحہ کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ:

اس سورت کے متعدّد نام ہیں اور ناموں کا زیادہ ہونا اس کی فضیلت اور شرف کی دلیل ہے،اس کے مشہور 15 نام یہ ہیں:

(1)...”سورہ فاتحہ“ سے قرآن پاک کی تلاوت شروع کی جاتی ہے اور اسی سورت سے قرآن پاک لکھنے کی ابتداء کی جاتی ہے اس لئے اسے ”فَاتِحَۃُ الْکِتَابِ“یعنی کتاب کی ابتداء کرنے والی کہتے ہیں۔

(2)... اس سورت کی ابتداء ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ سے ہوئی ،اس مناسبت سے اسے

"سُوْرَۃُ الْحَمْدْ" یعنی وہ سورت جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے، کہتے ہیں۔

(3،4)..."سورۂ فاتحہ" قرآن پاک کی اصل ہے، اس بناء پر اسے "اُمُّ الْقُرْآنْ" اور "اُمُّ الْکِتَابْ" کہتے ہیں۔

(5)...یہ سورت نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے یا یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ہے اس وجہ سے اسے "اَلسَّبْعُ الْمَثَانِیْ" یعنی بار بار پڑھی جانے والی یا ایک سے زائد مرتبہ نازل ہونے والی سات آیتیں، کہا جاتا ہے۔

(6تا8)...دین کے بنیادی امور کا جامع ہونے کی وجہ سے سورہ فاتحہ کو "سُوْرَۃُ الْکَنْزْ، سُوْرَۃُ الْوَافِیَۃْ" اور "سُوْرَۃُ الْکَافِیَۃْ" کہتے ہیں۔

(9،10)..."شفاء" کا باعث ہونے کی وجہ سے اسے "سُوْرَۃُ الشِّفَاءْ" اور "سُوْرَۃُ الشَّافِیَۃْ" کہتے ہیں۔

(11تا15)..."دعا" پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اسے "سُوْرَۃُ الدُّعَاءْ، سُوْرَۃُ تَعْلِیْمِ الْمَسْئَلَۃْ، سُوْرَۃُ السُّوَالْ، سُوْرَۃُ الْمُنَاجَاۃْ" اور "سُوْرَۃُ التَّفْوِیْضْ" بھی کہا جاتا ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الفاتحۃ، ۱/۱۲، مدارک، سورۃ فاتحۃ الکتاب، ص۱۰، روح المعانی، سورۃ فاتحۃ الکتاب، ۱/۵۱، ملتقطاً)

سورہ فاتحہ کے فضائل:

احادیث میں اس سورت کے بہت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں

سے 4 فضائل درج ذیل ہیں:

(1)... حضرت ابو سعید بن مُعلّٰی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نماز پڑھ رہا تھا تو مجھے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بلایا لیکن میں نے جواب نہ دیا۔ (جب نماز سے فارغ ہو کر بارگاہ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر ہوا تو) میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، میں نماز پڑھ رہا تھا۔ تاجدار رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ''اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ '' اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں۔ (انفال: ۲۴) پھر ارشاد فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت نہ سکھاؤں؟ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم نے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضرور تمہیں قرآن مجید کی سب سے عظمت والی سورت سکھاؤں گا۔ ارشاد فرمایا: ''وہ سورت '' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ '' ہے، یہی ''سبع مثانی'' اور ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے عطا فرمائی گئی۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، ۳/۴۰۴، الحدیث: ۵۰۰۶)

(2)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں سلام پیش کر کے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آپ کو اُن دو نوروں کی بشارت ہو جو آپ کے علاوہ اور

کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے اور وہ دو نور یہ ہیں: (۱) ''سورہ فاتحہ'' (۲) ''سورہ بقرہ'' کی آخری آیتیں۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل الفاتحۃ۔۔۔الخ، ص۴۰۴، الحدیث: ۸۰۶)(۲۵۴)

(3)... حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں ''اُمُّ الْقُرْآن'' کی مثل کوئی سورت نازل نہیں فرمائی۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ (الحجر)، ۵/۸۷، الحدیث: ۳۱۳۶)

(4)... حضرت عبد الملک بن عُمَیر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سورہ فاتحہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔'' (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۵۰، الحدیث: ۲۳۷۰)

سورہ فاتحہ کے مضامین:

اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)... اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا بیان ہے۔

(2)... اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اس کے رحمٰن اور رحیم ہونے، نیز مخلوق کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن ان کے اعمال کی جزاء ملنے کا ذکر ہے۔

(3)...صرف اللہ تعالیٰ کے عبادت کا مستحق ہونے اور اس کے حقیقی مددگار ہونے کا تذکرہ ہے۔

(4)...دعا کے آداب کا بیان اور اللہ تعالیٰ سے دین حق اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت ملنے، نیک لوگوں کے حال سے موافقت اور گمراہوں سے اجتناب کی دعا مانگنے کی تعلیم ہے۔

یہ چند وہ چیزیں بیان کی ہیں جن کا ''سورۂ فاتحہ'' میں تفصیلی ذکر ہے البتہ اجمالی طور پر اس سورت میں بے شمار چیزوں کا بیان ہے۔ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اگر میں چاہوں تو ''سورہ فاتحہ'' کی تفسیر سے ستر اونٹ بھر وادوں۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن والسبعون۔۔۔الخ، ۲/۵۶۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''ایک اونٹ کے (یعنی کتنے ہی) من بوجھ اٹھاتا ہے اور ہر من میں کے (یعنی کتنے) ہزار اجزاء (ہوتے ہیں، ان کا حساب لگایا جائے تو یہ) حساب سے تقریبًا پچیس لاکھ جز بنتے ہیں، یہ فقط ''سورہ فاتحہ'' کی تفسیر ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۲/۶۱۹)

سورہ فاتحہ سے متعلق شرعی مسائل:

(1)... نماز میں ''سورہ فاتحہ'' پڑھنا واجب ہے، امام اور تنہا نماز پڑھنے والا اپنی

زبان سے ”سورہ فاتحہ“ پڑھے گا جبکہ مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہے گا اور جہری نماز میں اس کی قراءت بھی سنے گا اور اس کا یہی عمل پڑھنے کے حکم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تلاوت کے وقت مقتدی کو خاموش رہنے اور قراءت سننے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”وَ اِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ“(اعراف:۲۰۴)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔(ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب اذا قرء الامام فانصتوا، ۱/۴۶۲، الحدیث: ۸۴۷)

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کا کوئی امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔(ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب اذا قرء الامام فانصتوا، ۱/۴۶۴، الحدیث: ۸۵۰) ان کے علاوہ اور بہت سی احادیث میں امام کے پیچھے مقتدی کے خاموش رہنے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

امامِ اعظم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا مناظرہ:

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”مدینہ منورہ کے چند علماء امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس اس غرض سے آئے کہ وہ امام کے پیچھے مقتدی کی قراءت کرنے کے معاملے میں ان سے مناظرہ کریں۔ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے فرمایا: سب سے مناظرہ کرنا میرے لئے ممکن نہیں، آپ ایسا کریں کہ مناظرے کا معاملہ اس کے سپرد کر دیں جو آپ سب سے زیادہ علم والا ہے تاکہ میں اس کے ساتھ مناظرہ کروں۔ انہوں نے ایک عالم کی طرف اشارہ کیا تو امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا یہ تم سب سے زیادہ علم والا ہے؟ انہوں نے جواب دیا:

”ہاں۔“ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: کیا میرا اس کے ساتھ مناظرہ کرنا تم سب کے ساتھ مناظرہ کرنے کی طرح ہے؟ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اس کے خلاف جو دلیل قائم ہو گی وہ گویا کہ تمہارے خلاف قائم ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: ”ہاں۔“ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں اس کے ساتھ مناظرہ کروں اور دلیل میں اس پر غالب آ جاؤں تو وہ دلیل تم پر بھی لازم ہو گی؟ انہوں نے کہا: ”ہاں۔“ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے دریافت کیا: وہ دلیل تم پر کیسے لازم ہو گی؟ انہوں نے جواب دیا: ”اس لئے کہ ہم اسے اپنا امام بنانے پر راضی ہیں تو اس کی بات ہماری بات ہو گی۔“ امام ابو

حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ جب ہم نے ایک شخص کو نماز میں اپنا امام مان لیا تو اس کا قراءت کرنا ہمارا قراءت کرنا ہے اور وہ ہماری طرف سے نائب ہے۔ امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی یہ بات سن کر سب نے اقرار کر لیا (کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءت نہیں کرے گا) (تفسیر کبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/۴۱۲)

(2)... ''نماز جنازہ'' میں خاص دعا یاد نہ ہو تو دعا کی نیت سے ''سورہ فاتحہ'' پڑھنا جائز ہے جبکہ قراءت کی نیت سے پڑھنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الخامس، ۱/۱۶۴)

سورہ بقرہ کا تعارف

مقام نزول:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ میں سب سے پہلے یہی ''سورہ بقرہ'' نازل ہوئی۔ (اس سے مراد ہے کہ جس سورت کی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔) (خازن، تفسیر سورۃ البقرۃ، ۱/۱۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 40 رکوع اور 286 آیتیں ہیں۔

''بقرہ'' نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں گائے کو ''بَقَرَۃٌ'' کہتے ہیں اور اس سورت کے آٹھویں اور نویں رکوع کی آیت نمبر67 تا73 میں بنی اسرائیل کی ایک گائے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اُس کی مناسبت سے اِسے ''سورہ بقرہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ بقرہ کے فضائل:

احادیث میں اس سورت کے بے شمار فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 5 فضائل درج ذیل ہیں:

(1) ... حضرت ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنی تلاوت کرنے والوں کی شفاعت کرے گا اور دو روشن سورتیں (یعنی) ''سورۂ بقرہ'' اور ''سورہ اٰل عمران'' پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی جس طرح دو بادل ہوں یا دو سائبان ہوں یا دو اڑتے ہوئے پرندوں کی قطاریں ہوں اور یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی، ''سورہ بقرہ'' پڑھا کرو کیونکہ اس کو پڑھتے رہنے میں برکت ہے اور نہ پڑھنے میں (ثواب سے محروم رہ جانے پر) حسرت ہے اور جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص۴۰۳، الحدیث: ۲۵۲(۸۰۴))

(2)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یعنی اپنے گھروں میں عبادت کیا کرو) اور شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں ''سورہ بقرہ'' کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ۔۔۔ الخ، ص ۳۹۳، الحدیث: ۲۱۲(۷۸۰))

(3)... حضرت ابو مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ لے گا تو وہ اسے (ناگہانی مصائب سے) کافی ہوں گی۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل البقرۃ، ۳/ ۴۰۵، الحدیث: ۵۰۰۹)

(4)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی ''سورۂ بقرہ'' ہے، اس میں ایک آیت ہے جو قرآن کی (تمام) آیتوں کی سردار ہے اور وہ (آیت) آیت الکرسی ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ۔۔۔ الخ، ۴/ ۴۰۲، الحدیث: ۲۸۸۷)

(5)... حضرت سہل بن سعد ساعدی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دن کے وقت اپنے گھر میں ''سورہ بقرہ'' کی تلاوت کی تو تین دن تک شیطان اس کے گھر کے قریب نہیں آئے گا اور جس نے

رات کے وقت اپنے گھر میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی تو تین راتیں اس گھر میں شیطان داخل نہ ہو گا۔(شعب الایمان، التاسع من شعب الایمان۔۔۔الخ،فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ البقرۃ۔۔۔الخ،۲/۴۵۳،الحدیث:۲۳۷۸)

”سورہ بقرہ“ کے مضامین:

یہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنی اسرائیل پر کئے گئے انعامات،ان انعامات کے مقابلے میں بنی اسرائیل کی ناشکری، بنی سرائیل کے جرائم جیسے بچھڑے کی پوجا کرنا، سرکشی اور عناد کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے طرح طرح کے مطالبات کرنا،اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرنا،انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ناحق شہید کرنا اور عہد توڑنا وغیرہ، گائے ذبح کرنے کا واقعہ اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے میں موجود یہودیوں کے باطل عقائد و نظریات اور ان کی خباثتوں کو بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی دھوکہ دہی سے آگاہ کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ ”سورۂ بقرہ“ میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...قرآن پاک کی صداقت، حقانیت اور اس کتاب کے ہر طرح کے شک و شبہ سے پاک ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔

(2)...قرآن پاک سے حقیقی ہدایت حاصل کرنے والوں اور ان کے اوصاف کا

بیان، ازلی کافروں کے ایمان سے محروم رہنے اور منافقوں کی بری خصلتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(3)... قرآن پاک میں شک کرنے والے کفار سے قرآن مجید کی سورت جیسی کوئی ایک سورت بنا کر لانے کا مطالبہ کیا گیا اور ان کے اس چیز سے عاجز ہونے کو بھی بیان کر دیا گیا۔

(4)... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کا واقعہ بیان کیا گیا اور فرشتوں کے سامنے ان کی شان کو ظاہر کیا گیا ہے۔

(5)... خانۂ کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا کا ذکر کیا گیا ہے۔

(6)... اس سورت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پسند کی وجہ سے قبلہ کی تبدیلی اور اس تبدیلی پر ہونے والے اعتراضات و جوابات کا بیان ہے۔

(7)... عبادات اور معاملات جیسے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، رمضان کے روزے رکھنے، خانۂ کعبہ کا حج کرنے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے، دینی معاملات میں قمری مہینوں پر اعتماد کرنے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرنے، یتیموں کے ساتھ معاملات کرنے، نکاح، طلاق، رضاعت، عدت، بیویوں کے ساتھ اِیلاء

کرنے، جادو، قتل، لوگوں کے مال ناحق کھانے، شراب، سود، جوا اور حیض کی حالت میں بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے وغیرہ کے بارے میں مسلمانوں کو ایک شرعی دستور فراہم کیا گیا ہے۔

(8)... تابوت سکینہ، طالوت اور جالوت میں ہونے والی جنگ کا بیان ہے۔

(9)... مردوں کو زندہ کرنے کے ثبوت پر حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

(10) ... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چار پرندوں کے ذریعے مردوں کو زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ کروانے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(11)... اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرنے، گناہوں سے توبہ کرنے اور کفار کے خلاف مدد طلب کرنے کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے اور مسلمانوں کو قیامت کے دن سے ڈرایا گیا ہے۔

سورہ فاتحہ کے ساتھ مناسبت:

''سورہ بقرہ'' کی اپنے سے ماقبل سورت ''فاتحہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ''سورہ فاتحہ'' میں مسلمانوں کو یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" یعنی اے اللہ! ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ (فاتحہ:۵) اور ''سورہ بقرہ'' میں کامل ایمان والوں کے اوصاف، مشرکین اور منافقین کی نشانیاں، یہودیوں اور

عیسائیوں کا طرزِ عمل، نیز معاشرتی زندگی کے اصول اور احکام ذکر کرکے مسلمانوں کے لئے ''صراطِ مستقیم'' کو بیان کیا گیا ہے۔

سورہ اٰلِ عمران کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ آلِ عمران مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، ال عمران، ۱/۲۲۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 20 رکوع اور 200 آیتیں ہیں۔

''اٰلِ عمران'' نام رکھے جانے کی وجہ:

آل کا ایک معنی ''اولاد'' ہے اور اس سورت کے چوتھے اور پانچویں رکوع میں آیت نمبر 33 تا 54 میں حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کے والد عمران کی آل کی سیرت اور ان کے فضائل کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ آلِ عمران'' رکھا گیا ہے۔

سورہ اٰلِ عمران کے فضائل:

اس سورت کے مختلف فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 3 فضائل درجِ

ذیل ہیں۔

(1)... حضرت نواس بن سمعان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''قیامت کے دن قرآنِ مجید اور اس پر عمل کرنے والوں کو لایا جائے گا، ان کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آلِ عمران ہوں گی۔ حضرت نواس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سورتوں کے لئے تین مثالیں بیان فرمائیں جنہیں میں آج تک نہیں بھولا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''یہ دونوں سورتیں ایسی ہیں جیسے دو بادل ہوں یا دو ایسے سائبان ہوں جن کے درمیان روشنی ہو یا صف باندھے ہوئے دو پرندوں کی قطاریں ہوں، یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص۴۰۳، الحدیث:۲۵۳(۸۰۵))

(2)... حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''جو شخص رات میں سورہ آلِ عمران کی آخری آیتیں پڑھے گا تو اس کے لیے پوری رات عبادت کرنے کا ثواب لکھا جائے گا۔(دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل ال عمران، ۲/۵۴۴، الحدیث: ۳۳۹۶)

(3)... حضرت مکحول رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''جو شخص جمعہ کے دن سورہ آلِ عمران کی تلاوت کرتا ہے تو رات تک فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے

رہتے ہیں۔(دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل اٰل عمران، ۲/۵۴۴، الحدیث:۳۳۹۷)

سورہ اٰلِ عمران کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کی ولادت، ان کی پرورش، جس جگہ حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ملتا وہاں کھڑے ہوکر حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اولاد کے لئے دعا کرنا، حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کی بشارت ملنا، اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات وواقعات کا بیان ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)... اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآن کی صداقت پر دلائل دیئے گئے ہیں۔

(2)... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول دین صرف اسلام ہے۔

(3)... حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان کے بارے جھگڑنے والے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کو جھٹلانے والے اور قرآن مجید کا انکار کرنے والے نجران کے عیسائیوں سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہونے والی گفتگو بیان کی گئی ہے۔

(4)... میثاق کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سیدُ المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کے بارے عہد لینے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(5)...مکہ مکرمہ اور خانۂ کعبہ کی فضیلت اور اس امت کے باقی تمام امتوں سے افضل ہونے کا بیان ہے۔

(6)...یہودیوں پر ذلت و خواری مُسلَّط کئے جانے کا ذکر ہے۔

(7)...جہاد کی فرضیت اور سود کی حرمت سے متعلق شرعی احکام اور زکوٰۃ نہ دینے والوں کی سزا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

(8)...غزوہ بدر اور غزوہ اُحد کا تذکرہ اور اس سے حاصل ہونے والی عبرت و نصیحت کا بیان ہے۔

(9)...امت کی خیر خواہی میں مال خرچ کرنے، لوگوں پر احسان کرنے اور بخل نہ کرنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

(10)...شہیدوں کے زندہ ہونے، انہیں رزق ملنے اور ان کا اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے پر خوش ہونے کا بیان ہے۔

(11)...اور اس سورت کے آخر میں زمین و آسمان اور ان میں موجود عجائبات اور اَسرار میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ہے، نیز جہاد پر صبر کرنے اور اسلامی سرحدوں کی نگہبانی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ بقرہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ آلِ عمران کی اپنے سے ماقبل سورت ''بقرہ'' کے ساتھ کئی طرح سے مناسبت ہے، جیسے دونوں سورتوں کے شروع میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ سورہ بقرہ میں قرآنِ پاک نازل ہونے کا اِجمالی طور پر ذکر ہے اور سورہ آلِ عمران میں قرآن مجید کی آیات کی تقسیم بیان کی گئی ہے۔ سورہ بقرہ میں جہاد کا اجمالی طور پر ذکر ہے اور سورہ آلِ عمران میں غزوۂ احد کا واقعہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ سورہ بقرہ میں جن شرعی احکام کو اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے انہیں سورہ آلِ عمران میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ سورہ بقرہ میں یہودیوں کا ذکر ہے اور سورہ آلِ عمران میں عیسائیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ آل عمران، ص۷۰-۷۳)

سورہ نساء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نساء مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، النساء، ج۱، ص۳۴۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 24 رکوع اور 176 آیتیں ہیں۔

''نساء'' نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں عورتوں کو ”نساء“ کہتے ہیں اور اس سورت میں بہ کثرت وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق عورتوں کے ساتھ ہے اس لئے اسے ”سورہ نساء“ کہتے ہیں۔

سورہ نساء کے فضائل:

(1)...سورہ نساء کی ایک آیتِ مبارکہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا ”مجھے قرآنِ مجید پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، میں آپ کو پڑھ کر سناؤں حالانکہ یہ تو آپ پر نازل فرمایا گیا ہے! ارشاد فرمایا ”ہاں (تم پڑھ کر سناؤ)۔ چنانچہ میں نے سورہ نساء پڑھی حتّٰی کہ جب میں اس آیت پر پہنچا:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ؕ(۴۱) (نساء:۴۱)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو کیسا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔

تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”بس کرو، اب تمہارے لئے یہی کافی ہے۔ میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب قول المقرئ للقارئ: حسبک، ۳/۴۱۶، الحدیث: ۵۰۵۰)

(2)... حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”سورہ بقرہ، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ حج اور سورہ نور سیکھو کیونکہ ان سورتوں میں فرض علوم بیان کئے گئے ہیں۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ النور، ۳/۱۵۸، الحدیث: ۳۵۴۵)

(3)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”جس نے سورہ نساء پڑھی تو وہ جان لے گا کہ وراثت میں کون کس سے محروم ہوتا ہے اور کون کس سے محروم نہیں ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفرائض، ما قالوا فی تعلیم الفرائض، ۷/۳۲۴، الحدیث: ۵)

(4)... حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ”جس نے سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور سورہ نساء پڑھی تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حکمت والے لوگوں میں سے لکھا جائے گا۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۶۸، الحدیث: ۲۴۲۴)

سورہ نساء کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یتیم بچوں اور عورتوں کے حقوق اور ان سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں جیسے یتیم بچوں کے مال کو اپنے مال میں ملا کر کھا جانے کو بڑا گناہ قرار دیا گیا۔ ناسمجھ یتیم بچوں کا مال ان کے حوالے کرنے سے منع کیا گیا اور جب وہ شادی کے قابل اور سمجھدار ہو جائیں تو ان کا مال ان کے سپرد کر دینے کا حکم

دیا گیا۔ یتیموں کے مال ناحق کھا جانے پر وعید بیان کی گئی۔ اسی طرح عورتوں کا مہر انہیں دینے کا حکم دیا گیا اور مہر سے متعلق چند اور مسائل بیان کئے گئے۔ میراث کے مال میں عورتوں کے باقاعدہ حصے مقرر کئے گئے۔ ان عورتوں کا ذکر کیا گیا جن سے نسب، رَضاعت اور مُصاہرت کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے اور جن عورتوں سے کسی سبب کی وجہ سے عارضی طور پر نکاح حرام ہے۔ ایک سے زیادہ عورتوں کے ساتھ شادی کرنے کے احکام بیان کئے گئے اور نافرمان عورت کی اصلاح کا طریقہ ذکر کیا گیا۔ اس کے علاوہ سورہ نساء میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1) ...والدین ،رشتہ داروں ،یتیموں ،مسکینوں ، قریبی اور دور کے پڑوسیوں، مسافروں اور لونڈی غلاموں کے ساتھ حسنِ سلوک اور بھلائی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(2)... میراث کے احکام تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے۔

(3)... کن لوگوں کی توبہ مقبول ہے اور کن کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(4)... شوہر، بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق اور ازدواجی زندگی کے رہنما اصول بیان کئے ہیں۔

(5)... مال اور خون میں مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کے احکام بیان کئے گئے۔

(6)...کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت بیان کی گئی، حسد سے بچنے کا حکم دیا گیا نیز تکبر، بخل اور ریاکاری کی مذمت بھی بیان کی گئی۔

(7)...جہاد کے بارے میں احکامات بیان کئے گئے۔

(8)...قاتل کے بارے میں احکام، ہجرت کے بارے میں احکام اور نمازِ خوف کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

(9)...نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے توبہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے

(10)...اخلاقی اور ملکی معاملات کے اصول اور جنگ کے بعض احکام بیان کئے گئے ہیں۔

(11) ...منافقوں ، عیسائیوں اور بطور خاص یہودیوں کے خطرات سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔

(12)...اس سورت کے آخر میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں عیسائیوں کی گمراہیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

سورہ آلِ عمران کے ساتھ مناسبت:

سورہ نساء کی اپنے سے ماقبل سورت ''آلِ عمران'' کے ساتھ کئی طرح سے مناسبت ہے ،جیسے سورہ آلِ عمران کے آخر میں مسلمانوں کو تقویٰ اور پرہیز گاری اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور سورہ نساء کے ابتداء میں تمام لوگوں کو اس چیز کا حکم دیا گیا

ہے۔ سورہ آلِ عمران میں غزوہ اُحد کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا تھا اور اس سورت کی آیت نمبر 88 میں بھی غزوہ احد کا ذکر ہے۔ سورہ آلِ عمران میں غزوہ احد کے بعد ہونے والے غزوہ، حمراءُ الاسد کا ذکر ہے اور اس سورت کی آیت نمبر 104 میں بھی اس غزوے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ دونوں سورتوں میں یہودیوں اور عیسائیوں کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں باطل نظریات کا رد کیا گیا ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ النساء، ص۷۶-۷۷)

سورہ مائدہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ مائدہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے، البتہ یہ آیت "اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ" حجۃ الوداع کے موقع پر عرفہ کے دن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خطبہ میں اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ (خازن، تفسیر المائدۃ، ۱/۴۵۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 120 آیتیں ہیں۔

"مائدہ" نام رکھے جانے کی وجہ:

عربی میں دستر خوان کو ”مائدہ“ کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 112 تا 115 میں یہ واقعہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آسمان سے مائدہ یعنی کھانے کے ایک دستر خوان کے نزول کا مطالبہ کیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے مائدہ کے نازل ہونے کی دعا کی، اس واقعے کی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورہ مائدہ“ رکھا گیا۔

سورہ مائدہ کے فضائل:

(1)...اس سورت کی ایک آیتِ مبارکہ کے بارے میں حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا ”اے امیر المؤمنین! رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ، آپ اپنی کتاب میں ایک آیت کی تلاوت کرتے ہیں، اگر وہ آیت ہم یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوئی ہوتی تو (جس دن یہ نازل ہوتی) ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ”وہ کون سی آیت ہے؟ اس یہودی نے عرض کی (وہ یہ آیت ہے)

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (مائدہ:۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور میں

نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ”ہم اس دن اور اس جگہ کو بھی جانتے ہیں جس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر یہ آیت نازل ہوئی، (جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت) حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ کے دن عرفات کے میدان میں مقیم تھے (اور جمعہ و عرفہ دونوں مسلمانوں کی عید کے دن ہیں۔)(بخاری، کتاب الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ، ۱/۲۸، الحدیث:۴۵)

(2)... حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”جب حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سورہ مائدہ نازل ہوئی اور اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی سواری پر سوار تھے تو سواری میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بوجھ اٹھانے کی طاقت نہ رہی اس لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سواری سے نیچے تشریف لے آئے۔(مسند امام احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما، ۲/ ۵۸۹، الحدیث:۶۶۵۴)

(3)... حضرت مجاہد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”تم اپنے مَردوں کو سورہ مائدہ اور عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۶۹، الحدیث:۲۴۲۸)

علامہ عبد الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”سورہ مائدہ میں چونکہ مردوں کے لئے بہت (زَجر و توبیخ) ڈانٹ ڈپٹ ہے اس لئے انہیں سورہ مائدہ

سکھانے کا حکم دیا گیا اور سورہ نور میں عورتوں کے لئے بہت (زجر و توبیخ) ڈانٹ ڈپٹ ہے کہ اس میں واقعہ اِفک اور زینت کے مقام ظاہر کرنے کی حرمت وغیرہ ان چیزوں کا بیان ہے جو عورتوں سے متعلق ہیں، اس لئے انہیں سورہ نور سکھانے کا حکم دیا گیا۔ (فیض القدیر، حرف العین، ۴/۴۳۳، تحت الحدیث: ۵۴۸۲)

سورہ مائدہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کے باطل عقائد و نظریات ذکر کر کے ان کا رد کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... مسلمانوں کو تمام جائز معاہدے پورا کرنے کا حکم دیا گیا اور ان جانوروں کے بارے میں بتایا گیا جو مسلمانوں پر حرام ہیں اور جو مسلمانوں کے لئے حلال ہیں۔

(2)... وضو، غسل اور تیمم کے احکام بیان کئے گئے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے اور ناانصافی کرنے سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

(3)... بنی اسرائیل سے عہد لینے، ان کے عہد کی خلاف ورزی کرنے اور اس کے انجام کو بیان کیا گیا۔

(4)... بنی اسرائیل کا جبّارین سے جہاد نہ کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(5)... چوری کرنے اور ڈاکہ ڈالنے کی سزا کا بیان، شراب اور جوئے کی حرمت کا

بیان، قسم کے کَفّارے کا بیان، احرام کی حالت میں شکار کے احکام۔ قرآن کے احکامات پر عمل کو ترک کرنے کی وعید، یہودیوں، عیسائیوں، منافقوں اور مشرکوں سے ہونے والی بحث کا بیان ہے۔

(6)... مسلمانوں کو اپنی اصلاح کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اصلاح کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھی فرمایا گیا کہ نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کی جائے اور گناہ و سرکشی کے کاموں پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون حرام ہے، کفار کے ساتھ دوستی کرنا حرام ہے نیز گواہی کے متعلق فرمایا کہ گواہی دینے والا عادل ہو اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے اور مسلمانوں کے درمیان مساوات قائم کی جائے۔

(7)... اللہ تعالیٰ کا دین ایک ہی ہے اگرچہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت اور ان کے طریقے مختلف تھے۔

(8)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت پوری مخلوق کو عام ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عام تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(9)... عبرت اور نصیحت کے لئے اس سورت میں یہ تین واقعات بھی بیان کئے گئے ہیں۔ (1) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنی اسرائیل کا واقعہ۔ (2) حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دو بیٹوں قابیل اور ہابیل کا واقعہ۔ (3) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزے ”کھانے کے دسترخوان“ کے نازل

ہونے کا واقعہ۔

سورہ نساء کے ساتھ مناسبت:

سورہ مائدہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''نساء'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نساء میں مختلف صریح اور ضمنی معاہدے بیان کئے گئے تھے جیسے نکاح اور مہر کے معاہدے، وصیت، امانت، وکالت، عارِیَت، اجارہ وغیرہ کے معاہدے اور سورہ مائدہ میں ان معاہدوں کو پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ المائدۃ، ص۸۱)

سورہ اَنعام کے مضامین:

سورہ اَنعام قرآنِ مجید میں مذکور سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے پہلی مکی سورت ہے اور اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور اس کی قدرت کو انسان کی اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ وحی اور رسالت کے ثبوت اور مشرکین کے شُبہات کے رد پر عقلی اور حِسی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، قیامت کے دن اعمال کا حساب ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... زمین میں گھوم پھر کر سابقہ لوگوں کی اجڑی بستیاں، ویران گھر اور ان پر کئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے آثار دیکھ کر ان کے انجام سے عبرت حاصل

کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(2)...جانور ذبح کرنے اور ذبح شدہ جانور کا گوشت کھانے کے احکام بیان کئے گئے اور اپنی طرف سے حلال جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد کیا گیا ہے۔

(3)...والدین کے ساتھ احسان کرنے، ظاہری اور باطنی بے حیائیوں سے بچنے، تنگدستی کی وجہ سے اولاد کو قتل نہ کرنے اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(4)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا اور آخر میں قرآن اور دین اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

سورہ اَنعام کے مضامین:

سورہ اَنعام قرآنِ مجید میں مذکور سورتوں کی ترتیب کے لحاظ سے پہلی مکی سورت ہے اور اس کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور اس کی قدرت کو انسان کی اندرونی اور بیرونی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ وحی اور رسالت کے ثبوت اور مشرکین کے شُبہات کے رد پر عقلی اور حِسی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، قیامت کے دن اعمال کا حساب ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کو دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...زمین میں گھوم پھر کر سابقہ لوگوں کی اجڑی بستیاں، ویران گھر اور ان پر

کئے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کے آثار دیکھ کر ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(2)...جانور ذبح کرنے اور ذبح شدہ جانور کا گوشت کھانے کے احکام بیان کئے گئے اور اپنی طرف سے حلال جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد کیا گیا ہے۔

(3)...والدین کے ساتھ احسان کرنے، ظاہری اور باطنی بے حیائیوں سے بچنے، تنگدستی کی وجہ سے اولاد کو قتل نہ کرنے اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(4)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا اور آخر میں قرآن اور دین اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

سورہ مائدہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ اَنعام کی اپنے سے ماقبل سورت ''مائدہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ مائدہ کی آیت نمبر 87 میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا تھا کہ

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا''

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔

اور سورہ اَنعام میں یہ خبر دی گئی کہ مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ چند (حلال)

چیزوں کو(اپنی طرف سے) حرام قرار دے دیا اور یہ کہہ دیا کہ اسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے، اور یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو(اپنی طرف سے) حرام قرار دے دیا تو وہ کفار کے مشابہ ہو جائیں گے۔(تناسق الدرر، سورۃ الانعام، ص۸۵)

سورہ اعراف

مقامِ نزول:

یہ سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور ایک روایت کے مطابق پانچ آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکیہ ہے، ان پانچ آیات میں سے پہلی آیت "وَ سْـَٔلْهُمْ عَنِ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ" ہے۔(خازن، الاعراف، ۲/۷۶)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 24 رکوع اور 206 آیتیں ہیں۔

"اَعراف" نام رکھنے کی وجہ:

اعراف کا معنی ہے بلند جگہ، اس سورت کی آیت نمبر 46 میں جنت اور دوزخ کے درمیان ایک جگہ اعراف کا ذکر ہے جو کہ بہت بلند ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ اعراف" رکھا گیا۔

سورہ اَعراف کی فضیلت:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جس نے قرآنِ پاک کی پہلی 7 بڑی سورتوں کو حفظ کیا اور ان کی تلاوت کرتا رہا تو یہ اس کے لئے کثیر ثواب کا باعث ہے۔ (مستدرک، کتاب فضائل القرآن، من اخذ السبع الاول من القرآن فھو خیر، ۲/۲۷۰، الحدیث: ۲۱۱۴) ان سات سورتوں میں سے ایک سورت اعراف بھی ہے۔

سورہ اَعراف کے مضامین

یہ مکی سورتوں میں سب سے بڑی سورت ہے اور اس سورت کا مرکزی مضمون یہ کہ اس میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات اور انہیں جھٹلانے والی قوموں کے انجام کے واقعات بیان کر کے اس امت کے لوگوں کو ان قوموں جیسا عذاب نازل ہونے سے ڈرانا، ایمان اور نیک اعمال کی ترغیب دینا ہے۔ نیز اس سورت میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، اس کے وجود، وحی اور رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی نعمت ہے اور قرآنِ پاک کی تعلیمات کی پیروی ضروری ہے۔

(2)...قیامت کے دن اعمال کا وزن ضرور کیا جائے گا۔

(3)...دوبارہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ بیان کیا گیا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق، فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا، شیطان کا سجدہ کرنے سے تکبر کرنا، شیطان کا مردود ہونا، حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اس کی دشمنی اور حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جنت سے زمین کی طرف آمد کا بیان ہے۔

(4)...کفار و مشرکین کے اخروی انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

(5)...قیامت کے دن ایمان والوں کے حالات، جہنمیوں اور اَعراف والوں سے ہونے والی گفتگو اور اہلِ جہنم کی آپس میں کی جانے والی گفتگو کا بیان ہے۔

(6)...اللہ تعالیٰ نے اپنی عطا کردہ نعمتوں سے اپنے وجود اور اپنی وحدانیت پر استدلال فرمایا ہے۔

(7)...اس سورت میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے کے علاوہ مزید یہ 7 واقعات بیان کئے گئے:

(1) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(2) حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(3) حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(4) حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(5) حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(6) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ۔

(7) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بلعم بن باعور کا واقعہ۔

(8)...اس سورت کے آخر میں شرک کا تفصیلی رد، مَکارمِ اخلاق کی تعلیم، وحی کی پیروی کرنے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کا بیان ہے۔

سورہ اَنعام کے ساتھ مناسبت:

سورہ اعراف کی اپنے سے ماقبل سورت "اَنعام" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ اَنعام میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق، سابقہ امتوں کی ہلاکت اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اجمالی طور پر کیا گیا تھا جبکہ سورہ اعراف میں ان تینوں امور کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ الاعراف، ۸۷)

سورہ اَنفال کا تعارف

مقامِ نزول:

صحیح قول کے مطابق یہ سورت مدنی ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ان سات آیتوں کے علاوہ مدنی ہے جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئیں اور وہ آیت نمبر 30 "وَاِذْ

یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ‘‘ سے شروع ہوتی ہیں۔(خازن، تفسیر سورۃ الانفال، ۲/۱۷۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 75 آیتیں ہیں۔

’’اَنفال‘‘ نام رکھنے کی وجہ:

اَنفال نَفَل کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے غنیمت کا مال، اس سورت کی پہلی آیت میں اَنفال یعنی مالِ غنیمت کے احکام کے بارے میں مسلمانوں کے سوال اور انہیں دیئے جانے والے جواب کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ’’سورہ اَنفال‘‘ رکھا گیا۔

سورہ اَنفال کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مالِ غنیمت کے احکام، غزوہ بدر کا تفصیلی واقعہ اور اس کی حکمتیں بیان کی گئیں اور مسلمانوں کو جنگ کے اصول سکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دیا گیا اور خوفِ خدا کی فضیلت بیان کی گئی۔

(2)...مکہ مکرمہ سے ہجرت کے وقت تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف کفار کی سازش اور اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی سازش سے محفوظ رکھنے کا بیان

ہے۔

(3)... ہر چیز میں ضروری اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا حکم دیا گیا۔

(4)... مسلمانوں کو کفار کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے پورے کرنے اور معاہدہ توڑنے پر ان کے ساتھ سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5)... کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے مقاصد بیان کئے گئے۔

(6)... کفار کے دلوں میں دھاک بٹھانے کے لئے مسلمانوں کو جنگی ساز و سامان کی بھرپور تیاری کا حکم دیا گیا۔

(7)... اس سورت کے آخر میں قیدیوں کے بارے میں احکام اور مہاجرین و انصار کے مجاہدوں کے فضائل بیان کئے گئے۔

سورہ اَعراف کے ساتھ مناسبت:

سورہ اَنفال کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعراف'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ اعراف میں مشہور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اپنی قوموں کے ساتھ حالات بیان کئے گئے تھے اور سورہ اَنفال میں سیدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اپنی قوم کے ساتھ حالات بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ توبہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ توبہ مدنیہ ہے مگر اس کی آخری آیات "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ" سے آخر تک، ان کو بعض علماء مکی کہتے ہیں۔ (خازن، تفسیر سورۃ التوبۃ، ۲/۲۱۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 129 آیتیں ہیں۔

"توبہ" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کے دس سے زیادہ نام ہیں، ان میں سے یہ دو نام مشہور ہیں (1) توبہ۔ اس سورت میں کثرت سے توبہ کا ذکر کیا گیا اس لئے اسے "سورہ توبہ" کہتے ہیں۔ (2) بَراءت۔ یہاں اس کا معنی بری الذمہ ہونا ہے، اور اس کی پہلی آیت میں کفار سے براءت کا اعلان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ براءت" کہتے ہیں۔

سورہ توبہ کے شروع میں "بِسْمِ اللّٰهِ" نہ لکھے جانے کی وجہ:

اس سورت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ نہیں لکھی گئی، اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام اس سورت کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ لے کر نازل ہی نہیں

ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بِسْمِ اللّٰہِ لکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔(جلالین مع صاوی، سورۃ التوبۃ، ۳/۷۸۳)

حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ امان ہے اور سورہ توبہ تلوار کے ساتھ امن اٹھادینے کے لئے نازل ہوئی ہے۔(مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبۃ، لمَ لم تکتب فی براءۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم؟، ۲/۶۳، الحدیث: ۳۳۲۶)

صحیح بخاری میں حضرت براء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ قرآنِ کریم کی سورتوں میں سب سے آخری سورت ''سورہ توبہ'' نازل ہوئی۔(بخاری، کتاب التفسیر، باب یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ۔۔۔الخ، ۳/۲۱۲، الحدیث: ۴۶۰۵)

سورہ توبہ کے فضائل:

(1)... حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''منافق سورہ ہود، سورہ براءت، سورہ یٰس، سورہ دُخان اور سورہ نَباء کو یاد نہیں کرسکتا۔(معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۵/۳۵۰، الحدیث: ۷۵۷۰)

(2)... حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب سورہ براءت نازل ہوئی تو حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''میں لوگوں کی خاطر داری کے لئے بھیجا گیا ہوں۔(شعب الایمان، السابع والخمسون من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی الحلم والتودۃ،

۳۵۱/۶، الحدیث:۸۴۷۵)

(3)... حضرت عطیہ ہمدانی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے لکھا ''تم خود سورہ براءت سیکھو اور اپنی عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ۔ (سنن سعید بن منصور، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ التوبۃ، ۲۳۱/۵، الحدیث:۱۰۰۳)

سورہ توبہ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مشرکین اور اہلِ کتاب کے خلاف جہاد کرنے کے احکام بیان کئے گئے اور غزوہ تبوک سے منافقوں کو روک کر مسلمانوں اور منافقوں میں اِمتیاز کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)... ان مشرکین سے بَراءت کا اعلان کیا گیا جن سے مسلمانوں کا معاہدہ ہوا اور وہ اپنے معاہدے پر قائم نہ رہے۔

(2)... کفارِ مکہ کے مسلمانوں سے افضل ہونے کے دعوے کا رد کیا گیا۔

(3)... غزوہ حُنَین کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(4)... یہودیوں کا حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالٰی کا بیٹا قرار دینے کا رد کیا گیا۔

(5)... ہجرت کے وقت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی

غارِ ثور میں ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6)... زکوٰۃ کے مَصارِف بیان کئے گئے۔

(7)... مسجدِ ضِرار کا واقعہ بیان کیا گیا اور مسجدِ قبا کی فضیلت بیان کی گئی۔

(8)... حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم جو کہ غزوۂ تبوک میں حاضر نہ ہوئے تھے ان کی توبہ کا واقعہ بیان کیا گیا۔

سورہ اَنفال کے ساتھ مناسبت:

سورہ توبہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَنفال'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں اسلامی ملک کے خارجی اور داخلی اصول بیان کئے گئے، صلح اور جنگ کے احکام، سچے مومنین، کفار اور منافقین کے حالات بیان کئے گئے، دیگر ممالک کے ساتھ ہونے والے معاہدوں اور عہد و پیمان کے احکام بیان کئے گئے البتہ سورہ اَنفال میں مسلمانوں کو معاہدے پورے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور سورہ توبہ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اگر کفار کی طرف سے عہد شکنی کی ابتداء ہو تو وہ بھی ان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدے توڑ دیں۔ نیز دونوں سورتوں میں مشرکین کو مسجدِ حرام سے روکنے کا حکم دیا گیا، راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی، مشرکین اور اہلِ کتاب سے جہاد کرنے پر تفصیلی کلام کیا گیا اور منافقوں کی خصلتیں بیان کی گئی ہیں۔

سورہ یونس کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”سورہ یونس مکیہ ہے، البتہ اس کی تین آیتیں ”فَاِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ“ سے لے کر ”لَا يُؤْمِنُوْنَ“ تک مدینہ منورہ میں نازل ہوئیں۔ (البحر المحیط، یونس، تحت الآیۃ:۱، ۵/۱۲۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 11 رکوع اور 109 آیتیں ہیں۔

”یونس“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 98 میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عذاب کی وعید سنائی اور خود وہاں سے تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے بعد عذاب کے آثار دیکھ کر وہ لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے سچے دل سے توبہ کی تو ان سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ اس واقعے کی مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورہ یونس“ رکھا گیا۔

سورہ یونس کے بارے میں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ !صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، مجھے قرآن سکھادیجئے۔ ارشاد فرمایا ''الٓرٰ (سے شروع ہونے) والی تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے عرض کی: میری عمر بہت ہوچکی ہے، میرا دل سخت ہوگیا اور زبان موٹی ہوگئی ہے۔ ارشاد فرمایا ''حٰمٓ (سے شروع ہونے) والی تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی عرض کی تو حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''مُسَبِّحَات (یعنی تسبیح سے شروع ہونے والی سورتوں) میں سے تین سورتیں پڑھ لو۔ اس نے پھر وہی عذر پیش کیا اور عرض کی: یا رسولَ اللہ !صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، مجھے کوئی جامع سورت سکھادیجئے۔

رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ'' والی سورت سکھادی۔ اِس سے فارغ ہونے کے بعد اُس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث فرمایا، میں کبھی اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔ اس کے چلے جانے کے بعد حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا ''یہ چھوٹا سا آدمی نجات پاگیا۔ (ابوداؤد، کتاب شہر رمضان، باب تحزیب القرآن، ۲/۸۱، الحدیث:۱۳۹۹)

سورہ یونس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالٰی کی وحدانیت، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو

مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا اور قرآنِ مجید پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... مشرکین کے عقائد بیان کئے گئے اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنے والوں کے 5 شُبہات ذکر کرکے ان کا رد کیا گیا ہے۔

(2)... اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والے اس کی قدرت کے آثار ذکر کئے گئے ہیں۔

(3)... دُنْیَوی زندگی کی مثال بیان کرکے اس میں غور کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(4)... کفار کو قرآنِ پاک جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج کیا گیا۔

(5)... کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔

(6)... قرآنِ پاک کی صداقت کو ثابت کرنے اور عبرت و نصیحت کے لئے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ اور حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(7)... اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور قرآن کے

احکام پر عمل کرنے میں انسانوں کی اپنی ہی بہتری ہے۔

سورہ توبہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ یونس کی اپنے سے ماقبل سورت "توبہ" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ توبہ کا اختتام نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے بیان پر ہوا اور سورہ یونس کی ابتداء میں رسول کریم ﷺ پر نازل کی جانے والی وحی پر ہونے والے شکوک و شُبہات کا رد کیا گیا ہے۔ نیز سورہ توبہ میں زیادہ تر منافقین کے احوال اور قرآنِ پاک کے بارے میں ان کا مَوقف بیان کیا گیا جبکہ سورہ یونس میں کفار اور مشرکین کے اَحوال اور قرآنِ پاک کے بارے میں ان کے اَقوال بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ ہود کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت حسن اور حضرت عکرمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُم اور دیگر مفسرین فرماتے ہیں کہ سورہ ہود مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک روایت یہ بھی مروی ہے کہ آیت "وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ" کے سوا باقی تمام سورت مکیہ ہے۔ مقاتل نے کہا کہ آیت "فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ" اور "اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ" اور "اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ

السَّیِّاٰتِ" کے علاوہ پوری سورت مکی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ ہود، ۳۳۸/۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 123 آیتیں ہیں۔

"ہود" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 50 تا 60 میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس واقعے کی مناسبت سے اس سور ت کا نام "سورہ ہود" رکھا گیا۔

سورہ ہود کے بارے میں اَحادیث:

(1)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر بڑھاپے کے آثار نمودار ہوگئے۔ ارشاد فرمایا: "مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ، اور سورہ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ، نے بوڑھا کر دیا۔(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الواقعۃ، ۱۹۳/۵، الحدیث: ۳۳۰۸) غالباً یہ اس وجہ سے فرمایا کہ ان سورتوں میں قیامت، مرنے کے بعد اٹھائے جانے، حساب اور جنت و دوزخ کا ذکر ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ ہود، ۳۳۹/۲)

(2)... حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضورِ

اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جسے یہ بات پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو اس طرح دیکھے گویا کہ وہ نگاہوں کے سامنے ہے تو اسے چاہئے کہ وہ سورہ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھ لے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میرا گمان ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سورہ ہود پڑھنے کا بھی فرمایا۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما، ۲/۲۵۷، الحدیث: ۴۸۰۶)

(3)... حضرت کعب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جمعہ کے دن سورہ ہود پڑھا کرو۔ (شعب الایمان، سورۃ ہود، ۲/۴۷۲، الحدیث: ۲۴۳۸)

سورہ ہود کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بھی سورہ یونس کی طرح توحید، رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اَعمال کی جزاء ملنے کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کو دلیل کے ساتھ ثابت کیا گیا۔

(2)...آسمان و زمین اور ان میں موجود مَنافع پیدا کرنے کی حکمت بیان کی گئی کہ اس سے مقصود نیک اور گناہگار انسان میں اِمتیاز کرنا ہے۔

(3)... مصیبت اور آسانی میں مومن اور کافر کی فِطرت کا مُوازنہ کیا گیا ہے کہ مومن مصیبت آنے پر صبر کرتا ہے اور آسانی ملنے پر شکر کرتا ہے جبکہ کافر نعمت ملنے پر تکبر و غرور کرتا ہے جبکہ مصیبت کی حالت میں بڑا مایوس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

(4)...ہر انسان کی فطرت مختلف ہے حتّٰی کہ دین قبول کرنے میں بھی ہر ایک کی فطرت جدا ہے۔

(5)...کفار کی طرف سے پہنچے والی اَذِیَّتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے اوران واقعات میں تمام مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے۔ چنانچہ اس سورت میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ، حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم ثمود کا واقعہ، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے مہمان فرشتوں کا واقعہ، حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ، حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ اور حضرت موسیٰ کا فرعون کے ساتھ واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(6)...انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات بیان کرنے سے حاصل ہونے والی عبرت و نصیحت کا بیان ہے۔

(7)...دین میں اِستقامت کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کی سرکشی بربادی کا راستہ ہے اور کفر و شرک کی طرف مَیلان جہنم کے عذاب کا سبب ہے۔

(8)...نماز کو اس کے اَوقات میں قائم کرنے اور نیک اَعمال پر صبر کرنے کا حکم دیا گیا۔

(9)...دین کی دعوت سے اِعراض کرنے والوں کو عذاب کی وَعید سنائی گئی اور متقی لوگوں کے اچھے انجام کو بیان کیا گیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ترغیب اور ترہیب اِنفرادی اور اِجتماعی اصلاح میں بہت فائدہ مند ہے۔

سورہ یونس کے ساتھ مناسبت:

سورہ ہود کی اپنے سے ماقبل سورت ''یونس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ یہ معنی، موضوع، ابتداء اور اختتام میں سورہ یونس کے موافق ہے اور سورہ یونس میں جن اِعتقادی اُمور اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کو اِجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے، سورۂ ہود میں انہیں تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

سورہ یوسف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ یوسف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ یہودیوں کے علماء نے عرب کے سرداروں سے کہا تھا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کرو کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ملکِ شام سے مصر میں کس طرح پہنچی اور اُن کے وہاں جاکر آباد ہونے کا سبب کیا ہوا اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ کیا ہے؟ اس پر یہ سورہ مبارکہ نازل ہوئی۔ (مدارک، یوسف، تحت الآیۃ:۱، ص۵۱۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 111 آیتیں ہیں۔

”یوسف“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالاتِ زندگی اور ان کی سیرتِ مبارکہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورہ یوسف“ رکھا گیا۔

سورہ یوسف کے بارے میں اَحادیث:

(1)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ”ایک دن یہودیوں کے علماء میں سے ایک عالم جو کہ تورات کا قاری تھا حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سورہ یوسف کی تلاوت فرمارہے تھے۔ اس عالم نے سورہ یوسف سن کر عرض کی: اے محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)، آپ کو یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ ارشاد فرمایا ”اللہ تعالٰی نے مجھے یہ سورت سکھائی ہے۔ وہ یہودی عالم حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد سن کر بہت حیران ہوا اور یہودیوں کے پاس آکر ان سے کہنے لگا ”کیا تم جانتے ہو، خدا کی قسم! محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) قرآنِ مجید میں ان باتوں کی تلاوت کرتے ہیں جو تورات میں نازل کی گئی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک گروہ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں حاضر ہوا اور انہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَوصاف کو پہچانا، مُہرِ نبوت کی زیارت کی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سورہ یوسف سن کر اسلام قبول کر لیا۔ (دلائل النبوہ للبیہقی، جماع ابواب اسئلۃ الیہود وغیرہم۔۔۔ الخ، باب ما جاء فی تعجب الحبر الذی سمعہ یقرأ سورۃ یوسف لموافقتہا۔۔۔ الخ، ۶/۲۷۶)

سورہ یوسف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل کے طور پر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالاتِ زندگی تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...قرآنِ مجید کا بہترین قصہ بیان کیا گیا۔

(2)...حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں یہودیوں کے لئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کی نشانیاں ہیں۔

(3)...تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے جتنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دنیا میں تشریف لائے سب مرد ہی تھے کسی عورت کو نبوت نہیں ملی۔

(4)...انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات میں عقلمندوں کے لئے عبرت اور نصیحت ہے۔

(5)...اس سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کے اَوصاف بیان کئے گئے کہ یہ سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے، اس میں ہر چیز کا مُفَصَّل بیان ہے اور یہ مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ ہود کے ساتھ مناسبت:

سورہ یوسف کی اپنے سے ماقبل سورت ”ہود“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ہود میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرشتوں کے ذریعے حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے بعد حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت دی گئی اور سورہ یوسف میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد کے حالاتِ زندگی بیان کئے گئے ہیں، اور ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ یوسف

سورہ ہود کے بعد نازل ہوئی اور قرآنِ مجید میں سورتوں کی ترتیب میں بھی اسے سورۂ ہود کے بعد ہی ذکر کیا گیا ہے۔(تناسق الدرر، سورۃ یوسف، ص۹۴-۹۵)

نوٹ:امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے سورہ یوسف کی ایک جداگانہ تفسیر بھی لکھی، جس کا انداز صوفیانہ ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آیات کی تفسیر کے تحت مؤثر نصیحتیں، تشبیہات، حکایات اور نِکات بھی بیان فرمائے ہیں۔

سورہ رعد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ رعد مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک روایت یہ ہے کہ ان دو آیتوں ”لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ“ اور ”وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَسْتَ مُرْسَلًا“ کے سوا اس سورت کی سب آیتیں مکی ہیں ،اور دُوسرا قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الرعد، ۳/۵۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 6 رکوع اور 43 آیتیں ہیں۔

”رعد“ نام رکھنے کی وجہ:

رعد، بادلوں سے پیدا ہونے والی گرج کو کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک

بادل پر مامور ایک فرشتے کا نام رعد ہے ،اور اس سورت کا یہ نام آیت نمبر 13 میں مذکور لفظ ''اَلرَّعْدُ'' کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ رعد کی فضیلت:

حضرت جابر بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''جب کسی انسان کی موت کا وقت قریب آجائے تو مستحب یہ ہے کہ اس کے پاس سورہ رعد پڑھی جائے کیونکہ یہ مرنے والے کیلئے آسانی کا اوراس کی روح قبض ہونے میں تخفیف کا سبب ہوگی ۔(در منثور، سورۃ الرعد، ۴/۵۹۹)

سورہ رعد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللّٰہ تعالٰی کی قدرت اور وحدانیت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء ملنے کو ثابت کیا گیا ہے، چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں آسمانوں اور زمین، سورج اور چاند،رات اور دن،پہاڑ اور دریا،کھیتی اور مختلف ذائقوں ، خوشبوؤں اور رنگوں والے پھلوں کی پیدائش کے ذریعے تخلیق اور ایجاد میں ،زندگی اور موت دینے میں ،نفع اور ضَرر پہچانے میں اللّٰہ تعالٰی کی یکتائی ،اس کی قدرت، مرنے کے بعد مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل دیئے گئے ہیں،اسی طرح اس سورت میں مشرکین کے شُبہات کا رد بھی کیا گیا ہے۔اس کے

علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اللہ تعالیٰ کے حکم سے انسان کی حفاظت کے لئے فرشتوں کے موجود ہونے کی خبر دی گئی۔

(2)...حق اور باطل میں نیز بندگانِ خدا اور بتوں کے پجاریوں میں ایک مثال کے ذریعے فرق بیان کیا گیا۔

(3)...نماز ادا کرنے والے اور صبر کرنے والے سعادت مند متقی لوگوں کے حال کو دیکھنے والے سے تشبیہ دی گئی ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والے اور عہد و پیمان توڑ دینے والے گناہگار لوگوں کے حال کو اندھے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(4)...متقی لوگوں کو جنّاتِ عَدن کی بشارت دی گئی اور عہد توڑنے والوں اور زمین میں فساد پھیلانے والوں کو جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(5)...رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذمہ داریاں بیان کی گئیں۔

(6)...دنیا میں ہونے والے تغیرات کے بارے میں بتایا گیا۔

(7)...اس سورت کی آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت اور رسالت کی گواہی دی اور یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں سے جو مومن ہیں وہ بھی اپنی کتابوں میں سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نشانیاں موجود ہونے کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی دیتے ہیں۔

سورہ یوسف کے ساتھ مناسبت:

سورہ رعد کی اپنے سے ماقبل سورت "یوسف" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ یوسف میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی زمینی اور آسمانی نشانیوں کا اِجمالی ذکر ہوا اور سورہ رعد کی ابتداء میں ان نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا اور ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ یوسف کی آخری آیت میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورہ رعد کی پہلی آیت میں بھی قرآنِ مجید کی شان بیان کی گئی ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ الرعد، ص۹۵)

سورہ ابراہیم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ ابراہیم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی البتہ اس کی یہ آیت "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا" اور اس کے بعد والی آیت مکہ مکرمہ میں نازل نہیں ہوئی۔ (خازن، تفسیر سورۃ ابراہیم، ۳/۷۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

''ابراہیم'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 35 تا 41 میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعتِ الٰہی کے حسین واقعے اور آپ کی دعاؤں کو بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ ابراہیم'' رکھا گیا۔

سورہ ابراہیم کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ پر، اس کے رسولوں پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر ایمان لانے کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا گیا اور یہ بتایا گیا ہے کہ حقیقی معبود وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پوری کائنات میں اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... کفار کی مذمت بیان کی گئی اور کفر کرنے پر انہیں شدید عذاب کی وعید سنائی گئی اور مسلمانوں سے ان کے نیک اعمال کے بدلے جنت دینے کا وعدہ کیا گیا۔

(2) ... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے بعد والے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کے واقعات بیان کرکے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی اور ان قوموں پر نازل ہونے والے عذابات سے کفارِ مکہ کو ڈرایا

گیا۔

(3)... خانۂ کعبہ کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مکہ والوں کے لئے امن اور رزق کی، لوگوں کے دل خانۂ کعبہ کی طرف مائل ہونے کی ، اپنی اولاد کے بتوں کی پوجا سے بچنے کی، اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے کی توفیق دینے کی ، اپنی، اپنے والدین اور مسلمانوں کی مغفرت کی جو دعائیں مانگیں وہ بیان کی گئیں۔

(4)... ایمان اور کلمۂ حق کی مثال پاک درخت سے جبکہ گمراہی اور کلمۂ باطل کی مثال خبیث درخت سے بیان کی گئی۔

(5)... قیامت کی ہولناکیاں بیان کر کے نصیحت کی گئی اور ظالموں کے لئے مختلف قسم کے عذابات بیان کر کے انہیں ڈرایا گیا۔

(6)... قیامت کے دن تک عذاب مؤخر کرنے کی حکمت بیان کی گئی۔

سورہ رعد کے ساتھ مناسبت:

سورۂ ابراہیم کی اپنے سے ماقبل سورت ''رعد'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ رعد میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور سورہ ابراہیم کی پہلی آیت میں قرآن پاک نازل کرنے کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے نازل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لوگوں کو ان کے رب عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف، اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے راستے کی طرف نکالیں جو

عزت والا اور سب خوبیوں والا ہے۔

سورہ حِجْر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حِجْر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الحجر، ۳/۹۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں چھ 6 رکوع اور 99 آیتیں ہیں۔

''حِجْر'' نام رکھنے کی وجہ:

حِجْر، مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی کا نام ہے، اور اِس سورت کی آیت نمبر 80 تا 84 میں اُس وادی میں رہنے والی قومِ ثمود کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ حِجْر'' رکھا گیا۔

حِجْر کے بارے میں اَحادیث:

(1)... حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حِجْر والوں کے بارے میں ارشاد فرمایا ''تم اس (عذاب یافتہ) قوم کے پاس سے روتے ہوئے گزرو اور اگر تم رو نہیں سکتے تو ان کے پاس سے نہ گزرو تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہی عذاب آجائے جو ان پر نازل ہوا تھا۔(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ حجر، باب ولقد

کذّب اصحاب الحجر المرسلین، ۳/۲۵۵، الحدیث: ۴۷۰۲)

(1)... حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں جب رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حِجْر کے مقام سے گزرے تو ارشاد فرمایا ”تم (کفر کرکے اپنی جانوں پر) ظلم کرنے والوں کے گھروں میں روتے ہوئے داخل ہونا تاکہ تم پر بھی وہی عذاب نہ آ جائے جو ان پر نازل ہوا تھا۔ پھر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی چادر سے سر اور چہرے کو ڈھانپ لیا اور اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی سواری پر تھے۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی: والی ثمود اخاہم صالحاً، ۲/۴۳۲، الحدیث: ۳۳۸۰)

سورۂ حِجْر کے مَضامین:

مکہ مکرمہ میں نازل ہونے والی دیگر سورتوں کی طرح اس سورت کا مرکزی مضمون بھی یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو کئی طرح کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ اس سورت میں درج ذیل مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... قرآن پاک کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے۔

(2)... اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کفار و مشرکین کا طرزِ عمل بیان کیا گیا ہے۔

(3)...آسمان کو مردود شیطانوں سے محفوظ کئے جانے کا ذکر کیا گیا۔

(4)...اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی قدرت پر دلالت کرنے والی چیزیں بیان کی گئیں۔

(5)... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق، فرشتوں کے سجدہ کرنے، شیطان کے سجدہ نہ کر کے مردود ہونے اور شیطان کے مہلت طلب کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(6)...متقی لوگوں کی اُخروی جزاء بیان کی گئی۔

(7)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مہمان فرشتوں کا واقعہ بیان فرمایا گیا۔

(8)...اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اصحاب اَیکہ کا واقعہ، حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم ثمود کا واقعہ بیان فرمایا۔

(9)...اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے وہ انعامات بیان فرمائے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا کئے ہیں۔

سورہ ابراہیم کے ساتھ مناسبت:

سورہ حِجْر کی اپنے سے ماقبل سورت ''ابراہیم'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ابراہیم کے آخر میں قیامت کے حالات بیان کئے گئے کہ اس دن زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور تمام لوگ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے اور اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا دیکھو گے ،ان کے کُرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو آگ ڈھانپ لے گی۔ اور سورہ حِجْر کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جب ان مجرموں کو جہنم میں لمبا عرصہ گزر جائے گا اور وہ گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکلتا ہوا دیکھیں گے تو اس وقت وہ بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

(تناسق الدرر، سورۃ الحجر، ص۹۷)

سورہ نحل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نحل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے، البتہ آیت ''فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ'' سے لے کر سورت کے آخر تک جو آیات ہیں وہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں، نیز اس بارے میں اور اَقوال بھی ہیں۔ (خازن، تفسیر سورۃ النحل، ۳/۱۱۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 16 رکوع اور 128 آیتیں ہیں۔

"نحل" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں شہد کی مکھی کو "نحل" کہتے ہیں۔ اس سورت کی آیت نمبر 68 میں اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ نحل" رکھا گیا۔

سورہ نحل سے متعلق روایات:

(1)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ قرآنِ پاک کی سورہ نحل میں ایک آیت ہے جو کہ تمام خیر و شر کے بیان کو جامع ہے اور وہ یہ آیت ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْیِۚ-یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ" (نحل:۹۰)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ (معجم الکبیر، عبداللہ بن مسعود الہذلی، ۹/ ۱۳۲، الحدیث: ۸۶۵۸)

(2)... مروی ہے کہ (جب) حضرت ہَرِم بن حَیَّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان) سے لوگوں نے عرض کی: آپ کوئی وصیت فرما دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں تمہیں سورہ نحل کی اس آیت ''اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ'' سے لے کر سورت کے آخر تک (بیان کی گئی باتوں) کی وصیت کرتا ہوں۔ (دارمی، کتاب الوصایا، باب فضل الوصیۃ، ۲/۴۹۶، روایت نمبر: ۳۱۷۹)

سورہ نحل کے مضامین:

اس سورتِ مبارکہ کی بہت پیاری خصوصیت یہ ہے اس میں بڑی کثرت کے ساتھ اللّٰہ تعالٰی کی عظمت، قدرت، حکمت اور وحدانیت پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ اگر کثرت سے اس سورت کو سمجھ کر پڑھا جائے تو دل میں اللّٰہ تعالٰی کی محبت اور عظمت کا اضافہ ہوتا ہے۔ نیز اس سورت میں اللّٰہ تعالٰی کی نعمتوں کا بیان بہت کثرت کے ساتھ ہے، اگر ان نعمتوں کے بارے میں بار بار غور کریں تو دل میں شکرِ الٰہی کا جذبہ بیدار ہوگا اور محبتِ الٰہی میں اضافہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد بیان کئے گئے۔

(2)... جنہوں نے دنیا میں نیک کام کئے انہی کے لئے آخرت کی بھلائی ہے۔

(3)... فرشتے کفار کی جان کس طرح نکالتے ہیں اور متقی مسلمانوں کی جان کس

طرح نکالتے ہیں۔

(4)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو اَذِیَّت دینے والے کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

(5)... بیٹی کی ولادت پر کفار کا طرزِ عمل بیان کیا گیا۔

(6)... حشر کے میدان میں کفار کی بری حالت ذکر کی گئی۔

(7)... عہد پورا کرنے اور قسمیں نہ توڑنے کا حکم دیا گیا۔

(8)... قرآنِ پاک کے بارے میں کفار کے شبہات کا رد کیا گیا۔

(9)... حالتِ اِکراہ میں کلمۂ کفر کہنے والے کا حکم بیان کیا گیا۔

(10)... اپنی طرف سے چیزوں کو حلال یا حرام کہہ کر اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔

(11)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان بیان فرمائی گئی۔

(12)... نیکی کی دعوت دینے کے انتہائی اہم اصول بیان کئے گئے۔

سورۂ حِجْر کے ساتھ مناسبت:

سورہ نحل کی اپنے سے ماقبل سورت ''حِجْر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ حِجْر کی آیت نمبر 92 میں فرمایا گیا ''فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ'' ترجمۂ کنزُالعِرفان: تو تمہارے رب کی قسم، ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے۔''

اس سے قیامت کے دن لوگوں کا جمع ہونا اور ان سے ان کے دنیوی اَعمال کے بارے سوال کیا جانا ثابت ہوا۔ اسی طرح آیت نمبر 99 میں فرمایا گیا "وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ" ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے۔"

یہ آیت موت کے ذکر پر دلالت کرتی ہے۔ ان دونوں آیات کی سورہ نحل کی پہلی آیت سے مناسبت ہے کہ اس میں بھی قیامت قائم ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔

سورہ بنی اسرائیل کا تعارف

مقامِ نزول:

حضرت قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہ سورت "وَ اِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ" سے لے کر "نَصِيْرًا" تک آٹھ آیتوں کے علاوہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الاسراء، ۳/۱۵۳) علامہ بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جَزم کیا (یعنی یقین کے ساتھ لکھا) ہے کہ پوری سورت ہی مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (بیضاوی مع حاشیۃ الشہاب، سورۃ بنی اسرائیل، ۶/۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 111 آیتیں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ:

اس سورہ مبارکہ کے چند نام ہیں:

(1)...سورہِ اِسراء۔ اسراء کا معنی ہے رات کو جانا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رات کے مختصر حصے میں مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس جانے کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہِ اِسراء'' کہتے ہیں۔

(2)...سورہ سبحان۔ سبحان کا معنی ہے پاک ہونا، اور اس سورت کی ابتداء لفظِ ''سبحان'' سے کی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورہ سبحان'' کہتے ہیں۔

(3)...بنی اسرائیل۔ اسرائیل کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کا بندہ، یہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کو ''بنی اسرائیل'' کہتے ہیں، اس سورت میں بنی اسرائیل کے عروج و زوال اور عزت و ذلت کے وہ اَحوال بیان کئے گئے ہیں جو دیگر سورتوں میں بیان نہیں ہوئے، اس مناسبت سے اس سورت کو ''بنی اسرائیل'' کہتے ہیں اور یہی اس کا مشہور نام ہے۔

سورہ بنی اسرائیل کے فضائل:

اس سورت کے فضائل پر مشتمل دو اَحادیث ملاحظہ فرمائیں:

(1)...حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''سورہ بنی اسرائیل، سورہ کہف اور سورہ مریم فصاحت و بلاغت میں انتہائی کمال کو پہنچی ہوئی ہیں

اور ایک عرصہ ہوا کہ میں نے انہیں زبانی یاد کر لیا تھا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل، ۳/۲۵۸، الحدیث: ۴۷۰۸)

(2)... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں ''نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس وقت تک اپنے بستر پر نیند نہیں فرماتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زُمر کی تلاوت نہ کر لیں۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۱-باب، ۴/۴۲۲، الحدیث: ۲۹۲۹)

سورہ بنی اسرائیل کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دینِ اسلام کے عقائد جیسے توحید، رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن اعمال کی جزا اور سزا ملنے پر زور دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مشرکین کے کثیر شُبہات کا اِزالہ کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... اس کی پہلی آیت میں سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم معجزے معراج کا ایک حصہ بیان کیا گیا ہے کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات کے مختصر حصے میں مکۂ مکرمہ سے بیتُ المقدس تشریف لے گئے اور یہ معجزہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی اور بارگاہِ الٰہی میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عزت و تکریم کی روشن ترین دلیل ہے۔

(2)... بنی اسرائیل کے مُفَصّل حالات بیان کئے گئے۔

(3)... یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو نیک اعمال کرے اور سیدھی راہ پر آئے اس میں اس

کا اپنا ہی بھلا ہے اور جو برے اعمال کرے اور گمراہی کا راستہ اختیار کرے اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔

(4)... یہ بیان کیا گیا ہے کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں (1) نیک نیت۔ (2) عمل کو اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان۔

(5)... اجتماعی زندگی گزارنے کے بہترین اصول بیان کئے گئے ہیں جیسے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے بارے میں دیگر اَحکام بیان کئے گئے۔ فضول خرچی کرنے سے منع کیا گیا اور مِیانہ رَوی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ تنگدستی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے، کسی کو ناحق قتل کرنے، زنا کرنے اور یتیم کا مال ناحق کھانے سے منع کیا گیا۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنے اور زمین پر اِترا کر نہ چلنے کا حکم دیا گیا۔

(6)... قرآنِ پاک نازل کرنے کے مَقاصد بیان کئے گئے۔

(7)... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8)... قرآنِ پاک کے بے مثل ہونے کو بیان کیا گیا۔

(9)... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعے کا کچھ حصہ بیان کیا گیا۔

(10)... قرآنِ پاک کو تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کرنے کی حکمت بیان کی گئی۔

سورہ نحل کے ساتھ مناسبت:

سورہ بنی اسرائیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''نحل'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ نحل کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو کفار و مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کا حکم دیا اور سورہ بنی اسرائیل کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی عظمت و شان کو بیان فرمایا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں انسان پر اللہ تعالیٰ کے انعامات و احسانات کو بیان کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ نحل میں بیان کیا گیا کہ قرآن کسی بشر کا کلام نہیں بلکہ اسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اور سورہ بنی اسرائیل میں قرآنِ پاک نازل کرنے کے مقاصد بیان کئے گئے۔

سورہ کہف کا تعارف

مقامِ نزول:

یہ سورت مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الکھف، ۱۹۶/۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 12 رکوع اور 110 آیتیں ہیں۔

''کہف'' نام رکھنے کی وجہ:

کہف کا معنی ہے پہاڑی غار، اور اس سورت کی آیت نمبر 9 تا 26 میں اصحابِ کہف یعنی پہاڑی غار والے چند اولیاءِ کرام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ کہف'' رکھا گیا۔ (صاوی، سورۃ الکہف، ۴/۱۱۷۹)

سورہ کہف کے فضائل:

(1)... سورہ کہف پڑھنے سے گھر میں سکون اور برکت نازل ہوتی ہے، چنانچہ حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سورہ کہف پڑھی، گھر میں ایک جانور بھی تھا، وہ بدکنا شروع ہو گیا تو انہوں نے سلامتی کی دعا کی (اور غور سے دیکھا کہ کیا بات ہے؟ تو) انہیں ایک بادل نظر آیا، جس نے انہیں ڈھانپ رکھا تھا، ان صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس واقعہ کا ذکر جب تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کیا، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا، اے فلاں! قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہا کرو، وہ بادل سکینہ تھا جو قرآنِ مجید کی وجہ سے نازل ہوا۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوّۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۴، الحدیث: ۳۶۱۴)

(2)... حضرت ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''جو سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کرے گا وہ دجال (کے فتنے) سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل سورۃ الکہف وآیۃ الکرسی، ص ۴۰۴، الحدیث: ۲۵۷(۸۰۹))

(3)... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''جو شخص جمعہ کے دن سورہ کہف کی تلاوت کرے گا تو آئندہ جمعے تک اس کے لئے خاص نور کی روشنی رہے گی۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الکھف، فضیلۃ قراءۃ سورۃ الکھف یوم الجمعۃ، ۳/۱۱۷، الحدیث: ۳۴۴۴)

سورہ کہف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اَصحابِ کہف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کئے گئے کفار کے سوالات کا جواب دیا گیا ہے، چنانچہ آیت نمبر 9 سے لے کر 26 تک اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور اس واقعے میں ان لوگوں کے لئے ایک بہترین مثال ہے جو اپنے دین اور عقیدے کی حفاظت کے لئے اپنا وطن، عزیز رشتہ دار، دوست اَحباب اور اپنا مال چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ اصحابِ کہف چند نوجوان مسلمان تھے جو کہ بت پرست بادشاہ سے اپنے دین کی حفاظت کی خاطر سب کچھ چھوڑ کر ایک غار میں پناہ گزیں ہو گئے تھے، اور آیت نمبر 83 سے لے کر 99 تک حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں بادشاہوں اور حکمرانوں کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے کیونکہ حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حکمرانی مشرق سے لے کر مغرب تک تھی اس کے باوجود وہ اللہ تعالٰی سے ڈرنے والے، اس

کے احکام کی اطاعت کرنے والے، اپنی رعایا سے شفقت و مہربانی کے ساتھ پیش آنے والے اور ان کے ساتھ عدل وانصاف کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس کی ابتداء میں قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے کہ یہ عدل والی اور مستقیم کتاب ہے اور مسلمانوں کو جنت کی بشارت دینے اور کافروں کو جہنم کے عذاب کی وعید سنانے کے لئے نازل ہوئی ہے۔

(2)...یہ بیان کیا گیا ہے کہ کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کس قدر غمزدہ ہوا کرتے تھے۔

(3)...اصحابِ کہف کا واقعہ بیان کرکے حق ظاہر کرنے کے بعد کفار کی سرزنش کی گئی اور وہ عذاب بیان کیا گیا جو انکے لئے تیار کیا گیا ہے۔

(4)...ایمان لانے والے اور نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزا جنت اور اس کی نعمتوں کو بیان کیا گیا ہے۔

(5)...ایک امیر آدمی جو کہ متکبر اور کافر تھا اور ایک غریب آدمی جو کہ مومن تھا ان کا واقعہ بیان کیا گیا تاکہ مسلمان اپنی تنگدستی کی وجہ سے پریشان نہ ہوں اور کافر اپنی دولت کی وجہ سے دھوکے میں نہ پڑیں۔

(6)...دنیوی زندگی کی ایک مثال بیان کی گئی۔

(7)...فرشتوں کے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے اور شیطان کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8)...آیت نمبر 60 سے لے کر 82 تک حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(9)...آخرت میں کفار کے اعمال برباد اور ضائع ہونے کا اعلان کیا گیا۔

(10)...نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو ابدی نعمتوں کی بشارت دی گئی۔

(11)...آخر میں یہ بیان کیا گیا اللہ تعالیٰ کے علم کی کوئی حد اور انتہاء نہیں۔

سورہ بنی اسرائیل کے ساتھ مناسبت:

سورہ کہف کی اپنے سے ماقبل سورت ''بنی اسرائیل'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کو ایک ساتھ ذکر کیا جاتا ہے اور چونکہ سورہ بنی اسرائیل کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی گئی تھی اس لئے اس کے بعد وہ سورت ذکر کی گئی جس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی گئی ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ کہف کی ابتداء سورۂ بنی اسرائیل کے اختتام سے مناسبت رکھتی ہے کہ سورہ بنی اسرائیل کا اختتام اللہ تعالیٰ کی حمد پر ہوا تھا اور سورہ کہف کی ابتداء بھی اللہ تعالیٰ کی حمد سے ہوئی۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ یہودیوں کے کہنے پر مشرکین نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا ان میں سے ایک چیز یعنی روح کے

بارے میں سوال کا جواب سورہ بنی اسرائیل میں دے دیا گیا اور دوسرے دو سوالوں یعنی اصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے واقعے کا جواب سورہ کہف میں دیا گیا۔(تناسق الدرر، سورۃ الکہف، ص۹۹-۱۰۰)

سورہ مریم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مریم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ مریم۔۔۔الخ، ۳/۲۲۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 98 آیتیں ہیں۔

''مریم'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہا کی عظمت، آپ کے واقعات اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ مریم'' رکھا گیا ہے۔

سورہ مریم سے متعلق اَحادیث:

(1)...جب چند مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تو کفارِ مکہ نے تحائف دے کر اپنے دو نمائندے حبشہ بھیجے تاکہ وہ ان مسلمانوں کو وہاں سے واپس لے آئیں

جب وہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں پہنچے اور اس کے سامنے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا تو اس نے کہا کہ میں پہلے ان مسلمانوں کا مَوقف معلوم کرلوں، چنانچہ مسلمانوں کو جب اس کے دربار میں بلایا گیا اور حضرت جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے اس کی گفتگو ہوئی تو اس نے کہا: کیا آپ کے پاس اس کلام کا کوئی حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا۔ حضرت جعفر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ،ہاں ہے، پھر اس کے سامنے آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی، حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نجاشی سورہ مریم سن کر اتنا رویا کہ اس کی داڑھی بھیگ گئی اور اس کے دربار میں موجود وہ لوگ جن کے سامنے مَصاحف کھلے ہوئے تھے اتنا روئے کہ ان کے مصاحف بھیگ گئے، پھر نجاشی نے کہا: بے شک یہ دین اور جو دین حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لے کر آئے یہ ایک ہی طاق سے نکلے ہیں اور کفار کے نمائندوں سے کہا: تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ، خدا کی قسم! میں کبھی بھی انہیں تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔ (مسند امام احمد، حدیث جعفر بن ابی طالب وہو حدیث الہجرۃ، ۱/۴۳۱، الحدیث: ۱۷۴۰، ملخصًا)

(2)... حضرت ابو مریم غسانی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ !صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، آج رات میرے ہاں لڑکی کی ولادت ہوئی ہے۔ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”آج رات مجھ پر سورہ

مریم نازل کی گئی، تم اس کا نام مریم رکھ دو۔ چنانچہ اس لڑکی کا نام مریم رکھ دیا گیا۔(معجم کبیر، من یکنی ابا مریم، ابو مریم الغسانی۔۔۔الخ، ۲۲/۳۳۲الحدیث:۸۳۴)

سورہ مریم کے مَضامین:

سورہ مریم کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کے ضمن میں اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کے واحد و یکتا ہونے، اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قیامت کے دن مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور اس سورت میں یہ مضامین اور واقعات بیان کئے گئے ہیں:

(1)... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا گیا اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بہت بڑی دلیل ہے، کیونکہ حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت اس وقت ہوئی جبکہ آپ کے والد حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کافی زیادہ عمر کو پہنچ چکے تھے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ بانجھ تھیں اور ایسی صورتِ حال میں عادت کے برخلاف حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ نیز حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نیک بیٹے کی مانگی ہوئی دعا مقبول ہونے اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بچپن میں ہی منصبِ نبوت سے سرفراز کئے جانے کا ذکر ہے۔

(2)...اس کے بعد حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے فطری طریقے سے جداگانہ طریقے سے اپنی نیک بندی حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا سے اپنے بندے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا، اور یہ واقعہ اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کی دوسری بڑی دلیل ہے کہ انسان کو پیدا کرنا مرد اور عورت کے ملاپ پر ہی موقوف نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ چاہے تو مرد و عورت کے ملاپ کے بغیر بھی انسان پیدا کر سکتا ہے اور خالقِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

(3)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کے وقت حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا کو دی جانے والی تسلی اور ان پر کئے جانے والے انعامات ذکر کئے گئے۔

(4)...یہ بیان کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کی وجہ سے حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھا نے کس طرح لوگوں کے طعن و تشنیع اور ملامت کا سامنا کیا اور کس طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جھولے میں اپنی والدہ کی پاکدامنی بیان کی اور اپنی نبوت کا اعلان فرمایا۔

(5)... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت سے یہودیوں اور عیسائیوں میں اختلاف پڑنے کا ذکر ہے۔

(6)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنے عرفی باپ آزر سے بتوں کی پوجا کے بارے میں ہونے والی بحث بیان کی گئی اور آپ کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کے بانجھ ہونے کے باوجود ان کے ہاں دو بیٹوں حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت اور انہیں نبوت ملنے کا ذکر کیا گیا۔

(7)... طُور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے اور ان کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبوت ملنے کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(8)... حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر کیا گیا کہ وہ وعدے کے سچے تھے اور وہ اپنے گھر والوں کو اور اپنی قوم جُرہم کو نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ان انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعام فرمایا اور انہیں لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔

(9)... نیک لوگوں کے بعد آنے والوں کا اپنی نمازیں ضائع کرنے اور اپنی باطل خواہشوں کی پیروی کرنے کا ذکر ہے اور جن لوگوں نے توبہ کی، ایمان لائے اور نیک

عمل کئے ان کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی وحی لے کر نازل ہوتے ہیں۔

(10)... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے مشرکین کا ذکر کیا گیا اور انہیں خبر دی گئی کہ ان کا حشر شیاطین کے ساتھ ہو گا اور انہیں جہنم کے آس پاس گھٹنوں کے بل گرا کر حاضر کیا جائے گا۔

(11)... مسلمانوں سے قرآن پاک سنتے وقت مشرکین کا مَوقف بیان کیا گیا اور سابقہ امتوں کی سرکشی اور ایمان قبول کرنے سے تکبر کرنے کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہونے کا ذکر کر کے ان مشرکین کو ڈرایا گیا ہے نیز یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو مہلت دیتا ہے اور اہلِ ایمان کی ہدایت کو زیادہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کی انہیں عذاب سے ڈرایا گیا ہے۔

12)... یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایمان والوں کو جنت میں داخل کرے گا اور کافروں کو جہنم کی طرف ہانک دے گا۔

سورہ کہف کے ساتھ مناسبت:

سورہ مریم کی اپنے سے ماقبل سورت "کہف" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ جس طرح سورہ کہف میں انتہائی عجیب غریب واقعات ذکر کئے گئے جیسے اصحابِ کہف

کا واقعہ، حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ اور حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ، اسی طرح سورہ مریم میں بھی عجیب و غریب واقعات ذکر کئے گئے کہ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاں بڑھاپے میں اور ان کی زوجہ محترمہ کے بانجھ ہونے کے باوجود حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت ہوئی اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بغیر والد کے ولادت ہوئی۔ (تناسق الدرر، سورۃ مریم، ص۱۰۱)

سورہ طٰہٰ کا تعارف

قامِ نزول:

سورہ طٰہٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ طٰہٰ، ۳/۲۴۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

س میں 8 رکوع اور 135 آیتیں ہیں۔

"طٰہٰ" نام رکھنے کی وجہ:

طٰہٰ، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مبارک ناموں میں سے ایک نام ہے، اور اس سورت کی ابتداء میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس نام سے نداء کی گئی اس مناسبت سے اس سورت کا نام "طٰہٰ" رکھا گیا ہے۔

سورہ طٰہٰ کے فضائل:

(1)... حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''مجھے سورہ بقرہ ذکر سے عطا کی گئی ہے، سورہ طٰہٰ اور سورہ والطور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تختیوں سے عطا کی گئی ہیں، سورہ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عرش کے نیچے موجود خزانوں سے عطا کی گئی ہیں اور مُفَصَّل (سورتیں) اضافی دی گئی ہیں۔(معجم الکبیر، باب المیم، ابوالملیح بن اسامۃ الہذلی عن معقل بن یسار، ۲۰/ ۲۲۵، الحدیث:۵۲۵)

(2)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰس کے ساتھ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے کلام فرمایا اور جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا: اُس امت کو مبارک ہو جس پر یہ کلام نازل ہوگا، اُن سینوں کو مبارک ہو جن میں یہ کلام محفوظ ہوگا اور اُن زبانوں کو مبارک ہو جو یہ کلام پڑھیں گی۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر سورۃ بنی اسرائیل والکہف ۔۔۔ الخ، ۲/۴۷۶، الحدیث:۲۴۵۰)

(3)... حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اسلام قبول کرنے سے پہلے اسی سورت کی ابتدائی آیات پڑھ کر پکار اٹھے کہ یہ کس قدر حسین اور عظیم کلام ہے اور اس

کے بعد آپ نے اسلام قبول کر لیا۔(الروض الانف، ذکر اسلام عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ۲/ ۱۲۲-۱۲۳)

سورہ طٰہٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دین کے عقائد جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت، اس کے علاوہ نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے وغیرہ کو مختلف دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...قرآنِ پاک اس لئے نازل نہیں کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مشقت میں پڑ جائیں بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذمہ داری صرف قرآن پاک کے ذریعے نصیحت کرنا، اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دینا اور خود کو زیادہ مشقت میں ڈالے بغیر عبادت کرنا ہے۔

(2)...حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بچپن میں صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈالے جانے، حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جابر و سرکش فرعون کے پاس بھیجنے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں اس سے بحث کرنے، جادوگروں کے ساتھ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقابلہ ہونے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد ملنے، جادوگروں کے ایمان لانے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دریا میں راستے بنانے والا معجزہ ظاہر ہونے، بنی اسرائیل کے دریا پار کرنے، فرعون اور اس کے لشکر کے ہلاک ہونے، بنی اسرائیل کا اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں کی ناشکری کرنے، سامری کا سونے سے ایک بچھڑا بنا کر بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے بھائی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اظہارِ غضب کرنے وغیرہ کا ذکر ہے۔

(3)... جو قرآن سے منہ پھیرے، اس پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایتوں سے فائدہ نہ اٹھائے اس کے لئے جہنم کی سزا کا بیان ہے۔

(4)... قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور اس دن مجرموں کے احوال بیان کئے گئے ہیں۔

(5)... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(6)... اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے روگردانی کرنے والے کے انجام کا ذکر ہے۔

(7)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت پر قائم رہنے اور گھر والوں کو نماز کا حکم دینے کی تلقین کی گئی ہے۔

(8)... فرمائشی معجزات طلب کرنے والے کفار کا رد کیا گیا ہے۔

سورہ مریم کے ساتھ مناسبت:

سورہ طٰہٰ کی اپنے سے ماقبل سورت ”مریم“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ مریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات وحالات بیان کیے جن میں سے بعض کے واقعات وحالات تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے جیسے حضرت زکریا، حضرت یحیٰ، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، وغیرہا اور بعض کے مختصراً بیان کیے گئے جیساکہ حضرت موسیٰ، حضرت ادریس عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، وغیرہا اور کچھ کی طرف اِجمالاً اشارہ کر دیا گیا۔ اب اس سورت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قصہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کس طرح نبوت سے سرفراز فرمایا گیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کس طرح کے معجزات عطا کیے گئے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کس طرح ظالم بادشاہ کو حق کی دعوت دی اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی کی دعا سے آپ کے بھائی کو نبوت سے نوازا گیا۔ (تناسق الدرر، سورۃ طٰہٰ، ص۱۰۲، ملخصًا)

سورہ انبیاء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ انبیاء مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الانبیاء، ۳/۲۷۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 7 رکوع اور 112 آیتیں ہیں۔

''انبیاء'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں بکثرت انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر ہے مثلاً حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت ہارون، حضرت لوط، حضرت ابراہیم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بالخصوص سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ذکر ہے، اسی وجہ سے اس سورت کا نام ''سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَاء'' ہے۔

سورہ اَنبیاء کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس کی ابتداء میں قیامت کا وقوع اور لوگوں کا حساب قریب ہونے اور لوگوں کے حساب کی سختیوں اور دیگر چیزوں سے غافل ہونے کا ذکر کیا گیا اور یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قرآن سننے سے اِعراض کرتے ہیں اور دُنْیَوی زندگی کی لذتوں سے دھوکہ کھائے بیٹھے ہیں۔

(2)...مکہ کے مشرکین کی طرف سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنے کا

سبب بیان کیا گیا کہ وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی اپنی طرح کا عام بشر سمجھتے ہیں اس لئے وہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے، نیز ان کے اس نظریے کا رد کیا گیا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کوئی وحی وغیرہ نہ اترتی تھی بلکہ وہ صرف عام بشر تھے جو کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے تھے، پھر انہیں بتایا گیا کہ سابقہ امتیں اپنے انبیاء اور رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے تباہ و برباد کر دیں گئیں تو کفارِ مکہ کو بھی ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان کی طرح انہیں بھی ہلاک نہ کر دیا جائے۔

(3)... کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سابقہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنی صداقت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی لائیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کیا اور بیان فرمایا کہ ان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات عارضی تھے اور میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قرآن کی صورت میں جو معجزہ لے کر آئے ہیں یہ تا قیامت باقی رہنے والا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصال کے بعد بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے تو کیا ان کی صداقت کے لئے کفار کو یہ معجزہ کافی نہیں۔

(4)... کفار فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کے اس عقیدے کا رد کیا گیا کہ فرشتے تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار اور عبادت گزار مخلوق ہے۔

(5)... اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت اور معبود ہونے پر مختلف دلائل ذکر فرمائے جیسے زمین و آسمان کی پیدائش، دن اور رات کے سلسلے کو قائم کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت و

وحدانیت کی دلیل ہے، اسی طرح وحدانیت پر یہ دلیل قائم فرمائی کہ اگر اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا خدا ہوتا تو کائنات کا نظام درہم برہم ہوجاتا۔

(6)...انہی آیات کے ضمن میں حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت نوح، حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل، حضرت یونس، حضرت زکریا، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے گئے۔

(7)...ان واقعات کو بیان کرنے کے بعد فرمایا گیا کہ سب انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی ایک مقصد تھا کہ وہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی دعوت دیں۔ ایمان لانے والوں اور نیک اعمال کرنے والوں کو اچھی جزاء کی بشارت سناکر مطمئن کریں اور یہ بیان کردیں کہ دنیا میں عذاب یافتہ امتیں آخرت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ضرور لوٹیں گی اور جہنم کے عذاب میں مبتلا ہوں گی۔

(8)...قیامت قائم ہونے کی ایک علامت بیان کی گئی کہ وہ دیوار ٹوٹ جائے گی جس نے یاجوج اور ماجوج کو روک کر رکھا ہوا ہے۔

(9)...قیامت کے دن کی ہولناکیاں اور وہ شدید عذاب بیان کیا گیا جس کا سامنا کفار کریں گے اور یہ ذکر کیا گیا کہ کفار اور ان کے باطل معبود جہنم کا ایندھن بنیں

گے، اس زمین کو دوسری زمین سے بدل دیا جائے گا، آسمانوں کو لپیٹ دیا جائے گا، نیک لوگ ابدی نعمتوں سے اپنا حصہ پائیں گے اور جنت میں اپنی اپنی زمین کے وارث ہوں گے۔

(10)...اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سب جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اور ان کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجالائیں اور لوگوں کو قریب آنے والے عذاب اور حتمی طور پر واقع ہونے والی قیامت سے ڈرائیں اور یہ بتادیں کہ انہیں مہلت ملنا اور عذاب میں تاخیر ہونا ایک امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اور کفار کی تہمتوں اور بہتانوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مددگار ہے۔

سورہ طٰہٰ کے ساتھ مناسبت:

سورہ انبیاء کی اپنے سے ماقبل سورت ''طٰہٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ طٰہٰ کے آخر میں قیامت کے آنے سے خبردار کیا گیا تھا اور سورہ انبیاء کی ابتداء میں بھی قیامت کے آنے سے خبردار کیا گیا ہے۔ اسی طرح سورہ طٰہٰ میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ دنیا کی زیب و زینت اور آرائش کی طرف نظر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ سب زائل ہونے والی ہیں اور سورہ انبیاء میں بیان کیا گیا کہ لوگوں کا حساب قریب ہے اور اس کا تقاضا یہ

ہے کہ دنیا کی فانی نعمتوں میں دل لگانے کی بجائے ان چیزوں کی تیاری کی طرف توجہ دینی چاہئے جن کا ہم سے حساب لیا جانا ہے۔

سورہ حج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حج کے مکی یا مدنی ہونے میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ ''هٰذٰنِ خَصْمٰنِ'' سے لے کر ''وَ هُدُوْۤا اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ'' تک 6 آیتیں مدنی ہیں اور باقی آیتیں مکی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہما اور امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا ایک قول یہ ہے کہ سورہ حج مکی ہے البتہ ''هٰذٰنِ خَصْمٰنِ'' سے لے کر تین آیتیں مدنی ہیں۔ جمہور کے نزدیک سورہ حج کی بعض آیتیں مکی ہیں اور بعض مدنی ہیں اور یہ متعیّن نہیں ہے کہ کون سی آیتیں مکی ہیں اور کون سی آیتیں مدنی ہیں۔(خازن، تفسیر سورۃ الحج، ۳/۲۹۸، قرطبی، تفسیر سورۃ الحج، ۶/۳، الجزء الثانی عشر، ملتقطاً)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 10 رکوع اور 78 آیتیں ہیں۔

''حج'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورہ مبارکہ میں حج کے اعلانِ عام اور حج کے اَحکام کا ذکر ہے، اسی مناسبت

کی وجہ سے اس سورت کو ”سورۃ الحج“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورہ حج کے بارے میں حدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، کیا سورہ حج کو اس طرح بزرگی دی گئی ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں۔ ارشاد فرمایا ”ہاں! اور جو شخص یہ دو سجدے نہ کرے وہ ان دونوں کو نہ پڑھے۔ (ترمذی، کتاب السفر، باب ماجاء فی السجدۃ فی الحج، ۲/۹۵، الحدیث: ۵۷۸) مفتی احمد یار خاں نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”یہ حدیث حضرت امام شافعی (رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ) کی دلیل ہے کہ سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔ امام اعظم (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ) کے نزدیک (مجموعی اعتبار سے تو دو سجدے ہیں کہ ایک سجدۂ تلاوت اور دوسرا سجدۂ نماز لیکن خاص سجدۂ تلاوت کے اعتبار سے) سورہ حج میں صرف ایک سجدہ ہے یعنی پہلا، دوسری آیت میں سجدۂ نماز مراد ہے نہ کہ سجدۂ تلاوت، کیونکہ وہاں ارشاد ہوا ”اِرْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا“ یعنی سجدہ کا رکوع کے ساتھ ذکر ہوا اور جہاں رکوع سجدہ مل کر آویں وہاں سجدہ نماز مراد ہوتا ہے، رب تعالیٰ فرماتا ہے ”وَ اسْجُدِیْ وَ ارْكَعِیْ“ نیز طحاوی نے حضرت ابنِ عباس (رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے روایت کی کہ سورہ حج میں پہلا سجدہ عزیمت ہے اور دوسرا سجدہ تعلیم نیز یہ حدیث علاوہ ضعیف ہونے کے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ قرآنی سجدے واجب نہیں

مانتے سنت مانتے ہیں اور اس حدیث سے وجوب ثابت ہوتا ہے کہ فرمایا جو یہ سجدے نہ کرے وہ یہ سورت ہی نہ پڑھے۔ بہرحال اس حدیث سے اِستدلال قوی نہیں۔(مراٰۃ المناجیح، قرآنی سجدوں کا باب، دوسری فصل، ۲/۱۴۲)

سورہ حج کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حج کی فرضیت، حج کے مَناسِک، جہاد کی مشروعِیَّت دینِ اسلام کے بنیادی عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں مزید یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا اور قیامت کے ہَولناک مَناظر بیان کئے گئے۔

(2)...مخلوق کی موت کے بعد اسے دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل بیان کی گئی کہ جو رب تعالیٰ مردہ نطفے سے زندہ انسان اور بنجر زمین کو پانی برسا کر سرسبز کرنے پر قادر ہے تو وہ مخلوق کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

(3)...دینِ اسلام کے بارے میں شک اور تَرَدُّد میں رہنے والوں کا حال بیان کیا گیا۔

(4)...پانچ قسم کے کفار کو ہونے والا عذاب اور مسلمانوں کو ملنے والی جزاء بیان کی گئی۔

(5)...حج کے اعلانِ عام کا ذکر کیا گیا اور حج اور حرم سے متعلق چند اَحکام بیان کئے گئے۔

(6)...کفار کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔

(7)...کفارِ مکہ کو پچھلی امتوں کے اَحوال سے ڈرایا گیا کہ جب انہوں نے ایمان کی دعوت قبول نہ کی وہ عذاب میں گرفتار ہوگئے۔

(8)...نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں کو اس بات پر تسلی دی گئی کہ وہ شیطان کی گمراہ کن باتوں سے نہ گھبرائیں کیونکہ وہ ہر نبی اور رسول کی دینی سرگرمیوں میں رخنہ اندازی کرتا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کی ہر سازش ناکام بنادیتا ہے۔

(9)...مکہ مکرمہ سے ہجرت کے دوران شہید کر دیئے جانے والوں اور انتقال کر جانے والوں کی جزاء بیان کی گئی۔

(10)...قرآن پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کفار و مشرکین قرآن مجید کو پسند نہیں کرتے اور وہ اَنبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بغض رکھتے ہیں۔

(11)...یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے چند فرشتوں کو دیگر فرشتوں پر اور چند انسانوں کو دیگر انسانوں پر فضیلت دی ہے۔

سورہ اَنبیاء کے ساتھ مناسبت:

سورہ حج کی اپنے سے ماقبل سورت ''الانبیاء'' سے مناسبت یہ ہے کہ سورۃ الانبیاء میں بھی قیامت کی ہولناکیوں کا بیان تھا اور اس سورت کا آغاز بھی قیامت کی ہولناکیوں کے بیان سے ہورہا ہے، نیز سورۃ الانبیاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے واحد و یکتا ہونے کا بیان تھا اور اس سورت میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا بیان ہے۔

سورہ مؤمنون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مؤمنون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ المؤمنین، ۳/۳۱۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 6 رکوع اور 118 آیتیں ہیں۔

''مؤمنون'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں مومنوں کی کامیابی، ان کے اوصاف اور آخرت میں ان کی جزاء بیان کی گئی ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ مؤمنون'' رکھا گیا ہے۔

سورہ مؤمنون کی فضیلت:

حضرت یزید بن بابنوس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت

عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا سے عرض کی: اے اُمُّ المؤمنین! رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاق کیسے تھے؟ ارشاد فرمایا: حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا خُلق قرآن تھا، پھر فرمایا: ''تم سورہ مؤمنون پڑھتے ہو تو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ'' سے لے کر دس آیتیں پڑھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: ''رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَخلاق ایسے ہی تھے۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ المؤمنون، خلق اللہ جنّۃ عدن۔۔۔الخ، ۳/۱۵۳، الحدیث: ۵۳۳۳)

سورہ مؤمنون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں خالق کے وجود، اس کی وحدانیت، نبوت و رسالت کے ثبوت اور موت کے بعد زندہ کئے جانے پر مختلف دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدا میں 7 اَوصاف کے حامل مومنوں کو آخرت میں کامیاب ہونے کی بشارت سنائی گئی اور آخرت میں انہیں ملنے والی عظیم جزا فردوس کی میراث بیان کی گئی۔

(2)...اللہ تعالٰی کے وجود، اس کی وحدانیت اور قدرت پر انسان کی مختلف مراحل میں تخلیق، آسمانوں کو کسی سابقہ مثال کے بغیر پیدا کرنے، باغات اور نباتات کی نشوونما کے لئے آسمان کی طرف سے پانی نازل کرنے، انسان کے لئے مختلف مَنافع والے

جانور پیدا کرنے اور سامان کی نقل وحمل اور سواری کے لئے کشتیوں کو انسان کے تابع کرنے کے ساتھ اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3)... مشرکین کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کے واقعات بیان فرمائے۔

(4)... دینِ اسلام قبول کرنے سے تکبر کرنے پر نیز اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف جنون اور جادو گر ہونے وغیرہ کی نسبت کرنے پر، اور سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے کفارِ مکہ کو سرزنش کی گئی اور عذاب کی وعید سنائی گئی اور انہیں قیامت کے دن پہنچنے والے عذاب اور سختی کی خبر دی گئی اور ان کے سامنے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر مختلف دلائل پیش کئے گئے۔

(5)... انہی آیات کے ضمن میں انسان پر کی گئی نعمتوں کے ذریعے اسے نصیحت کی گئی اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے، اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے اور اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرانے کا شدید رد کیا گیا۔

(6)... حساب کے وقت کی شدّتیں اور ہَولناکیاں بیان کی گئیں۔

(7)... قیامت کے دن لوگوں کو سعادت مند اور بدبخت دو گروہوں میں تقسیم کر

دیئے جانے کا ذکر کیا گیا۔

(8)...اس دن نسب کے فائدہ مند نہ ہونے کو بیان کیا گیا اور کفار کی دنیا کی طرف لوٹ جانے اور نیک اعمال بجالانے کی تمنا بیان کی گئی۔

(9)...مسلمانوں پر ہنسنے اور ان کا مذاق اڑانے پر کفار کو سرزنش کی گئی اور ان سے دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کے بارے میں سوال کیا گیا۔

(10)...بتوں کی پوجا کرنے والوں کے خسارے اور نیک اعمال کرنے والے اہلِ ایمان کی نجات اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا ذکر کیا گیا۔

سورہ حج کے ساتھ مناسبت:

سورہ مؤمنون کی اپنے سے ماقبل سورت ''حج'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ حج کے آخر میں مسلمانوں کو اُخروی کامیابی حاصل ہونے کی امید پر اچھے اعمال کرنے کا حکم دیا گیا اور سورہ مؤمنون کی ابتداء میں وہ اچھے کام بتا دیئے گئے جن سے مسلمان اخروی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔(تناسق الدرر، سورۃ المؤمنون، ص ۱۰۳)

سورہ نور کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نور مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ النور، ۳/۳۳۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 9 رکوع اور 64 آیتیں ہیں۔

"نور" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر 35 اور 40 میں بکثرت لفظ "نور" ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ نور" کہتے ہیں۔

سورہ نور کے بارے میں اَحادیث:

(1)... حضرت مجاہد رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم اپنے مَردوں کو سورہ مائدہ سکھاؤ اور اپنی عورتوں کو سورہ نور کی تعلیم دو۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی فضاءل السور والآیات، ۲/۴۶۹، الحدیث: ۲۴۲۸)

(2)... حضرت ابووائل رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے اور میرے ایک ساتھی نے حج کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی حج کر رہے تھے، ایک جگہ حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سورہ نور پڑھنے لگے اور اس کی تفسیر بیان کرنا شروع ہوئے تو میرے ساتھی نے کہا "اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو ہر نقص و عیب سے پاک ہے، یہ شخص کتنا بہترین کلام کر رہا ہے اگر اس کلام کو ترکی لوگ سن لیں تو وہ ایمان لے آئیں۔ (مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم،

ذکر مجلس ابن عباس، ۴/۶۹۳، الحدیث: ۶۳۴۶)

سورہ نور کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پردہ، شرم وحیاء اور عِفَّت وعِصمَت کے احکام بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں زنا کرنے والے مردوں اور عورتوں کی شرعی سزا بیان کی گئی، نیز مشرکہ عورت اور زانیہ عورت سے نکاح حرام قرار دے دیا گیا البتہ بعد میں زانیہ عورت سے نکاح کی حرمت منسوخ کر دی گئی اور مشرکہ عورت سے نکاح کی حرمت باقی رکھی گئی۔

(2)...پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے اور اسے چار گواہوں سے ثابت نہ کر سکنے والے کی شرعی سزا بیان کی گئی۔

(3)...لِعان کے اَحکام بیان کئے گئے۔

(4)...اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا پر منافقین کی طرف سے لگائی جانے والی جھوٹی تہمت کا واقعہ بیان کیا گیا اور جو مرد و عورت اس تہمت لگانے میں شریک تھا اسے 80 کوڑے مارنے کا حکم دیا گیا اور اس معاملے میں چند مسلمانوں پر بھی عتاب کیا گیا۔

(5)... حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان بیان کی گئی۔

(6)...اجتماعی زندگی گزارنے کے اصول بیان کئے گئے کہ گھروں میں داخل ہوتے وقت اجازت لی جائے، نگاہوں کو جھکا کر رکھا جائے، شرمگاہوں کی حفاظت کی جائے، غیر محرم کے سامنے عورتیں اپنی زینت کی جگہیں ظاہر نہ کریں، جو لوگ شادی شدہ نہیں اور شادی کرنے کی اِستطاعت رکھتے ہوں تو ان کی شادی کر دی جائے اور جو شادی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے وہ اپنی عفت و عصمت کی حفاظت کریں۔

(7)...کفار کے اعمال کی مثال بیان کی گئی۔

(8)...اللہ تعالیٰ کے وجود اور وحدانیّت پر دن اور رات کے پلٹنے سے، بارش نازل کرنے، زمین و آسمان کے پیدا کرنے، پوری کائنات کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکنے، پرندوں کی پرواز اور عجیب و غریب قسم کے جانور اور کیڑے مکوڑے پیدا کرنے سے اِستدلال کیا گیا۔

(9)...منافقوں اور سچے مؤمنوں کے اَوصاف بیان کئے گئے کہ منافق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم سے اِعراض کرتے ہیں جبکہ ایمان والے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کی اطاعت کرتے ہیں۔

(10)...نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے زمین کی خلافت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا۔

(11)...تین اوقات میں غلاموں اور بچوں کے گھروں میں داخل ہونے کے

اَحکام بیان کئے گئے۔

(12)...معذور مسلمانوں سے جہاد کے حکم میں تخفیف کی گئی۔

(13)...قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے گھروں سے اجازت کے بغیر کھانے کا حکم بیان کیا گیا۔

(14)...بارگاہِ رسالت کے آداب بیان کئے گئے۔

سورہ مؤمنون کے ساتھ مناسبت:

سورہ نور کی اپنے سے ماقبل سورت ''مؤمنون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ مؤمنون میں ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان کیا گیا کہ وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اور سورہ نور میں ان لوگوں کے احکام بیان کئے گئے جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت نہیں کرتے۔(تناسق الدرر، سورۃ النور، ص۱۰۴)نیز سورہ مومنون میں صالحین کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں جبکہ سورہ نور میں فاسقین کے اعمال بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ فرقان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فرقان مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الفرقان، ۳/۳۶۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 6 رکوع اور 77 آیتیں ہیں۔

"فرقان" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "اَلْفُرْقَانَ" مذکور ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ فرقان" رکھا گیا ہے۔

سورہ فرقان کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے توحید، نبوت اور قیامت کے احوال کے بارے میں بیان فرمایا، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و ثنا، اس کی عظمت و شان، اولاد اور شریک سے رب تعالیٰ کے پاک ہونے کو بیان کیا گیا۔

(2)...بتوں کے مجبور اور بے بس ہونے کو واضح کیا گیا۔

(3)...قرآنِ پاک پر اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات ذکر کر کے ان کا رَد کیا گیا۔

(4)...قیامت کے دن کو جھٹلانے والے کافروں کی ہولناک سزا بیان کی گئی۔

(5)...مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، کفار کے اعمال ضائع جانے اور

شرک کرنے کی وجہ سے ان کے نادم ہونے کو بیان کیا گیا۔

(6)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، عاد، ثمود، اَصحابُ الرَّس اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے واقعات بیان کئے گئے کہ ان لوگوں نے بھی اپنے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بہت ستایا اور اذیتیں دیں، انہیں جھٹلایا اور ان کی نافرمانیاں کیں اس لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی قوم کے کفار کے جھٹلانے سے غمزدہ نہ ہوں یہ کفار کا پُرانا دستور ہے۔

(7)... اللہ تعالیٰ کی مختلف مصنوعات سے اس کی وحدانیت اور قدرت پر دلائل قائم کئے گئے۔

(8)... اللہ تعالیٰ پر تَوَکُّل کرنے والے اور اس کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرنے والے مؤمنین کی تعریف بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا ہے کہ جھٹلانے والوں پر عنقریب عذاب نازل ہوگا۔

سورہ نور کے ساتھ مناسبت:

سورہ فرقان کی اپنے سے ماقبل سورت ''نور'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نور کے آخر میں بیان کیا گیا کہ زمین و آسمان اور ان میں موجود تمام چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سورہ فرقان کی ابتداء میں زمین و آسمان کے مالک رب تعالیٰ کی عظمت و

شان بیان کی گئی کہ وہ اولاد سے پاک ہے اور اس کی ملکیت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔نیز سورہ نور میں تین طرح کے دلائل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت کیا گیا(1)آسمان اور زمین کے احوال سے۔(2)بارش نازل ہونے، اولے برسنے اور برف باری ہونے سے۔(3)حیوانات کے احوال سے،جبکہ سورہ فرقان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی تمام مخلوقات کو بیان کیا گیا ہے جیسے سائے کا پھیلنا،دن اوررات، ہوا اور پانی،جانور اور انسان،سمندروں کا بہنا، انسان کی پیدائش،نسبی اور سُسرالی رشتوں کا تقرُّر،6دن میں زمین وآسمان کی پیدائش،عرش پراِستواء،آسمانوں میں بُروج،سورج چاند اور اسی طرح کی دیگر چیزیں بیان کی گئیں ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے واحد ویکتا ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

سورہ شعراء کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ شعراء آخری چار آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے،وہ چار آیتیں ''وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ'' سے شروع ہوتی ہیں۔(خازن،تفسیر سورۃ الشعراء،۳/۳۸۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 11 رکوع اور 227 آیتیں ہیں۔

"شعراء" نام رکھنے کی وجہ:

شعراء، شاعر کی جمع ہے جس کا معنی واضح ہے۔ اس سورت کی آیت نمبر 224 سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف شاعری کرنے والے مشرکین کی مذمت بیان کی گئی ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ شعراء" رکھا گیا۔

سورہ شعراء کی فضیلت:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالٰی نے مجھے تورات کی جگہ (قرآن پاک کی ابتدائی) سات (لمبی) سورتیں عطا کیں اور انجیل کی جگہ راءات (یعنی وہ سورتیں) عطا کیں (جن کے شروع میں لفظ "ر" موجود ہے) اور زبور کی جگہ طواسین (یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں "طٰسٓمٓ" ہے) اور حوامیم (یعنی وہ سورتیں جن کے شروع میں حٰمٓ ہے) کے مابین سورتیں عطا فرمائیں اور مجھے حوامیم اور مُفَصَّل سورتوں کے ذریعے (ان انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر) فضیلت دی گئی اور مجھ سے پہلے ان سورتوں کو کسی نبی نے نہیں پڑھا۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، ۱/۲۸۵، الحدیث: ۲۵۷۸، الجزء الاول)

سورہ شُعراء کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالٰی کے واحد و یکتا ہونے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اللہ تعالٰی کا نبی اور رسول ہونے، موت کے بعد

دوبارہ زندہ کئے جانے اور اسلام کے دیگر عقائد کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قرآن پاک کی عظمت و شان اور ہدایت کے معاملے میں اس کا ہدف بیان کیا گیا۔

(2)...نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قرآن پاک وحی کی صورت میں نازل ہونے کو ثابت کیا گیا اور کفارِ مکہ کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے سے اِعراض کرنے پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔

(3)...نباتات کی تخلیق سے اللہ تعالٰی کے وجود اور اس کی وحدانیت پر اِستدلال کیا گیا۔

(4)...سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلانے والے کفار کو نصیحت کرنے کے لئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امتوں کے واقعات بیان کئے گئے اور اس سلسلے میں سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس واقعے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات، اللہ تعالٰی کی وحدانیت کے بارے میں فرعون اور اس کی قوم کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہونے والا مُکالمہ، روشن نشانیوں کے ساتھ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تائید و مدد کئے جانے اور جادوگروں کے ایمان لانے کو ذکر کیا گیا۔ اس کے

بعد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا وہ واقعہ بیان کیا گیا جس میں انہوں نے اپنے عُرفی باپ آزر اور اپنی قوم کا بتوں کی پوجا کرنے کے معاملے میں رد کیا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کو ثابت کیا۔اس کے بعد حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط اور حضرت شعیب عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضمن میں رسولوں کو جھٹلانے والوں کا عبرتناک انجام بیان کیا گیا۔

(5)...نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو جنت کی بشارت دی گئی اور آخرت کا انکار کرنے والے کافروں کو برے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(6)...اس بات کو ثابت کیا گیا کہ قرآن مجید شیطانوں کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی وحی ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کوئی شاعر یا کاہن نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول ہیں جو اس کے احکام اپنے خاندان والوں اور پوری امت تک پہنچاتے ہیں۔

سورہ فرقان کے ساتھ مناسبت:

سورہ شعراء کی اپنے سے ماقبل سورت ”فرقان“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ فرقان کی ابتداء قرآن پاک کی تعظیم سے ہوئی اور سورہ شعراء کی ابتداء بھی قرآن پاک کی تعظیم سے ہوئی۔دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ فرقان میں جس ترتیب سے

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اُسی ترتیب سے سورہ شعراء میں ان کے واقعات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں ، اور تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ فرقان کے آخر میں کفار کی مذمت اور مسلمانوں کی مدح بیان ہوئی اور سورہ شعراء کے آخر میں بھی کفار کی مذمت اور مسلمانوں کی مدح بیان ہوئی ہے۔

سورہ نمل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(مدارک، سورۃ النمل، ص۷۸۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 7 رکوع اور 93 آیتیں ہیں۔

"نمل" نام رکھنے کی وجہ:

نَمل کا معنی ہے چیونٹی، اور اس سورت کی آیت نمبر 18 میں ایک چیونٹی کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ نمل" رکھا گیا۔

سورہ نمل کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ اُمور بیان کئے گئے ہیں جن کا

تقاضا یہ ہے کہ ہر شخص اللہ تعالٰی پر ایمان لے آئے، اسے اپنا رب اور اپنا واحد معبود مان لے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حشر ونشر کی تصدیق کرے اور قرآن پاک کو اللہ تعالٰی کا کلام مانے، مزید اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس کی ابتداء میں قرآن پاک کے اوصاف بیان کئے گئے، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو جنت کی بشارت دی گئی اور آخرت کا انکار کرنے والوں کو آخرت میں سب سے بڑے نقصان اور برے عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(2)...یہ پانچ واقعات بیان کئے گئے ہیں۔(1) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ۔(2)حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور چیونٹی کا واقعہ۔(3)حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ملکۂ بلقیس کا واقعہ۔(4) حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔(5)حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ۔

(3)...اللہ تعالٰی کے وجود اور اس کی وحدانیت پر دلائل بیان کئے گئے کہ اس نے زمین وآسمان اور بحر وبَر کو پیدا کیا، زمین کے خزانوں سے فائدہ اٹھانے کا انسان کو اِلہام کیا، خشکی اور تری کی اندھیریوں میں انسان کو راہ دکھائی اور اسے کثیر رزق عطا کیا۔ یہ بتایا گیا کہ قیامت کی ہَولناکیاں اچانک آجائیں گی، نیز اللہ تعالٰی کے علم کی وسعت اور

دن اور رات کے آنے جانے سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر اِستدلال کیا گیا۔

(4)... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے والے مشرکین کا رد کیا گیا۔

(5)... قیامت کی چند علامات بیان کی گئی جیسے دَآبَّۃً الْاَرْضِ کا نکلنا، پہاڑوں کا اُڑنا اور صُور میں پھونک ماری جانا وغیرہ۔

(6)... قیامت کے دن لوگوں کی دو اَقسام اور ان کی جزاء بیان کی گئیں۔

سورہ شعراء کے ساتھ مناسبت:

سورہ نمل کی اپنے سے ماقبل سورت ''شعراء'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ پاک کا وصف بیان ہوا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ شعراء کی طرح سورہ نمل میں بھی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان ہوئے البتہ سورہ نمل میں مزید حضرت سلیمان اور حضرت داوٗد عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا تو گویا کہ سورہ نمل سورہ شعراء کا تتمہ ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ ان دونوں سورتوں میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان کر کے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اذیتوں پر تسلی دی گئی ہے۔

سورہ قصص کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قصص چار آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے اور وہ چار آیتیں "اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ" سے شروع ہوکر "لَا نَبْتَغِی الْجٰهِلِیْنَ" پر ختم ہوتی ہیں اور اس سورت میں ایک آیت "اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ" ایسی ہے جو مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔ (بغوی، سورۃ القصص، ۳/۳۷۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 9 رکوع اور 88 آیتیں ہیں۔

"قصص" نام رکھنے کی وجہ:

قصص کا معنی ہے واقعات اور قصے، اور چونکہ اس سورت میں مختلف قصے جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا قصہ اور قارون کا قصہ وغیرہا بیان کیے گئے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۃ القصص" رکھا گیا ہے۔

سورہ قصص کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بیان کئے گئے واقعات کے ضمن میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے

جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت سے لے کر تورات عطا کئے جانے تک کے تمام واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور ان واقعات کی ابتداء فرعون کے ان مَظالِم سے کی گئی جو وہ بنی اسرائیل پر ڈھاتا تھا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت اور فرعون کے گھر میں ان کی پرورش کا واقعہ بیان کیا گیا، پھر قبطی کو قتل کرنے، مصر سے مدین کی طرف ہجرت کرنے، حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صاحبزادی سے شادی ہونے اور اس کے بعد کے چند واقعات ذکر کئے گئے۔

(2)... کفارِ مکہ کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا کہ جیسے معجزات حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پیش کئے تھے ویسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پیش کیوں نہیں کئے۔

(3)... پہلے تورات و انجیل پر اور پھر قرآن پاک پر ایمان لانے والوں کی جزاء بیان کی گئی۔

(4)... سابقہ امتوں پر آنے والے عذابات سے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا کہ اگر انہوں نے اپنی رَوِش نہ چھوڑی تو ان پر بھی ویسا ہی عذاب آسکتا ہے۔

(5)... قیامت کے دن مشرکین اور ان کے شریکوں کا جو حال ہوگا وہ بیان کیا گیا۔

(6)... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور قارون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس

نے کس طرح سرکشی کی اور اس کا کیسا دردناک انجام ہوا۔ ان دونوں واقعات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے کیونکہ جب یہ واقعات رونما ہوئے تو اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وہاں پر موجود نہیں تھے اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کسی شخص سے یہ واقعات سنے تھے۔

سورہ نَمل کے ساتھ مناسبت:

سورہ قصص کی اپنے سے ماقبل سورت "نمل" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نمل اور سورہ شعراء میں بیان کئے گئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں جو چیزیں اِجمالی طور پر بیان کی گئیں وہ سورہ قصص میں تفصیل کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔ (تناسق الدرر، سورۃ القصص، ص۱۰۸)

سورہ عنکبوت کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ عنکبوت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ العنکبوت، ۳/۴۴۴۔)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 69 آیتیں ہیں۔

"عنکبوت" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں مکڑی کو عنکبوت کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 41 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شرک کے بطلان پر عنکبوت یعنی مکڑی کی مثال دی ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورۂ عنکبوت'' رکھا گیا ہے۔

سورہ عنکبوت کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید و رسالت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل دیئے گئے ہیں اور مصیبت و آزمائش وغیرہ ہر حال میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں بتایا گیا کہ دنیا میں مسلمانوں کو سختیوں اور مصیبتوں کے ذریعے آزمایا جائے گا اور ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا گیا تھا۔

(2)...اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنے کا فائدہ اور ایمان قبول کر کے نیک اعمال کرنے کا صلہ بیان کیا گیا۔

(3)...والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کی حد بیان کی گئی۔

(4)...یہ بتایا گیا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش مسلمانوں کے مقابلے میں انتہائی سخت ہوتی ہے اور اسی سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں کے سامنے حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط، حضرت

شعیب، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے تاکہ یہ جان جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد فرمائی اور انہیں جھٹلانے والوں کو ہلاک کر دیا۔

(5)...انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان کرنے کے دوران اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیّت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے۔

(6)...اہلِ کتاب اور مشرکین کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے۔

(7)...کفار کے ظلم وستم کا شکار مسلمانوں کو ہجرت کرنے کی ہدایت دی گئی اور ان کے لئے اجر وثواب بیان کیا گیا۔

سورہ قَصص کے ساتھ مناسبت:

سورہ عنکبوت کی اپنے سے ماقبل سورت "قصص" کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قصص میں عاجزی کرنے والے متقی لوگوں کا اچھا انجام بیان کیا گیا اور سورہ عنکبوت میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کا اچھا انجام بیان ہوا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قصص میں حشر کا انکار کرنے والوں کے قول کا رد کیا گیا اور سورہ عنکبوت میں بھی حشر کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قصص میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے اور سورہ عنکبوت میں

مسلمانوں کی ہجرت کی طرف اشارہ ہے۔

سورہ روم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ روم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الروم، ۳/۴۵۷)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 6 رکوع اور 60 آیتیں ہیں۔

"روم" نام رکھنے کی وجہ:

روم عیسائیوں کی مملکت کا نام ہے جس کا صدر مقام قسطنطنیہ تھا، اور اس سورت کی ابتدائی آیات میں یہ غیبی خبر دی گئی ہے کہ ابھی تو رومی مغلوب ہو گئے ہیں لیکن عنقریب چند سالوں میں وہ مجوسیوں پر غالب آجائیں گے، اس مناسبت سے اس کا نام "سورہ روم" رکھا گیا۔

سورہ روم کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت اور اس کی صفات، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور آخرت میں اعمال کی جزا ملنے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ چیزیں

بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدا ایک غیبی خبر سے کی گئی ہے کہ رومی ایرانیوں سے مغلوب ہونے کے بعد چند سالوں میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔ قرآن پاک کی دی ہوئی یہ خبر حرف بہ حرف پوری ہوئی، رومی چند سالوں بعد ایرانیوں پر غالب آ گئے اور انہوں نے عراق میں رومیہ نامی ایک شہر کی بنیاد رکھی۔ قرآن پاک کی یہ غیبی خبر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت پر زبردست دلیل ہے۔

(2)...کفار کے علم کی حد بیان کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت وقدرت پر دلائل دیئے گئے۔

(3)...مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، قیامت قائم ہونے، نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزا اور آخرت کا انکار کرنے والے کفار کی سزا کا بیان کیا گیا ہے۔

(4)...اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بیان کی گئیں۔

(5)...نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں کو دینِ اسلام پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی گئی۔

(6)...یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام دینِ فطرت ہے اور جو اس دین سے ہٹے گا وہ فطرت سے ہٹ جائے گا۔

(7)...رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں پر صدقہ کرنے اور سود سے بچنے اور

حلال طریقوں سے مال میں اضافہ کرنے اور زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مالوں کو پاک کرنے کا حکم دیا گیا۔

(7)...کفار کے ایمان لانے سے اِعراض کرنے پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔

سورہ عنکبوت کے ساتھ مناسبت:

سورہ روم کی اپنے سے ماقبل سورت "عنکبوت" کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء "الٓمّٓ" سے کی گئی اور ان حروف کے بعد تنزیل، کتاب اور قرآن میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا گیا ورنہ سورہ قلم کے علاوہ حروفِ مُقَطَّعات سے شروع ہونے والی دیگر سورتوں میں حروفِ مُقَطَّعات کے بعد تنزیل، کتاب یا قرآن میں سے کسی ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ عنکبوت کے آخر میں جہاد کا ذکر ہے اور سورہ روم کی ابتداء میں رومیوں کے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ایرانیوں پر غالب آنے کی خبر دی گئی ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ الروم، ص۱۰۹-۱۱۰، ملتقطاً)

سورہ لقمان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ لقمان "وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ" سے شروع ہونے والی آیت نمبر 27 اور 28 کے علاوہ مکیہ ہے۔ (جلالین، سورۃ لقمان، ص۳۴۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 34 آیتیں ہیں۔

''لقمان'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورہ مبارکہ کے دوسرے رکوع سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بَرگُزیدہ بندے حضرت لقمان حکیم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اسی وجہ سے یہ سورت ''سورہ لقمان'' کے نام سے مَوسُوم ہوئی۔

سورہ لقمان کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کی وحدانیّت پر ایمان لانے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوّت کی تصدیق کرنے، موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن کا اقرار کرنے کے بارے میں دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے۔ اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے دستور اور حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دائمی معجزے قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کا گروہ قرآنِ پاک کی تصدیق کرتا ہے اس لئے وہ جنت میں داخل ہو کر کامیاب ہو جائیں گے اور کافروں کا گروہ قرآنِ پاک کی آیات کا مذاق اڑاتا اور ان کا انکار کرتا ہے اور اس نے اپنی جہالت اور بیوقوفی کی وجہ سے گمراہی کا راستہ اختیار کیا تو وہ جہنم کے دائمی دردناک

عذاب میں مبتلا ہو کر نقصان اٹھائیں گے۔

(2)... کائنات کی تخلیق بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا بیان فرمایا ہے۔

(3)... اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے حضرت لقمان عَل ٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحتیں کیں، اور اس سے مقصود لوگوں کو ہدایت دینا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا چھوڑ دیں، ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کریں، ہر طرح کے صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے بچیں، نماز قائم کریں، نیکی کی دعوت دیں اور برائی سے منع کریں، تکبُّر سے بچیں اور عاجزی و اِنکساری اختیار کریں، زمین پر نرمی سے چلیں اور اپنی آوازیں ہلکی رکھیں۔

(4)... اللہ تعالیٰ کی توحید کے دلائل کا مُشاہدہ کرنے کے باوجود اپنے آباؤ اَجداد کی پیروی میں شرک پر قائم رہنے والے مشرکین کی سرزَنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں کا انکار کرنے پر ان کی مذمت بیان کی گئی اور مشرکین کو یہ بتایا گیا کہ نجات کا واحد راستہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسلام قبول کرنا اور نیک اعمال کرنا ہے۔

(5)... کفار کے قول اور عمل میں تضاد کو بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہیں لیکن عبادت کا مستحق ہونے میں بتوں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں حالانکہ بے شمار دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی عبادت کئے جانے کا حقدار ہرگز نہیں ہے۔

(6)...اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دن اور رات کے آنے جانے سے، چاند اور سورج کو مُسَخَّر کئے جانے سے اور سمندروں میں کشتیوں کی رَوانی سے اِستدلال کیا گیا۔

(7)...اس سورت کے آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری کا حکم دیا گیا، قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرایا گیا جو کہ بہر صورت آئے گا اور یہ بتایا گیا کہ مخصوص پانچ غیبی چیزوں کا ذاتی علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے خبر دار ہے۔

سورہ روم کے ساتھ مناسبت:

سورہ لقمان کی اپنے سے ماقبل سورت ''روم'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ روم کے آخر میں اور سورہ لقمان کی ابتداء میں قرآن پاک کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا کہ مسلمان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں متعدّد مَضامین مُشترک ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے بیان کیا کہ کفار و مشرکین پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مُضْطَرِب ہو کر دعائیں کرتے ہیں اور جب ان سے وہ مصیبت ٹل جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کرنے لگ جاتے ہیں۔

سورہ سجدہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ سجدہ آیت نمبر18 ''اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا'' سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ السجدۃ، ۳/۴۷۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

''سجدہ'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی آیت نمبر15 میں ان مسلمانوں کا وصف بیان کیا گیا ہے جو قرآنِ پاک کی آیات سن کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے ہیں ،اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ سجدہ'' رکھا گیا۔

سورہ سجدہ کے فضائل:

(1)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ سجدہ اور سورہ دَہر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔(بخاری، کتاب الجمعۃ، باب مایقرأ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعۃ، ۱/۳۰۸، الحدیث: ۸۹۱)

(2)... حضرت جابر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس وقت

تک نیند نہ فرماتے جب تک سورہ سجدہ اور سورہ ملک کی تلاوت نہ فرما لیتے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، ۲۲-باب منہ، ۵/۲۵۸، الحدیث:۳۴۱۵)

(3)... حضرت خالد بن معدان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''نجات دلانے والی سورت کو پڑھا کرو اور وہ سورت ''الٓمّٓ (۱) تَنْزِیْلُ'' ہے۔ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ایک شخص صرف اسی سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اور وہ بکثرت گناہ بھی کرتا تھا۔ (اس شخص کے انتقال کے بعد) اس سورت نے اس کے اوپر اپنے پر پھیلا دیئے اور کہا ''اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ، اس کی مغفرت فرما دے، کیونکہ یہ کثرت سے میری تلاوت کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالٰی نے اس شخص کے بارے میں اس سورت کی شفاعت قبول فرمالی اور فرمایا ''اس کے ہر گناہ کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دو اور اس کا ایک درجہ بلند کر دو۔(سنن دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ تنزیل السجدۃ وتبارک، ۲/۵۴۶، الحدیث:۳۴۰۸)

سورہ سجدہ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ مشرکین مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے تھے اور اس سورت میں بطورِ خاص مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں یہ بیان کیا گیا کہ قرآن اللہ تعالٰی کی وہ کتاب ہے جو

اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر نازل فرمائی اور اس چیز میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔

(2)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کو ثابت کیا گیا اور مشرکین کے اس نظریے کا رد کیا گیا کہ قرآن حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی طرف سے بنالیا ہے۔

(3)... اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور قدرت پر دلائل ذکر کئے گئے۔

(4)... کفار اور فرمانبردار مسلمانوں کا حال بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن کافر ذلت و رسوائی کا سامنا کریں گے، نیک اعمال کرنے کی خاطر دنیا میں لوٹ جانے کی تمنا کریں گے اور وہ دردناک عذاب چکھیں گے جبکہ مسلمان چونکہ دنیا میں راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، خوف اور امید رکھتے ہوئے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پکارتے تھے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت سے اپنے مال راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے، اس لئے آخرت میں انہیں ان کے اعمال کی جزاءِ عظیم ثواب کی صورت میں ملے گی، اللہ تعالیٰ کا فضل دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور انہیں جنت میں ہمیشہ کے لئے داخلہ نصیب ہوگا۔

(5)... یہ بتایا گیا ہے کہ کفار اور مسلمانوں کا انجام ایک جیسا نہیں ہے۔

(6)... تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رسالت کے درمیان مشابہت بیان کی گئی ہے۔

(7)... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں پر نازل

ہونے والے عذاب کا ذکر کر کے اس امت میں سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلانے والوں کو ڈرایا گیا ہے۔

(8)...اس سورت کے آخر میں اسلام کے بنیادی عقائد، توحید، رسالت اور حشر و نشر پر کلام کیا گیا ہے۔

سورہ لقمان کے ساتھ مناسبت:

سورہ سجدہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''لقمان'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ لقمان میں جن پانچ مخصوص غیبی چیزوں کے ذاتی علم کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہونا بیان کیا گیا ان پانچ چیزوں کی تشریح سورہ سجدہ میں کی گئی ہے۔(تناسق الدرر، سورۃ السجدۃ، ص۱۱۱، ملخصًا)

سورہ احزاب کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ اَحزاب مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الاحزاب، ۳/۴۸۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 9 رکوع اور 73 آیتیں ہیں۔

''احزاب'' نام رکھنے کی وجہ:

احزاب حِزب کی جمع ہے اور اس کا معنی ہے گروہ، جماعت اور لشکر۔ اس سورت کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں غزوہ احزاب کا ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے اس سورت کا نام ”سورہ احزاب“ رکھا گیا اور چونکہ مشرکینِ مکہ، یہودی اور منافقین متفق و متحد ہوکر مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے اس لیے اس غزوہ کو غَزْوَۃُ الْاَحْزَاب کہتے ہیں، نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے جانثار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے ساتھ مل کر مدینہ کے اَطراف میں خندق کھود کر مدینہ کا دفاع کیا تھا، اس وجہ سے اس غزوہ کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں۔

سورہ احزاب کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کے لئے شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کے خوف رکھنے پر قائم رہنے، کفار و منافقین کی پیروی سے بچنے، اللہ تعالیٰ کی وحی کی پیروی کرتے رہنے اور اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ دین و دنیا کے تمام اُمور میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حکم سب مسلمانوں پر نافذ ہے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اَزواجِ مُطَہَّرات تعظیم اور حرمت میں مسلمانوں کی مائیں ہیں اور جس طرح اپنی ماں سے نکاح حرام ہے اسی طرح ان

سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

(3)... غزوہ احزاب کا واقعہ بیان کیا گیا جس میں غزوہ احزاب کے دن مسلمانوں پر کیا گیا انعام یاد دلایا گیا، منافقوں کا طرزِ عمل بیان کیا گیا اور ان کی سازشوں کو ظاہر کیا گیا۔ اس کے بعد غزوہ بنو قریظہ اور یہودیوں کی عہد شکنی کا ذکر ہے۔

(4)... حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات کو چند احکام دیئے گئے ہیں نیز پردے کے متعدّد احکام بیان فرمائے گئے۔

(5)... حضرت زینب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔

(6)... مسلمانوں کو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے حکم دیا گیا، ان پر اللہ تعالیٰ کے مہربان ہونے اور ان کے لئے عزت کا ثواب تیار ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔

(7)... تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کئے گئے اور ان کی تعظیم کے بارے میں مسلمانوں کو ہدایات دی گئی ہیں۔

(8)... مزید یہ شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں: (1) بیوی کو ماں جیسا کہہ دینے کا حکم۔ (2) یہ بتایا گیا کہ رشتہ دار ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں کوئی اجنبی دینی برادری کی وجہ سے کسی کا وارث نہیں ہوتا۔ (3) کسی کو منہ بولا بیٹا بنا لینے کا حکم۔ (4) نکاح کے بعد بیوی کو ہاتھ لگائے بغیر طلاق دینے کا حکم۔ (5) مسلمان عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم۔

سورہ سبا کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ سبا ایک آیت "وَ یَرَى الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ" کے علاوہ مکیہ ہے۔(جلالین مع جمل، سورۃ سبا،۶/۲۰۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 6 رکوع اور 54 آیتیں ہیں۔

"سبا" نام رکھنے کی وجہ:

سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔(جلالین مع جمل، سبا، تحت الآیۃ:۱۵،۶/۲۱۷)اور اس سورت کی آیت نمبر 15 سے قومِ سبا کا واقعہ بیان کیا گیا ہے،اس مناسبت سے اسے "سورہ سبا" کہتے ہیں۔

سورہ سبا کے مضامین:

سورہ سبا چونکہ مکی سورت ہے اس لئے دیگر مکی سورتوں کی طرح اس کا بھی مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت، قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور اس

میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کافر قیامت کا صاف انکار کرتے ہیں، نیز قیامت قائم ہونے کو قسم کے ساتھ بیان فرمایا اور مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل دی گئی۔

(2)...حضرت داؤد، حضرت سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور سبا والوں پر اللہ تعالیٰ نے جو انعامات کئے وہ بیان کئے گئے ہیں۔

(3)...اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیّت پر دلائل دیئے گئے اور مشرکین کے شُبہات کا اِزالہ کیا گیا ہے۔

(4)...رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کے عموم کو بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ ہر زمانے میں مالدار کافروں نے ہی اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا۔

(5)...یہ بیان کیا گیا کہ مشرکین قرآنِ پاک کا انکار کرتے ہیں اور ان کے گمان میں قرآنِ پاک اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں بلکہ کسی کی اپنی بنائی ہوئی کتاب ہے اور کفار کے اس نظریے کا رد کیا گیا۔

(6)...آخر میں کفار کو غور و فکر کرنے اور انہیں قیامت قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت اور قرآن پر ایمان لانے کی دعوت دی گئی ہے۔

سورہ اَحزاب کے ساتھ مناسبت:

سورہ سبا کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَحزاب'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ اَحزاب کے آخر میں بیان ہوا'' تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے۔ اور سورہ سبا کی ابتداء میں بیان ہوا کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے سب اللہ تعالیٰ کی مِلکِیَّت میں ہے تو گویا کہ یہ بتا دیا گیا کہ جو آسمانوں اور زمینوں میں تمام چیزوں کا مالک ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ مشرکوں اور منافقوں کو عذاب دے اور مسلمانوں کو ثواب عطا کرے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ اَحزاب میں بیان ہوا کہ کفار و مشرکین مذاق کے طور پر قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں اور سورہ سبا میں بیان ہوا کہ کفار و مشرکین قیامت کا صاف انکار کرتے ہیں۔

سورہ فاطر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ فاطر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ فاطر، ۵۲۸/۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 5 رکوع اور 45 آیتیں ہیں۔

''فاطر'' نام رکھنے کی وجہ:

فاطر کا معنی ہے بنانے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ وہ آسمانوں اور زمینوں کو بنانے والا ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورہ فاطر'' کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو ''سورہ ملائکہ'' بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی پہلی آیت میں فرشتوں کا ذکر ہے۔

سورہ فاطر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی دعوت دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے واحد اور موجود ہونے، مُردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہونے پر دلائل دیئے گئے ہیں۔ نیز اس میں مزید یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)... کفارِ مکہ کے جھٹلانے پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔

(2)... شیطان کے فریب اور دھوکہ دہی سے بچنے کا حکم دیا اور یہ بتایا گیا کہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن سمجھو۔

(3)... اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے ہیں۔

(4)... یہ بتایا گیا کہ جو گناہوں سے بچا اور نیک اعمال کئے تو اس نے اپنے بھلے کے لئے ہی ایسا کیا ہے۔

(5)... حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کے لوگوں کے مختلف مَراتِب اور درجات بیان کئے گئے ہیں۔

(6)... جنت میں مسلمانوں کا حال اور جہنم میں کافروں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

(7)... یہ بتایا گیا ہے کہ جو کفر کرے گا تو اس میں اس کا اپنا ہی نقصان ہے۔

(8)... سورت کے آخر میں گناہوں پر فوری پکڑ نہ کرنے اور گناہگاروں کو مہلت دینے کی حکمت بیان کی گئی ہے۔

سورہ سَبا کے ساتھ مناسبت:

سورہ فاطر کی اپنے سے ماقبل سورت ''سَبا'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ سبا کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی ہلاکت اور انہیں شدید ترین عذاب دیئے جانے کا ذکر کیا اور سورہ فاطر کی ابتداء میں یہ بیان ہوا کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کریں اور اس کا شکر بجالائیں۔

سورہ یٰسٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ یٰسٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، سورۃ یٰس، ۴/۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 5 رکوع اور 83 آیتیں ہیں۔

"یٰسٓ" نام رکھنے کی وجہ:

یٰسٓ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں لفظ "یٰسٓ" ہے اس وجہ سے اس سورت کا نام "سورہ یٰسٓ" رکھا گیا۔

سورہ یٰسٓ کے فضائل:

اَحادیث میں سورہ یٰسٓ کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں:

(1)... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب سورہ یٰسٓ ہے اور جس نے سورہ یٰسٓ پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یس، ۴/۴۰۶، الحدیث: ۲۸۹۶)

(2)... حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سورہ یٰسٓ پڑھے گا تو اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے لہٰذا اسے مرنے والے کے پاس پڑھا کرو۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۷۹، الحدیث: ۲۴۵۸)

(3)... حضرت عطاء بن ابی رباح رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "مجھے خبر ملی

ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو دن کے شروع میں سورہ یٰسٓ پڑھ لے تو اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوں گی۔ (دارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل یس، ۲/۵۴۹، الحدیث: ۳۴۱۸)

(4)... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص ہر رات سورہ یٰسٓ پڑھنے پر ہمیشگی اختیار کرے، پھر وہ مرجائے تو شہادت کی موت مرے گا۔ (معجم الاوسط، باب المیم، من اسمہ: محمد، ۵/ ۱۸۸، الحدیث: ۷۰۱۸)

سورہ یٰسٓ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قرآنِ پاک کی عظمت، اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منصب اور قیامت میں مُردوں کو زندہ کئے جانے کو بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں:

(1)... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کی قسم کھاکر فرمایا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سب جہانوں کو پالنے والے رب تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور ان کی رسالت سے لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے، ایک گروہ عناد اور دشمنی کرنے والا جس کے ایمان لانے کی امید نہیں اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کے لئے خیر اور ہدایت حاصل ہونے کی توقُّع ہے، ان دونوں گروہوں کے اعمال محفوظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قدیم اور

اَزلی علم میں ان کے آثار موجود ہیں۔

(2)...ایک بستی انطاکیہ کے لوگوں کی مثال بیان کی گئی کہ جنہوں نے یکے بعد دیگرے رسولوں کو جھٹلایا اور ان کا مذاق اڑایا اور جوانہیں رسولوں کو جھٹلانے پر نصیحت کرنے آیا تو ان لوگوں نے اسے شہید کر دیا۔ نصیحت کرنے والا تو جنت میں داخل ہوا اور اسے شہید کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا اور وہ جہنم میں داخل ہوئے۔

(3)...کفارِ مکہ کو سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بتا کر اس بات سے ڈرایا گیا کہ اگر انہوں نے بھی سابقہ کفار جیسی رَوِش نہ چھوڑی تو ان پر بھی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

(4)...مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیّت پر بنجر زمین کو سرسبز کرنے، رات اور دن کے آنے جانے، سورج اور چاند کو مُسَخَّر کئے جانے اور سمندروں میں کشتیوں کے چلنے سے اِستدلال کیا گیا اور ان حقائق کا انکار کرنے والے کافروں کو دنیا و آخرت میں عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(5)...اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شاعر ہونے کی نفی کی اور یہ بتایا کہ وہ تو قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور اس بات کی خبر دینے والے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے۔

سورہ فاطر کے ساتھ مناسبت:

سورہ یٰسٓ کی اپنے سے ماقبل سورت ''فاطر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ فاطر میں بیان ہوا کہ کفارِ مکہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے منہ موڑتے اور انہیں جھٹلاتے ہیں اور سورہ یٰسٓ کی ابتداء میں قرآن کی قسم ذکر فرما کر ارشاد ہوا کہ نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، صراطِ مستقیم پر ہیں اور یہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں جن کے آباؤ اَجداد کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا جا چکا ہے۔(تناسق الدرر، سورۃ یٰس، ص ۱۱۳)

سورہ صافّات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ صافّات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ والصافات، ۴/۱۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 182 آیتیں ہیں۔

''صافّات'' نام رکھنے کی وجہ:

صافّات کا معنی ہے صفیں باندھنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں صفیں باندھنے والوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ صافّات'' رکھا

گیا۔

سورہ صافّات کی فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے جمعہ کے دن سورہ یٰسین اور سورہ وَالصّٰٓفّٰتِ کی تلاوت کی، پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا وہ سوال پورا کردے گا۔ (در منثور، سورۃ الصافات، ۷/۷۷)

سورہ صافّات کے مضامین:

جس طرح دیگر مکی سورتوں میں اکثر بنیادی عقائد کے بیان پر زور دیا گیا ہے اسی طرح اس سورت میں بھی توحید، وحی، نبوت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں صفیں باندھنے والوں، جھڑک کر چلانے والوں اور قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والی جماعتوں کی قسم ذکر کرکے فرمایا گیا عبادت کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے جو کہ آسمانوں، زمینوں، ان کے درمیان موجود تمام چیزوں اور تمام مَشرقوں کا رب ہے اور یہ بتایا گیا کہ آسمان کو تمام سرکش جِنّات سے محفوظ کردیا گیا ہے اور اب وہ عالَمِ بالا کے فرشتوں کی باتیں نہیں سن سکتے اور جو ان کی باتیں سننے کے لئے اوپر جائے تو اسے شِہابِ ثاقب سے مارا جاتا ہے۔

(2)...جو کفار نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے معجزات دیکھ کر مذاق اڑاتے تھے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے تھے ان کی مذمت بیان کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی کہ وہ دن عنقریب آنے والا ہے جس میں ان کافروں کا انجام انتہائی دردناک ہوگا۔

(3)...اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والوں کی جزاء میں جنت کی نعمتیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ لوگوں کو کس چیز کے لئے عمل کرنا چاہئے۔

(4)...پچھلی امتوں کے احوال بیان کئے گئے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلایا انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے رسولوں کی پیروی کی تو وہ عذاب سے محفوظ رہے۔

(5)... حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان کئے اور ان میں سے حضرت ابراہیم اور حضرت یونس عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا۔

(6)...کفار کا ایک عقیدہ یہ تھا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، ان کے اس عقیدے کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی گئی۔

سورہ یٰس کے ساتھ مناسبت:

سورہ صافّات کی اپنے سے ماقبل سورت ''یٰسٓ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ یٰس میں ہلاک کی گئی سابقہ اُمتوں کے احوال کی طرف اشارہ کیا گیا اور سورہ صافّات میں ان امتوں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ یٰس میں دنیا اور آخرت میں کافروں اور مسلمانوں کے اَحوال اِجمالی طور پر ذکر کئے گئے اور سورہ صافّات میں تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ صٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ صٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ ص، ۴/۳۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 88 آیتیں ہیں۔

''صٓ'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں حروفِ مُقطّعات میں سے ایک حرف ''صٓ'' ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اسے سورہ صٓ کہتے ہیں۔

سورہ صٓ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار سے ان کے عقائد کے بارے

بحث کے ضمن میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفار صرف تکبُّر اور عناد کی وجہ سے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مخالفت پر عمل پیرا ہیں اور انہیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا عظیم رسول تشریف لایا اور اس نے ان سب بتوں کی عبادت کو باطل قرار دے دیا جن کی وہ بڑے عرصے سے عبادت کرتے چلے آ رہے ہیں۔

(2)...اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کے دردناک انجام کو بیان کر کے کفارِ مکہ کو نصیحت کی گئی کہ اگر وہ بھی اپنی سرکشی پر قائم رہے تو انہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔

(3)...حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت ایوب عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے اور حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت اسماعیل، حضرت یَسَع اور حضرت ذُوالکِفْل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور ان واقعات کو بیان کرنے سے مقصود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دینا

ہے۔

(4)...آخر میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق اور شیطان کے انہیں سجدہ نہ کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا۔

سورہ صافّات کے ساتھ مناسبت:

سورہ صٓ کی اپنے سے ماقبل سورت "صافّات" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ صافّات میں حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت موسیٰ، حضرت ہارون، حضرت الیاس، حضرت لوط اور حضرت یونس عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات ذکر کئے گئے اور سورہ صٓ میں حضرت داؤد، حضرت سلیمان، حضرت ایوب (اور حضرت آدم عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے واقعات بیان کئے گئے اور بقیہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف اشارہ کر دیا گیا تو گویا کہ سورہ صٓ سورۂ صافّات میں بیان کئے گئے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کا تَتِمَّہ ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ ص، ص ۱۱۴)

سورہ زُمَر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ زُمَر اس آیت "قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ" اور اس

آیت ''اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ'' کے علاوہ مکیہ ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الزمر، ۴/ ۴۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

س سورت میں 8 رکوع اور 75 آیتیں ہیں۔

''زُمَر'' نام رکھنے کی وجہ:

زُمَر کا معنی ہے کئی گروہ اور کئی جماعتیں، اور اس سورت کی آیت نمبر 71 میں کفار کو گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکنے اور آیت نمبر 73 میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلائے جانے کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ زُمَر'' رکھا گیا ہے۔

سورہ زُمَر کی فضیلت:

حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (اتنے تسلسل سے) روزہ رکھتے حتّٰی کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ افطار نہیں فرمائیں گے اور کبھی روزہ نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھیں گے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورہ زُمَر کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ (مسند امام احمد، مسند السیّدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۹/ ۴۳۷، الحدیث: ۲۴۹۶۲)

سورہ زُمَر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیّت پر دلائل ذکر کئے گئے ہیں اور قرآنِ پاک کو اللہ تعالیٰ کی وحی ہونا بتایا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کرتے رہنے کا حکم دیا اور یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی مشابہت سے پاک ہے اور مشرکین کے ان شُبہات کو زائل فرمایا ہے جن کی وجہ سے وہ بتوں کو معبود اور شفاعت کرنے والا مانتے تھے اور ان کی عبادت کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ سمجھتے تھے۔

(2)...اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر زمین و آسمان کی تخلیق، رات اور دن کے آنے جانے، سورج اور چاند کے مُسَخَّر ہونے اور مختلف مراحل میں انسان کی تخلیق سے اِستدلال فرمایا گیا اور کفار کی اس عادت پر ان کی مذمت بیان کی گئی کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو بتوں کی بجائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگ جاتے ہیں اور جب انہیں آسانی ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں۔

(3)... مسلمانوں اور کفار کے مابین فرق بیان کیا گیا کہ مسلمان دنیا اور آخرت دونوں میں سعادت مند ہوں گے اور کفار دونوں جہان میں بدبخت رہیں گے اور عذاب دیکھ کر تمنا کریں کہ کاش فدیہ دے کر وہ اس عذاب سے بچ جائیں۔

(4)...قرآنِ پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی کہ جب مسلمان اس کی آیتیں سنتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے ان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ان کے دل نرم پڑجاتے ہیں جبکہ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کے دلائل سن کر کفار کے دل مزید سخت ہوجاتے ہیں۔

(5)...گناہگاروں کو تسلی دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

(6)...اس سورت کے آخر میں قیامت کے اَحوال بیان کئے گئے اور کافروں اور مسلمانوں کی جزاء بیان کی گئی۔

سورہ صٓ کے ساتھ مناسبت:

سورہ زُمَر کی اپنے سے ماقبل سورت ''صٓ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ صٓ کے آخر میں قرآنِ مجید کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ قرآن تو سارے جہان والوں کیلئے نصیحت ہی ہے اور سورہ زُمَر کی ابتداء میں قرآنِ پاک کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ کتاب کا نازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے تو گویا کہ ارشاد فرمایا: قرآن وہ کتاب ہے جو سب جہان والوں کے لئے ہے اور جسے عزت و حکمت والے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ صٓ میں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کا ذکر کیا گیا اور سورہ زُمَر میں حضرت آدم عَلَیْہِ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجۂ محترمہ حضرت حواء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کی پیدائش اور ان سے دیگر انسانوں کی پیدائش کا ذکر کیا گیا۔ (تناسق الدرر، سورۃ الزمر، ص ۱۱۴-۱۱۵)

سورہ مومن کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مومن مکی سورت ہے البتہ اس کی آیت نمبر 56 "اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ" اور آیت نمبر 57 "لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ" یہ دونوں آیتیں مدنی ہیں۔ (جلالین مع صاوی، سورۃ غافر، ۵/۱۸۱۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 9 رکوع اور 85 آیتیں ہیں۔

سورہ مؤمن کے نام اور ان کی وجہِ تَسمِیَہ:

اس سورت کے دو نام ہیں (1) مومن۔ اس کا معنی ہے ایمان لانے والا اور اس سورت کی آیت نمبر 28 میں فرعون کی قوم کے ایک مومن شخص کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ مومن" کہتے ہیں۔ (2) غافر۔ اس کا معنی ہے بخشنے والا اور اس سورت کی آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ وہ گناہ بخشنے والا ہے، اس وجہ سے اسے "سورہ غافر" کے نام سے مَوسوم کیا گیا۔

سورہ مومن کے فضائل:

(1)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے صبح اٹھ کر (سورہ مومن کی آیت نمبر 1) ''حٰمٓ'' سے لے کر (آیت نمبر 3 کے آخر) ''اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ'' تک پڑھا اور آیت الکرسی پڑھی تو ان کی برکت سے صبح سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جس نے انہیں شام میں پڑھا تو ان کی برکت سے صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ (سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، ۴/۴۰۲، الحدیث: ۲۸۸۸)

(2)... حضرت خلیل بن مُرَّہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''حوامیم (یعنی حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں) 7 ہیں اور جہنم کے دروازے بھی 7 ہیں۔ ان سورتوں میں سے ہر ایک سورت جہنم کے اُن دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر جا کر کہتی ہے ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اُس شخص کو اِس دروازے سے داخل نہ کرنا جو مجھ پر ایمان رکھتا تھا اور میری تلاوت کیا کرتا تھا۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، ۲/۴۸۵، الحدیث: ۲۴۷۹)

(3)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''حٰمٓ سے شروع ہونے والی سورتیں قرآنِ مجید کی زینت ہیں۔ (مستدرک، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ حٰمٓ المؤمن، ۳/۲۲۳، الحدیث: ۳۶۸۶)

سورہ مومن کے مضامین:

سورہ مومن چونکہ مکی سورت ہے اس لئے دیگر سورتوں کی طرح اس کا بھی مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر دلائل کے ساتھ کلام کیا گیا ہے، ان عقائد کے منکروں کو عذاب کی وعیدیں سنائی گئی ہیں اور بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں یہ اعلان کیا گیا کہ قرآنِ پاک اس رب تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو کہ عزت والا، علم والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا اور بڑے انعام عطا فرمانے والا ہے، نیز باطل کے ذریعے جھگڑنے والے کفار کی مذمت بیان کی گئی اور عرش اٹھانے والے فرشتوں کے اوصاف بتائے گئے۔

(2)...یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کفار اپنے گناہوں کا اعتراف کرلیں گے اور عذاب کی شدت کی وجہ سے جہنم سے نکالے جانے کی فریاد کریں گے اور ان کی فریاد کو رد کر دیا جائے گا، نیز اللہ تعالیٰ کے موجود اور قادر ہونے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کی ہَولْناکیوں سے خوف دلایا گیا اور اس دن کی سختیوں سے کفار کو ڈرایا گیا ہے۔

(3)...انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے سابقہ امتوں کی

ہلاکت کے بارے میں بیان کر کے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا کہ اگر وہ اپنی رَوِش سے باز نہ آئے تو ان کا انجام بھی اگلے لوگوں جیسا ہو سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون، ہامان اور قارون کا واقعہ بیان کیا گیا اور اس میں فرعون کی قوم کے ایک مومن شخص کا بطورِ خاص تذکرہ کیا گیا۔

(4)...دنیا اور آخرت میں کافروں کی رسوائی کا اعلان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی مدد کی جائے گی۔

(5)... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنی قوم کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی کہ جس طرح حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوموں کی اَذِیَّتوں پر صبر فرمایا اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی صبر فرمائیں۔

(6)... مسلمان اور کافر کی ایک مثال بیان کی گئی کہ مسلمان ایسا ہے جیسے بینا یعنی دیکھنے والا جبکہ کافر ایسا ہے جیسے اندھا اور اس کے بعد بندوں پر کی گئی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بیان کی گئیں۔

(7)...سورت کے آخر میں مشرکین کا اُخروی انجام بیان کیا گیا اور سابقہ قوموں کے دردناک انجام کو دیکھ کر عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت دی گئی۔

سورہ زُمَر کے ساتھ مناسبت:

سورہ مومن کی اپنے سے ماقبل سورت ''زُمَر'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کے اَحوال اور حشر کے میدان میں کفار کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ زُمَر کے آخر میں کافروں کی سزا اور متقی مسلمانوں کی جزاء بیان کی گئی اور سورۂ مومن کے شروع میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخشنے والا ہے تاکہ کافر کو کفر چھوڑنے اور ایمان قبول کرنے کی ترغیب ملے۔

سورہ حٰمٓ اَلسَّجدہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حٰمٓ اَلسَّجدہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ فصلت، ۴/۷۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 6 رکوع اور 54 آیتیں ہیں۔

''حٰمٓ اَلسَّجدہ'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کا ایک نام ''حٰمٓ اَلسَّجدہ'' ہے اور حٰمٓ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت کی ابتداء حٰمٓ سے ہوئی اور ''اَلسَّجْدَۃ'' کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آیت نمبر 38 آیتِ سجدہ ہے اور ''حٰمٓ اَلسَّجدہ'' کہنے کی وجہ سے یہ سورت حٰمٓ سے شروع ہونے والی دیگر سورتوں سے ممتاز ہوگئی۔ دوسرا نام ''فُصِّلَتْ'' ہے، اور یہ نام اس کی آیت نمبر 3 میں مذکور کلمہ

"فُصِّلَتْ" سے ماخوذ ہے۔

سورہ حٰمٓ السَّجدہ کی فضیلت:

حضرت خلیل بن مُرَّہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سورہ تَبٰرَکَ اور سورہ حٰمٓ اَلسَّجدہ کی تلاوت کئے بغیر نیند نہیں فرماتے تھے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ذکر الحوامیم، ۲/۴۸۵، الحدیث: ۲۴۷۹)

سورہ حٰمٓ السَّجدہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت، قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونے، مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔ نیز اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس کی ابتداء میں قرآنِ پاک کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی ہے، عربی زبان میں ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیَّت کے دلائل کو تفصیل سے بیان کرنے والی ہے، خوشخبری دینے والی اور ڈر سنانے والی ہے۔

(2)...قرآنِ پاک کے بارے میں مشرکین کا مَوقِف بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ مشرکین قرآنِ پاک میں غور و فکر کرنے سے اِعراض کرتے ہیں، نیز حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ ایک بشر ہیں اور انہیں اللہ تعالیٰ نے اس وحی کے ساتھ خاص فرمالیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت کا اعلان ہے، کافروں کی سزا اور نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی جزا کی وضاحت ہے۔

(3)...کفر کرنے پر مشرکین کا رد کیا گیا، زمین و آسمان کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت پر اِستدلال کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے ہلاک کی گئی سابقہ قوموں جیسا عذاب نازل ہونے سے کفارِ مکہ کو ڈرایا گیا۔

(4)...قیامت کے حساب کا خوف دلایا گیا اور یہ بتایا گیا کہ حشر کے دن انسان کے اَعضاء اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

(5)...اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنے والوں کو جنت کی بشارت دی گئی، قرآنِ مجید کے ہدایت اور شفاء ہونے کے بارے میں بتایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ جو نیک عمل کرے گا وہ اپنی جان کے لئے ہی کرے گا اور جو برے عمل کرے گا تو وہ خود ہی ان کی سزا پائے گا۔

(6)...اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت اور علم کے بارے میں بتایا گیا اور یہ بتایا کہ آسانی ملنے پر فخر و تکبر کرنا اور مصیبت و سختی آنے پر گریہ و زاری کرنا عمومی طور پر لوگوں کی فطرت ہے۔

سورہ مومن کے ساتھ مناسبت:

سورہ حٰمٓ السَّجدہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''مؤمن'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ مجید کا وصف بیان کیا گیا ہے اور دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی آیات کے بارے میں جھگڑنے والے مشرکین کی سرزَنش کی گئی اور انہیں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

سورہ شُوریٰ کا تعارف

مقامِ نزول:

جمہور مفسرین کے نزدیک سورہ شوریٰ مکیہ ہے اور حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ایک قول یہ مروی ہے کہ اس سورت کی چار آیتیں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئیں ،اُن میں سے پہلی آیت ''قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا'' ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الشوری، ۴/۹۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 5 رکوع اور 53 آیتیں ہیں۔

''شوریٰ'' نام رکھنے کی وجہ:

شوریٰ کا معنی ہے مشورہ، اور یہ لفظ اس سورت کی آیت نمبر 38 میں موجود ہے

جس میں مسلمانوں کا یہ وصف بیان کیا گیا کہ ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔اس مناسبت سے اس کا نام ”سورہ شوریٰ“ رکھا گیا ہے۔

سورہ شوریٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر ایمان لانے، رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت درست ہونے،لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزاء ملنے کی تصدیق کرنے اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔نیز اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...اس کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جس طرح لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اَنبیاء و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی اسی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف بھی وحی فرمائی۔

(2)...یہ بیان کیا گیا کہ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کی عظمت و شان یہ ہے کہ اس کی کبریائی کی ہَیبت سے آسمان جیسی عظیم مخلوق پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہے۔فرشتے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں اور مشرکین کے تمام اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ تمام نبیوں کو ایک ہی حکم دیا گیا اور وہ یہ کہ وہ دین کو صحیح طریقے

سے قائم کریں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین پر جس طرح عمل کرنے کا فرمایا گیا ہے، بغیر کسی کمی بیشی کے اسی طرح عمل کریں۔

(4)... نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی صداقت ظاہر ہونے کے باوجود ان کی نبوت و رسالت کا انکار کرنے والے کافروں کا رد کیا گیا اور انہیں اس قیامت کے قریب ہونے سے ڈرایا گیا جس کے جلد واقع ہونے کا مشرکین مطالبہ کرتے ہیں اور اہلِ ایمان اس سے خوفزدہ ہوتے ہیں، نیز قیامت کے دن کے ہَولْناک عذابات ذکر کئے گئے تاکہ کفار کے دلوں میں ڈر پیدا ہو اور جنتی نعمتوں کے اوصاف بیان کئے گئے تاکہ نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کو عظیم ثواب کی بشارت ملے۔

(5)... یہ بتایا گیا کہ رزق اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے اور وہ حکمت و مَصلحت کے مطابق اپنی مخلوق کو عطا کرتا ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ جو صرف دنیا کے لئے عمل کرتا ہے وہ آخرت کی خیر سے محروم رہے گا اور جس نے آخرت کے لئے عمل کئے تو وہ دونوں جہاں کی بھلائیاں پائے گا۔

(6)... زمین و آسمان اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کی تخلیق، ان دونوں میں ہر طرح کا تَصَرُّف کرنے پر قدرت اور سمندروں میں کشتیوں کو چلانے کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت پر اِستدلال کیا گیا اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کی صَنعت کے عظیم شاہکار ہیں۔

(7)...یہ بتایا گیا کہ دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو آخرت کے لئے عمل کریں، بے حیائی کے کاموں سے بچیں، بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود معاف کر دیں، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی پیروی کریں، علم اور معرفت رکھنے والوں سے مشورہ کریں، ظلم اور سرکشی کرنے والوں کو سزا دیں اور مصیبت آنے پر صبر کریں وغیرہ۔

(8)...جہنم کی ہَولناکیاں، اہلِ جہنم کا نقصان میں ہونا، عذاب دیکھ کر دنیا کی طرف لوٹ جانے کی تمنا کرنا وغیرہ چیزیں بیان کی گئیں تاکہ سب لوگ اچانک آجانے والی قیامت سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی شریعت کی پیروی کرنے لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ کی دعوت کو قبول کرلیں۔

(9)...اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنی مَشِیَّت کے مطابق اولاد عطا کر دے اور جسے چاہے نہ عطا کرے، نیز وحی کی اَقسام اور قرآنِ پاک کی عظمت و شان بیان کی گئی کہ یہ آخری آسمانی کتاب ہے۔

سورہ حٰمٓ السَّجدہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ شوریٰ کی اپنے سے ماقبل سورت ”حٰمٓ السَّجدہ“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں کفار کے عقائد کے بارے میں بحث کی گئی ہے اور انہیں عذاب کی وعید سنائی گئی ہے نیز دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیّت پر زمینی اور

آسمانی دلائل بیان کئے گئے ہیں ۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں تک پہنچانے والے دینِ حق یعنی اسلام پر اِستقامت کے ساتھ قائم رہنے کی ترغیب دی گئی اور کفار کو جہنم کے ہَولْناک عذابات تک پہنچانے والے عمل یعنی دینِ حق سے اِنحراف کرنے پر ڈرایا گیا ہے۔

سورہ زُخْرُف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ زُخْرُف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الزخرف، ۴/۱۰۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 7 رکوع اور 89 آیتیں ہیں۔

''زُخْرُف'' نام رکھنے کی وجہ:

زُخْرُف کا معنی ہے ''سونا'' نیز کسی چیز کے حسن کا کمال بھی زُخْرُف کہلاتا ہے، اور اس سورت کی آیت نمبر 35 میں کلمہ ''وَزُخْرُفًا'' مذکور ہے، اس کی مناسبت سے اس سورت کا نام ''سورہ زُخْرُف'' رکھا گیا ہے۔

سورہ زُخْرُف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت پر ایمان

لانے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اللہ تعالیٰ کا رسول ہونے، قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے، قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے پر کلام کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید عربی زبان میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسے عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اَوّلین مُخاطَب یعنی عرب والے اس کے معانی اور اَحکام کو سمجھ سکیں۔

(2)... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دی اور کفارِ مکہ کو ڈرایا کہ اگر یہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا انجام بھی سابقہ لوگوں جیسا ہو سکتا ہے۔

(3)...اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرنے والی چند چیزیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ کفار کی جہالت اور بیوقوفی کا یہ حال ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا خالق ماننے کے باوجود بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

(4)...کفارِ مکہ فرشتوں کی عبادت کرتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے اس پر ان کا شدید رد کیا گیا اور بیٹیوں کے معاملے میں ان کا اپنا حال بیان کیا گیا کہ

جب ان میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کے بارے میں بتایا جائے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غم و غصے میں بھرا رہتا ہے اور یہ بتایا گیا کہ فرشتوں کی عبادت کرنے کے معاملے میں ان کے پاس کوئی عقلی اور نقلی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ صرف اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ایسا کر رہے ہیں اور یہی حال ان سے پہلے کفار کا تھا کہ ان کے پاس بھی اپنے باپ دادا کی اندھی پیروی کے علاوہ شرک کی کوئی اور دلیل نہ تھی۔

(5)... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کے واقعات بیان فرمائے تاکہ کفارِ مکہ ان قوموں کے اعمال کے نتائج سن کر عبرت اور نصیحت حاصل کریں اور اس کے ساتھ ساتھ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر وحی نازل ہونے کے بارے میں کفار کے اعتراضات کا جواب دیا گیا۔

(6)... یہ بیان کیا گیا کہ دنیا کے ساز و سامان اور زیب و زینت کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی قدر نہیں اور آخرت کی نعمتیں پرہیزگاروں کے لئے ہیں۔

(7)... یہ بتایا گیا کہ جو قرآن کی ہدایتوں سے منہ پھیرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے بے خوف ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتا ہے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہتا ہے، اسے نیک کاموں سے روکتا اور حرام کاموں میں مبتلا کرتا ہے اور وہ شخص گمراہ ہونے کے باوجود یہ سمجھتا رہتا ہے کہ وہ ہدایت یافتہ ہے، نیز

آخرت میں بھی وہ شیطان اس کا ساتھی ہو گا اور اس وقت وہ شخص شیطان کے ساتھ پر حسرت وافسوس کا اظہار کرے گا لیکن اس کا اسے کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

(8)...کفارِ مکہ کے ایمان قبول نہ کرنے پر حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی اور بتایا گیا کہ یہ لوگ دل کے بہرے اور اندھے ہیں جس کی وجہ سے یہ ایمان نہیں لائیں گے، اس لئے آپ کفار کی سرکشی پر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ قرآنِ پاک کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور اس کے احکامات پر عمل کرتے رہیں۔

(9)...یہ بتایا گیا کہ مُتّقی مسلمانوں کے علاوہ دیگر لوگ قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور فرمانبردار مسلمان اس دن بے خوف ہوں گے اور انہیں نیک اعمال کے صدقے میں جنت کی عظیم الشّان نعمتیں ملیں گی جبکہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم کے عذاب میں رہیں گے اور جہنم میں ان کا چیخنا چِلّانا اور فریادیں کرنا انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا۔

(10)...اس سورت کے آخر میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف دارُ النَّدْوَہ میں تیار کی گئی کفارِ مکہ کی سازش کا ذکر کیا گیا۔

سورہ شوریٰ کے ساتھ مناسبت:

سورہ زُخْرُف کی اپنے سے ماقبل سورت ''شوریٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ شوریٰ کی ابتداء اور آخر میں قرآنِ پاک کا وصف بیان کیا گیا اور سورہ زُخْرُف کی

ابتداء بھی قرآنِ مجید کے وصف کے بیان سے ہوئی۔

سورہ دُخان کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ دُخان مکۂ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الدخان، ۴/۱۱۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 3 رکوع اور 59 آیتیں ہیں۔

"دخان" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں دھوئیں کو" دُخان " کہتے ہیں ، اور اس سورت کی آیت نمبر 10 میں دھوئیں کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس سورت کو سورہ دُخان کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

سورہ دُخان کے فضائل:

(1)... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جس نے رات کے وقت سورہ حٰمٓ دُخان کی تلاوت کی تو وہ اس حال میں صبح کرے گا کہ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے استغفار کر رہے ہوں گے۔" (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، ۴/۴۰۶، الحدیث: ۲۸۹۷)

(2)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جس نے جمعہ کی رات میں سورہ حٰمٓ دُخان پڑھی اسے بخش دیا جائے گا۔“ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، ۴/۴۰۷، الحدیث: ۲۸۹۸)

(3)... حضرت ابوامامہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جس نے جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن میں سورہ حٰمٓ دُخان پڑھی تو اللہ تعالٰی اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔“ (معجم الکبیر، صدی بن العجلان ابوامامۃ الباہلی۔۔۔ الخ، فضال بن جبیر عن ابی امامۃ، ۸/۲۶۴، الحدیث: ۸۰۲۶)

سورہ دُخان کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون توحید و رسالت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء ملنے کا بیان ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے اور اس رات میں اللہ تعالٰی کے حکم سے تمام اہم کام فرشتوں کے درمیان تقسیم کر دیئے جاتے ہیں اور یہ بتایا گیا کہ کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے بارے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں اور جس دن انہیں عذاب دیا جائے گا تو اس دن وہ عذاب دور کئے جانے کی فریاد کریں گے اور ایمان قبول کرنے کا اقرار کریں گے اور ان کا حال یہ ہے کہ اگر ان سے عذاب دور کر دیا جائے تو بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ یہ نبی

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے واضح معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے تو اب کہاں لائیں گے اور یہی حال ان سے پہلے کفار کا تھا کہ وہ بھی روشن نشانیاں دیکھنے کے باوجود اپنے کفر پر قائم رہے، اور اس کی مثال کے طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا، فرعون اور اس کی قوم کا دردناک انجام بتایا گیا تاکہ کفارِ مکہ اس سے عبرت حاصل کریں۔

(2)... کفارِ مکہ نے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کیا تو تُبَّع نامی بادشاہ کی قوم اور ان سے پہلی قوموں جیسے عاد اور ثمود کا انجام بیان کرکے ان کا رد کیا گیا۔

(3)... کفارِ مکہ کے سامنے قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی گئیں اور اس دن ہونے والے حساب اور ملنے والے عذاب اور جہنمی کھانے زقوم کے بارے میں بتایا گیا اور سورت کے آخر میں نیک لوگوں کا ٹھکانہ اور برے لوگوں کا ٹھکانہ بتایا گیا تاکہ نیک لوگ خوش ہو جائیں اور برے لوگ دردناک عذاب سے ڈر جائیں اور اپنے برے افعال سے باز آجائیں۔

سورہ زُخْرُف کے ساتھ مناسبت:

سورہ دُخان کی اپنے سے ماقبل سورت ''زُخْرُف'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں قرآنِ مجید کی عظمت و شان بیان ہوئی ہے اور دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ زُخْرُف کے آخر میں اس دن کا ذکر کیا گیا جس میں

کفارِ مکہ کو عذاب دیئے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے اور سورہ دُخان میں اس دن کا وصف بیان ہوا ہے کہ اس دن آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا۔

سورہ جاثیہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ جاثیہ اس آیت "قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا" کے علاوہ مکیہ ہے۔(جلالین، سورۃ الجاثیۃ، ص ۴۱۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 37 آیتیں ہیں۔

"جاثیہ" نام رکھنے کی وجہ:

جاثیہ کا معنی ہے زانو کے بل گرا ہوا، اور اس سورت کی آیت نمبر 28 میں بیان کیا گیا کہ قیامت کی ہولناکیوں کی شدت سے ہر امت زانو کے بل گری ہوگی، اس مناسبت سے اس کا نام سورہ جاثیہ رکھا گیا۔

سورہ جاثیہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے، حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کی تصدیق کرنے، قرآنِ مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام

تسلیم کرنے ،مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء و سزا ملنے کا اعتراف کرنے کی دعوت دی گئی ہے،اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ آسمانوں اور زمینوں میں ،انسانوں کی تخلیق اور جانوروں میں ، رات اور دن کی تبدیلیوں میں ،آسمان سے بارش نازل کرکے بنجر زمین کو سرسبز و شاداب کرنے میں اور ہواؤں کی گردش میں اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانیت کی نشانیاں موجود ہیں تو ان نشانیوں کو جھٹلا کر مشرکین کونسی بات پر ایمان لائیں گے۔

(2)...قرآنِ مجید کی آیتیں سن کر ایمان لانے سے تکبر کرنے والے، اپنے کفر پر قائم رہنے والے اور قرآنِ مجید کی آیتوں کا مذاق اڑانے والے اور اس کی ہدایت کو نہ ماننے والے کو جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنائی گئی۔

(3)... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنے کی دعوت دی گئی ، مسلمانوں کی اخلاقی تربیت فرمائی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جو نیک کام کرتا ہے تو اس کا فائدہ اسی کی ذات کو ہوگا اور جو برے کام کرتا ہے تو ان کاموں کا وبال بھی اسی پر ہے۔

(4)...بنی اسرائیل کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ تورات میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دین، حلال و حرام کے بیان اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے معاملے کی روشن دلیلیں دیں لیکن انہوں نے سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کی جلوہ افروزی کے بعد اپنے منصب اور ریاست ختم ہوجانے کے اندیشے کی وجہ سے آپ کے ساتھ حسد کیا اور دشمنی مول لی اور علم کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں اختلاف کیا۔

(5)...برے کام کرنے والوں کو بتایا گیا کہ وہ اچھے کام کرنے والوں جیسے نہیں اور ان کی زندگی اور موت برابر نہیں ہے، نیز کفار کے احوال اور ان کے گروہوں کے برے افعال بیان فرمائے گئے اور مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے۔

(6)...اس سورت کے آخر میں قیامت کے دن کی ہولناکیاں بیان کی گئیں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں اور کفار کے انجام کے بارے میں بتایا گیا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی بیان کی گئی۔

سورہ دخان کے ساتھ مناسبت:

سورہ جاثیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''دخان'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورۂ دخان کے آخر میں قرآنِ پاک کا تعارف بیان کیا گیا اور سورہ جاثیہ کی ابتداء میں بھی قرآنِ مجید کا تعارف بیان ہوا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں کائنات کی تخلیق سے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیت پر استدلال کیا گیا ہے۔

سورہ اَحقاف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ اَحقاف مکیہ ہے، البتہ بعض مفسرین کے نزدیک اس کی چند آیتیں مدنی ہیں اور وہ "قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ" اور "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ" اور "وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ" سے لے کر "اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ" تک تین آیتیں ہیں۔ (جلالین مع جمل، سورۃ الاحقاف، ۷/۱۵۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 35 آیتیں ہیں۔

"اَحقاف" نام رکھنے کی وجہ:

اَحقاف یمن کی اس سرزمین کا نام ہے جہاں قومِ عاد آباد تھی، اور اس سورت کی آیت نمبر 21 سے سرزمینِ اَحقاف میں رہنے والی اس قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہِ اَحقاف" رکھا گیا۔

سورہِ اَحقاف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، رسالت، وحی، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اعمال کی جزاء ملنے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس

سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور قیامت سے متعلق دلائل دیئے گئے ،بتوں کی پوجا کرنے والے مشرکین کی مذمت بیان کی گئی ،قرآنِ مجید اور رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں کفار کے شُبہات کا جواب دیا گیا۔

(2)...اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کو ماننے والے ، اس کے دین پر ثابت قدم رہنے والے ،والدین کی اطاعت کرنے والے اور ان کے ساتھ بھلائی کرنے والے کی جزاء بیان کی گئی کہ یہ جنّتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے ،مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کی سزا بیان کی گئی کہ یہ جہنمی ہے۔

(3)... حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم عاد کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس قوم کے لوگ اپنی طاقت و قوت کی وجہ سے سرکَش ہو گئے اور بتوں کی پوجا کرنے پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ نے آندھی کے عذاب کے ذریعے انہیں نیست نابُود کر دیا اور اس واقعے کو بیان کرنے سے مقصود کفارِ مکہ کو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تکذیب کرنے سے ڈرانا ہے کہ اگر وہ اپنی اسی ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو ان کا انجام بھی قومِ عاد جیسا ہو سکتا ہے۔

(4)...قرآنِ پاک کی آیات سن کر ایمان قبول کرنے والی جنوں کی ایک جماعت کا

ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ جو ان پر ایمان نہیں لائے گا وہ کھلی گمراہی میں ہے۔

(5)...اس سورت کے آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دلیل دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کفار بہر صورت جہنم کا عذاب پائیں گے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تلقین کی کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا اور ان کافروں کے لیے عذاب طلب کرنے میں جلدی نہ کرو۔

سورہ جاثیہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ اَحقاف کی اپنے سے ماقبل سورت ''جاثیہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قرآنِ مجید کا تعارف بیان کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ جاثیہ کے آخر میں شرک کرنے پر مشرکین کی سرزَنش کی گئی اور سورہ اَحقاف کی ابتداء میں بھی شرک کرنے پر ان کی سرزَنش کی گئی ہے۔

سورہ محمد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ محمد مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 38 آیتیں ہیں۔

''محمد'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی دوسری آیت میں نبی کریم ﷺ کا اسمِ گرامی ''محمد'' ذکر کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ محمد'' کہتے ہیں، نیز اس سورت کا ایک نام ''سورہ قتال'' بھی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں کفار کے ساتھ جہاد کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ محمد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے احکام اور جہاد کرنے کا ثواب بیان کیا گیا ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بیان کیا گیا کہ جو کافر دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال برباد کردیئے جبکہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضورِ اقدس ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ مجید پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں مٹادیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کافروں نے باطل کی پیروی کی اور مسلمانوں نے حق کی پیروی کی۔

(2)...کفار کے ساتھ جنگ کے دوران انہیں قتل کرنے اور کافر قیدیوں کے بارے میں حکم دیا گیا، جنگ کے دوران شہید ہونے والے مجاہدوں کا ثواب بیان کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ جہاد کرنے میں مسلمانوں کی مدد کرنے کی بشارت دی۔

(3)...کافروں کی رسوائی کی وجہ بیان کی گئی کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کو ناپسند کرتے ہیں اس لئے رسوا ہوئے ہیں۔

(4)...کفارِ مکہ کے سامنے سابقہ لوگوں کا انجام بیان کرکے انہیں بتایا گیا کہ ان کا انجام بھی انہی جیسا ہوسکتا ہے۔

(5)...پرہیز گار مسلمانوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کے اوصاف بیان کئے گئے۔

(6)...منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور انہیں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان کے چھپے ہوئے بغض اور کینے کو ظاہر فرمادے گا۔

(7)...اس سورت کے آخر میں دنیوی زندگی کی حقیقت اور بخل کرنے کی مذمت بیان کی گئی۔

سورہ احقاف کے ساتھ مناسبت:

سورہ محمد کی اپنے سے ماقبل سورت ''احقاف'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ احقاف کی آخری آیت کے اس حصے ''فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ'' کا سورہ

محمد کی پہلی آیت کے ساتھ ایسا مضبوط ربط ہے کہ ان دونوں آیتوں کی تلاوت کے دوران اگر بِسْمِ اللہ نہ پڑھی جائے تو ایسے لگے گا جیسے یہ ایک ہی آیت ہے۔(تناسق الدّرر، سورۃ القتال، ص۱۱۷)

سورہ فتح کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ فتح مدینۂ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 4 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

"فتح" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورتِ مبارکہ کی پہلی آیت میں حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو روشن فتح کی بشارت دی گئی، اس مناسبت سے اس سورۂ مبارکہ کا نام "سورہ فتح" ہے۔

سورہ فتح کی فضیلت:

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پیاری

ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے، پھر آپ نے (اس سورت کی) یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا'' ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا۔ (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الفتح، ۳/۴۰۶، الحدیث: ۵۰۱۲)

سورہ فتح کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں صلحِ حدیبیہ کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ صلح مکۂ مکرمہ کی فتح کا پیش خیمہ ہے اور اب مسلمانوں کو کفار پر مکمل غلبہ حاصل ہونے کا وقت قریب ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ اس مہم سے مسلمانوں کو عظیم کامیابی اور جنت حاصل ہوگی اور یہ مہم ان منافقوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی لعنت کا سبب بنی جنہوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں یہ بدگمانی کی کہ وہ مسلمانوں کو موت کے منہ میں لے جارہے ہیں اور اب ان میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر واپس نہیں آئے گا۔

(2)... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف بیان کئے گئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حاضر و ناظر، خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ پر

اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لائیں اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کریں۔

(3)... منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ جو مسلمان اندھے ، لنگڑے اور بیمار ہیں وہ اپنے اس عذر کی وجہ سے جہاد میں شامل نہ ہو سکیں تو ان پر کوئی حرج نہیں ، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا فرمادے گا۔

(4)... حدیبیہ کے مقام پر بیعت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی اور مسلمانوں سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرمایا گیا۔

(5)... حدیبیہ کے مقام پر کفارِ مکہ سے جنگ کی بجائے صلح ہونے میں مسلمانوں پر جو اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا وہ بیان کیا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خواب کی تصدیق اور اس کی تعبیر میں تاخیر کی حکمت بیان کی گئی۔

(6)... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا گیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے سب دینوں پر غالب کردے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام آپس میں نرم دل جبکہ کافروں پر سخت ہیں ، نیز نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں سے مغفرت اور عظیم ثواب کا وعدہ فرمایا گیا۔

سورہ محمد کے ساتھ مناسبت:

سورہ فتح کی اپنے سے ماقبل سورت ”سورہ محمد“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ

سورہ محمد میں جہاد کی کیفیت بتائی گئی کہ جب کفار سے معرکہ آرائی ہو تو انہیں قتل کیا جائے اور جو قتل ہونے سے بچ جائیں انہیں قید کر لیا جائے اور سورہ فتح میں اس کیفیت کا نتیجہ اور ثمرہ بیان کیا گیا کہ اس طرح کرنے سے مدد اور فتح حاصل ہو گی ۔دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مسلمانوں، مشرکوں اور منافقوں کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

سورہ حجرات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حجرات مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الحجرات، ۴/۱۶۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 18 آیتیں ہیں۔

"حجرات" نام رکھنے کی وجہ:

حجرات کا معنی "حجرے اور کمرے" ہیں ،اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں حجرات کا لفظ ہے اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورۃُ الحُجرات" ہے۔

سورہ حجرات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس سورت میں متعدّد اُمور میں مسلمانوں

کی تربیت فرمائی گئی ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ کے خصوصی آداب بیان کئے گئے ہیں اور جو لوگ سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں انہیں بخشش اور بڑے ثواب کی بشارت دی گئی۔

(2)...مسلمانوں کو معاشرتی آداب بتائے گئے اور ان کی اَخلاقی تربیت کی گئی کہ تحقیق کئے بغیر کوئی خبر قبول نہ کریں، کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی نہ کریں، کسی کی غیبت نہ کریں، کسی کا نام نہ بگاڑیں اور کسی کا مذاق نہ اُڑائیں۔

(3)...یہ حکم دیا گیا کہ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دی جائے اور اگر وہ صلح نہ کریں تو ان میں سے جو گروہ باطل پر ہو تو اس کے ساتھ جنگ کی جائے یہاں تک کہ وہ راہِ راست پر گامزن ہو جائے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں اپنے ایمان کا احسان جتانے والوں کی سرزَنش کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کسی کا اسلام قبول کرنا اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کوئی احسان نہیں ہے نیز حقیقی مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لائے پھر وہ دین کے کسی کام میں شک نہ کرے اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔

سورہ فتح کے ساتھ مناسبت:

سورہ حجرات کی اپنے سے ماقبل سورت ”فتح“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ فتح میں کفار کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں بیان ہوا اور سورہ حجرات میں باغیوں کے ساتھ جہاد کرنے کے بارے میں بیان ہوا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

سورہ قٓ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قٓ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ ق، ۴/۱۷۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 45 آیتیں ہیں۔

”قٓ“ نام رکھنے کی وجہ:

قٓ حروفِ مُقَطَّعات میں سے ایک حرف ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ حرف موجود ہے، اس مناسبت سے اسے سورہ قٓ کہتے ہیں۔

سورہ قٓ سے متعلق اَحادیث:

(1)... حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ابو واقد لیثی رَضِیَ

اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عیدَین کی نماز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے عرض کی: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عید کی نماز میں "قٓ-وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ" اور "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ" پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب صلاۃ العیدین، باب ما یقرأ فی صلاۃ العیدین، ص۴۴۱، الحدیث: ۱۴(۸۹۱))

(2)... حضرت اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے "قٓ-وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ" نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زبانِ اَقدس سے سن کر ہی یاد کیا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر جمعہ کے دن منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ سورت پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم، کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ، ص۴۳۲، الحدیث: ۵۲(۸۷۳))

سورہ قٓ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا ثبوت پیش کیا گیا اور اسلام کے اس بنیادی عقیدے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)... اس سورت کی ابتداء میں آسمانوں کی ستونوں کے بغیر تخلیق، ان میں ستاروں کو سجائے جانے، آسمانوں میں شگاف نہ ہونے، زمین کو پانی پر پھیلانے، اس میں بڑے بڑے پہاڑوں کو نَصب کرنے، خوبصورت پودے اُگانے، آسمان کی طرف سے بارش کا پانی نازل کرکے زمین میں درخت اور اناج اُگانے اور ان کے فوائد بیان کر

کے مُردوں کو زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

(2)...سابقہ امتوں جیسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، اصحابِ رَس، ثمود، عاد، فرعون، حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، اصحابِ اَیکہ، حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم اور قومِ تُبَّع کے بارے میں بتایا گیا کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلایا تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا لہٰذا کفارِ مکہ کو بھی ڈر جانا چاہئے کہ ان جیسے عمل کر کے کہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ ہر انسان کے دائیں بائیں ایک ایک فرشتہ بیٹھا ہوا ہے جو کہ انسان کا ہر قول اور عمل لکھ رہے ہیں۔

(4)...موت کی سختیاں، حشر اور حساب کی ہَولْناکیاں بیان کی گئیں۔

(5)...مُتَّقی لوگوں کا وصف اور ان کی جزاء بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کی ہلاکت سے عبرت اور نصیحت وہ حاصل کرتا ہے جو حق قبول کرنے والا دل رکھتا ہو یا کان لگا کر اور دل سے حاضر ہو کر قرآن کی نصیحتیں سنتا ہو۔

سورہ ذارِیات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ ذارِیات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الذّاریات، ۴/۱۸۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 60 آیتیں ہیں۔

''ذارِیات'' نام رکھنے کی وجہ:

ذارِیات کا معنی ہے خاک بکھیر کر اُڑا دینے والی ہوائیں ،اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ہواؤں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ ذارِیات'' رکھا گیا۔

سورہ ذارِیات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے توحید، نبوت ،اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے اور اس کے مخالف چیزوں جیسے شرک، نبوت کی تکذیب اور حشر و نشر کے انکار کی نفی کی گئی ہے، اور اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں کفارِ مکہ کے اَحوال بیان کئے گئے کہ وہ

قرآنِ مجید، آخرت اور جہنم کے شدید عذاب کو جھٹلاتے ہیں اسی طرح مُتّقی مسلمانوں کے اَحوال اور ان کے لئے تیار کی گئی جنت کی نعمتیں بیان کی گئیں تاکہ عقلمند انسان ان دونوں میں فرق سمجھ سکے اور اسے عبرت و نصیحت حاصل ہو۔

(2)...کفارِ مکہ کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو تسلی دینے کے لئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی امتوں کے واقعات بیان کئے گئے۔

(3)...اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیَّت کے دلائل ذکر فرمائے اور کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے، اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی تکذیب کرنے سے منع فرمایا اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ منکرین سے منہ پھیر لیں اور مُتّقی لوگوں کو نصیحت کریں۔

(4)...اس سورت کے آخر میں جِنّات اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد بیان کیا گیا کہ انہیں پیدا کرنے سے مقصود یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اخلاص کے ساتھ صرف اسی کی عبادت کریں اور یہ بتایا گیا کہ تمام مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، نیز کفار و مشرکین سے قیامت کے دن شدید عذاب کا وعدہ کیا گیا اور انہیں دنیا میں سابقہ امتوں جیسا عذاب نازل ہونے سے ڈرایا گیا ہے۔

سورۂ قٓ کے ساتھ مناسبت:

سورہ ذارِیات کی اپنے سے ماقبل سورت ''قٓ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قٓ کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اعمال کی جزاء وسزا ملنے کا ذکر کیا گیا اور سورہ ذارِیات کی ابتداء میں قسموں کے ساتھ فرمایا گیا کہ لوگوں سے جو وعدہ کیا گیا ہے یہ سچا ہے اور اعمال کی جزاء یا سزا ضرور ملے گی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قٓ میں جن انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اِجمالی طور پر ذکر ہوا ان کا سورہ ذارِیات میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

سورہ طور کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ طور مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الطور، ۴/۱۸۶)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس میں 2 رکوع اور 49 آیتیں ہیں۔

''طور'' نام رکھنے کی وجہ:

طور ایک پہاڑ کا نام ہے، اور اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اس پہاڑ کی قَسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ طور'' رکھا گیا۔

سورہ طور سے متعلق دو اَحادیث:

(1)...اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنی بیماری کی شکایت کی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم سوار ہوکر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو، چنانچہ میں نے طواف کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بَیتُ اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (نماز میں) سورہ طور کی تلاوت فرمائی۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الطور، ۱-باب، ۳/۳۳۵، الحدیث: ۴۸۵۳)

(2)... حضرت جبیر بن مطعم رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے مغرب کی نماز میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سورہ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان آیات پر پہنچے: ”اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ- بَلْ لَّا یُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜیْطِرُوْنَ“

ترجمۂ کنزُالعِرفان: کیا وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کردیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں؟ یا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں کرتے۔ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں۔“

تو (انہیں سن کر) مجھے لگا کہ میرا دل (سینے سے نکل کر) اُڑ جائے گا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الطور، ۱-باب، ۳/۳۳۶، الحدیث: ۴۸۵۴)

سورہ طور کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کے بڑے پُرجلال انداز میں جوابات دیئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے 5 چیزوں کی قَسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا کہ کفار کو جس عذاب کی وعید سنائی گئی ہے وہ قیامت کے دن ان پر ضرور واقع ہو گا۔

(2)...آخرت کی ہَولناکیوں اور شدّتوں کا ذکر کیا گیا اور قیامت کے دن کفار کے برے انجام اور پرہیز گاروں کو ملنے والی نعمتوں اور ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد کرنے کا بیان فرمایا گیا۔

(3)...اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو رسالت کی تبلیغ جاری رکھنے اور کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈراتے رہنے کا حکم دیا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی معبودِیَّت اور وحدانیَّت پر قطعی دلیلیں قائم فرمائیں اسی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت اور صداقت کو قطعی دلیلوں سے ثابت فرمایا۔

(4)...اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی اور کفار کی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے اور انہیں ان کے حال پر چھوڑ دینے اور تمام اَوقات میں اپنے رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

سورہ ذارِیات کے ساتھ مناسبت:

سورہ طور کی اپنے سے ماقبل سورت ''ذارِیات'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں قیامت کے دن مُتّقی مسلمانوں کا حال بیان کیا گیا اور دونوں سورتوں کے آخر میں کفار کا حال بیان کیا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار سے اِعراض کرنے اور مسلمانوں کو نصیحت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ نَجم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نجم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ النجم، ۴/۱۹۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 62 آیتیں ہیں۔

''نَجم'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں ستارے کو نَجم کہتے ہیں نیز یہ ایک مخصوص ستارے کا نام بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی آیت میں ''نَجْم'' کی قسم ارشاد فرمائی اسی مناسبت سے اس کا نام ''سورہ نجم'' رکھا گیا۔

سورہ نَجم کے فضائل:

(1)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سجدہ والی سورتوں میں سب سے پہلے ”سورہ نجم“ نازل ہوئی، اس کی تلاوت کرکے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سجدہ کیا اور جتنے لوگ بھی آپ کے پیچھے تھے (مسلمان یا کافر) ان میں سے ایک کے علاوہ سب نے سجدہ کیا، میں نے اس (سجدہ نہ کرنے والے) کو دیکھا کہ اس نے اپنے ہاتھ میں مٹی لے کر اس پر سجدہ کرلیا اور اس (دن) کے بعد میں نے اسے دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا پڑا تھا اور وہ امیہ بن خلف تھا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ النجم، باب فاسجدوا للہ واعبدوا، ۳/۳۳۸، الحدیث: ۴۸۶۳)

(2)... علامہ محمود آلوسی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ علامہ احمد بن موسیٰ المعروف ابن مَرْدَوَیہ رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ”سورہ نجم، یہ وہ پہلی سورت ہے جس کا رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اعلان فرمایا اور حرم شریف میں مشرکین کے سامنے پڑھی۔ (روح المعانی، سورۃ والنجم، ۱۴/۶۳)

سورہ نَجم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت اور قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے بارے میں

بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان بیان فرمائی۔

(2)...واقعۂ معراج کا کچھ حصہ بیان کیا گیا اور معراج کو جھٹلانے والے مشرکین کا رد فرمایا گیا۔

(3)... ان بتوں کا ذکر کیا گیا جن کی مشرکین پوجا کرتے تھے اور ان کے معبود ہونے کو اور ان کی شفاعت سے متعلق کفار کے نظریّے کا رد کیا گیا، نیز جو کفار فرشتوں کے نام عورتوں جیسے رکھتے تھے ان کا رد اور کفار کے علم کی حد بیان فرمائی گئی۔

(4)...کبیرہ گناہوں سے بچنے والوں کی جزاء بیان کی گئی اور ریا کاری کی مذمت فرمائی گئی۔

(5)...اسلام قبول کر کے اس سے مُنْحَرِف ہونے والے ایک کافر کی مذمت فرمائی گئی اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وہ مضمون بیان فرمایا جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کتاب اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں ذکر فرمایا گیا تھا کہ کوئی دوسرے کے گناہ پر پکڑا نہیں جائے گا اور آدمی اپنی ہی نیکیوں سے فائدہ پاتا ہے۔

(6)...قیامت کے دن اعمال دیکھے جانے اور ان کے مطابق جزا ملنے کا ذکر کیا گیا

اور یہ بیان فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی زندگی اور موت دیتا ہے اور وہی مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کرے گا۔

(7)...اس سورت کے آخر میں قومِ عاد، قومِ ثمود، حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم اور حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر آنے والے عذابات کا ذکر کیا گیا تاکہ ان کا انجام سن کر کفارِ مکہ عبرت حاصل کریں اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلانے سے باز آجائیں۔

سورہ طور کے ساتھ مناسبت:

سورہ نجم کی اپنے سے ماقبل سورت ''طور'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ طور کے آخر میں ستاروں کا ذکر ہوا اور سورہ نجم کی ابتداء میں بھی ستارے کا ذکر ہوا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ طور میں کفار کا یہ اعتراض ذکر کیا گیا کہ قرآنِ مجید نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی طرف سے بنالیا ہے، اور سورہ نجم کی ابتداء میں کفار کے اس اعتراض کا رد کیا گیا ہے۔

سورہ قمر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قمر اس آیت ''سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ'' کے علاوہ مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ القمر، ۴/

۲۰۱، جلالین، سورۃ القمر، ص ۴۴۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 55 آیتیں ہیں۔

''قَمَر'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں چاند کو قمر کہتے ہیں۔ اِس سورت کی پہلی آیت میں چاند کے پھٹ جانے کا بیان کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ قمر'' رکھا گیا ہے۔

سورہ قمر کے فضائل:

(1)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''سورہ اِقْتَرَبَ کی تلاوت کرنے والے (کا چہرہ قیامت کے دن روشن ہو گا کہ اس سورت) کو تورات میں ''مُبَیِّضَہ'' یعنی روشن کرنے والی پکارا جاتا ہے کیونکہ یہ اپنی تلاوت کرنے والے کا چہرہ اس دن روشن کرے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۹۰، الحدیث: ۲۴۹۵)

(2)... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے رات میں سورہ سجدہ، سورہ قمر اور سورہ ملک کی تلاوت کی تو یہ سورتیں، شیطان اور شرک سے اس کی حفاظت کریں گی اور قیامت کے

دن اللہ تعالیٰ اسے درجات میں بلندی عطا کرے گا۔ (کنز العمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب السابع، الفصل الاول، ۱/۲۶۹، الجزء الاول، الحدیث: ۲۴۱۰)

سورہ قمر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآنِ مجید کی صداقت وغیرہ اسلام کے بنیادی عقائد کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ایک معجزہ اور کفارِ مکہ کے طرزِ عمل کو بیان فرمایا گیا۔

(2)... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مشرکین سے اِعراض کرنے اور انہیں قیامت قریب آنے اور اس دن انہیں پہنچنے والی سختیوں سے ڈرانے کا حکم دیا گیا۔

(3)... حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تسلی کے لئے اِختصار کے ساتھ سابقہ امتوں میں سے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قومِ عاد، قومِ ثمود، حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم اور فرعون کی قوم کے حالات اور ان کا انجام بیان کیا گیا اور کفارِ قریش کو مُخاطب کرکے ان امتوں کے انجام سے ڈرایا گیا۔

(4)...اس سورت کے آخر میں بدبخت کفار کا حال اور سعادت مند مُتّقی لوگوں کی جزا کو بیان فرمایا گیا۔

سورہ نجم کے ساتھ مناسبت:

سورہ قمر کی اپنے سے ماقبل سورت ”نجم“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ نجم کی طرح اس سورت میں بھی اپنے رسولوں کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کے احوال اور ان کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ (تناسق الدرر، سورۃ القمر، ص۱۲۰ ملخصًا)

سورہ رحمٰن کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ رحمٰن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الرحمٰن، ۴/۲۰۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 78 آیتیں ہیں۔

”رحمٰن“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کا نام ”سورہ رحمٰن“ اس لئے رکھا گیا کہ اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے اَسماءِ حُسنیٰ میں سے ایک اسم ”اَلرَّحْمٰنُ“ سے کی گئی ہے۔

سورہ رحمٰن کے فضائل:

(1)... حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر چیز کی ایک زینت ہے اور قرآن کی زینت سورہ رحمٰن

ہے۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۹۰، الحدیث:۲۴۹۴)

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”چند وجہ سے سورہ رحمٰن کو قرآن کی دلہن، زینت فرمایا گیا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا ذکر ہے اور ذات و صفات پر اعتقاد ایمان کی زینت ہے۔ اس سورت میں جنت کی حوروں، ان کے حسن و جمال، ان کے زیورات کا ذکر ہے (اور) یہ چیزیں جنت کی زینت ہیں۔ اس سورت میں آیتِ مبارکہ ”فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ“ 31 جگہ ارشاد ہوا اس سے سورت کی زینت زیادہ ہوگئی۔(مرآۃ المناجیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الثالث، ۳/۲۸۱-۲۸۲، تحت الحدیث:۲۰۷۴)

(2)... حضرت فاطمہ زہراء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”سورہ حدید، سورہ واقعہ اور سورہ رحمٰن کی تلاوت کرنے والے کو زمین و آسمان کی بادشاہت میں جنتُ الفردوس کا مکین پکارا جاتا ہے۔(شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۹۰، الحدیث:۲۴۹۶)

(3)... اس سورت کی آیات اگرچہ چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن ان کی تاثیر بہت مضبوط ہے۔ مروی ہے کہ حضرت قیس بن عاصم مِنْقری رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) سیّد المرسَلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی: جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا

ہے میرے سامنے اس کی تلاوت کیجئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس کے سامنے سورہ رحمٰن پڑھی تو اس نے عرض کی: اسے دوبارہ پڑھئے، حتّٰی کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اس کے کہنے پر) تین مرتبہ سورہ رحمٰن کو پڑھا۔ (سورہ رحمٰن سن کر) اس نے عرض کی: خدا کی قسم! یہ سورت بہت ہی خوبصورت ہے، اس میں بہت حلاوت ہے، اس کا نیچے والا حصہ سرسبز ہے اور اوپر والا حصہ پھل دار ہے اور یہ کسی انسان کا کلام ہی نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (تفسیر قرطبی، تفسیر سورۃ الرحمٰن، ۹/۱۱۳، الجزء السابع عشر)

سورہ رحمٰن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور قدرت، نبی اکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کی وحی ہونے پر دلائل بیان کئے گئے ہیں، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم نعمتوں جیسے قرآنِ پاک کو نازل کرنے، تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اس کی تعلیم دینے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دنیا و آخرت کی تمام چیزوں کی تعلیم دینے کا ذکر فرمایا۔

(2)...اس کے بعد سورج، چاند، زمین پر اُگی ہوئی بیلوں، درختوں، آسمانوں، زمینوں، باغات میں پھلوں اور کھیتوں میں فصلوں کا ذکر فرمایا۔

(3)... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کی پیدائش، میٹھے اور کھاری سمندروں اور ان سے موتیوں کے نکلنے کو بیان فرمایا گیا۔

(4)...اس جہاں کے فنا ہونے اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے باقی رہنے اور تمام مخلوق کے اللہ تعالیٰ کا محتاج ہونے کا ذکر فرمایا گیا۔

(5)...اس سورت کے آخر میں قیامت، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی سختیوں اور ہَولْناکیوں وغیرہ کا ذکر ہے۔

سورہ قمر کے ساتھ مناسبت:

سورہ رحمٰن کی اپنے سے ماقبل سورت ''قمر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قمر میں قیامت، جہنم کی ہَولْناکیوں، مجرموں کا عذاب، مُتَّقی مسلمانوں کا ثواب اور جنت کے اوصافِ اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورہ رحمٰن میں یہ چیزیں تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔

سورہ واقعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ واقعہ اس آیت '' اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ'' اور اس آیت '' ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ'' کے علاوہ مکیہ ہے۔ (جلالین، تفسیر سورۃ الواقعۃ، ص۴۴۵-۴۴۶)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 96 آیتیں ہیں۔

"واقعہ" نام رکھنے کی وجہ:

"واقعہ" قیامت کا ایک نام ہے اور اس سورت کا نام "واقعہ" اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ "اَلْوَاقِعَةُ" کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ واقعہ کے فضائل:

(1)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔الخ، ۲/۴۹۲، الحدیث: ۲۵۰۰)

(2)... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "اپنی عورتوں کو سورہ واقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃُ الغِنٰی (یعنی محتاجی دور کرنے والی سورت) ہے۔ (مسند الفردوس، باب العین، ۳/۱۰، الحدیث: ۴۰۰۵)

(3)... مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس اس وقت تشریف لائے جب وہ مرضِ وفات میں مبتلا تھے۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے فرمایا "آپ

کس چیز کی تکلیف محسوس کر رہے ہیں ؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: اپنے گناہوں کی تکلیف محسوس کر رہا ہوں ۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ''آپ کو کس چیز کی آرزو ہے ؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا ''مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی آرزو ہے ۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ''آپ کسی طبیب کو کیوں نہیں بلوا لیتے ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا ''طبیب ہی نے تو مجھے مرض میں مبتلا کیا ہے ۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ''کیا ہم آپ کو کچھ (مال) عطا کرنے کا حکم نہ کریں ! حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا ''مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا ''ہم وہ مال آپ کی بیٹیوں کو دے دیتے ہیں ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا ''انہیں بھی اس مال کی کوئی ضرورت نہیں ، میں نے انہیں حکم دیا ہے کہ وہ سورہ واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ''جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ پڑھے تو وہ فاقے سے ہمیشہ محفوظ رہے گا ۔ (مدارک ، الواقعۃ ، تحت الآیۃ : ۹۶ ، ص ۱۲۰۵)

(4) ... حضرت مسروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں ''جسے یہ بات خوش کرے کہ وہ اَوّلین و آخِرین کا علم اور دنیا و آخرت کا علم جان جائے تو اسے چاہئے کہ سورہ

واقعہ پڑھ لے۔(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام مسروق، ۸/۲۱۱، روایت نمبر:۹)

سورہ واقعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کے دلائل، حشر کے اَحوال اور لوگوں کا انجام بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہونے اور اس وقت زمین کے تھرتھرانے اور پہاڑوں کے ریزہ ریزہ ہوجانے کا ذکر ہے۔

(2)...حساب کے وقت لوگوں کی تین قسمیں بیان کی گئیں۔(1)دائیں طرف والے۔(2)بائیں طرف والے۔(3)سبقت کرنے والے۔پھر ان تینوں اَقسام کے لوگوں کا حال اور قیامت کے دن ان کے لئے جو جزا تیار کی گئی ہے اسے بیان فرمایا گیا۔

(3)...اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی وحدانیّت کے دلائل، انسانوں کی تخلیق، نَباتات کو پیدا کرنے اور پانی نازل کرنے میں اس کی قدرت کے کمال پر دلائل بیان کئے گئے۔

(4)...قرآنِ پاک کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ قرآن پاک سب جہانوں کے پالنے والے رب تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے۔

(5)...اس سورت کے آخر میں ان تین اَقسام کے لوگوں کا حال اور ان کا انجام

بیان کیا گیا۔(1)سعادت مند۔ (2)بد بخت ، اور (3)نیکیوں میں سبقت کرنے والے۔

سورہ رحمٰن کے ساتھ مناسبت:

سورۂ واقعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”رحمٰن“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کے حالات، جنت کے اَوصاف اور جہنم کی ہَولْناکیاں بیان کی گئی ہیں۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ جو چیز سورۂ رحمٰن کے شروع میں ذکر کی گئی اسے سورۂ واقعہ کے آخر میں بیان کیا گیا اور جو چیز سورہ رحمٰن کے آخر میں بیان کی گئی اسے سورہ واقعہ کی ابتداء میں بیان کیا گیا جیسے سورہ رحمٰن کے شروع میں قرآنِ مجید کا ذکر کیا گیا، پھر سورج اور چاند کا، پھر نباتات کا، پھر انسانوں اور جِنّات کی تخلیق کا ذکر کیا گیا، پھر قیامت، جہنم اور جنت کی صفات بیان کی گئیں اور سورہ واقعہ میں پہلے قیامت کی صفات اور اس کی ہَولْناکیاں بیان کی گئیں، پھر جنت اور جہنم کی صفات ذکر کی گئیں، پھر انسان کی تخلیق، نباتات، پانی اور آگ کا ذکر کیا گیا، اس کے بعد ستاروں کا اور آخر میں قرآنِ مجید کا ذکر کیا گیا۔(تناسق الدرر، سورۃ الواقعۃ، ص۱۲۱)

سورہ حدید کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حدید کے مقامِ نزول کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔(جلالین، تفسیر الحدید، ص۴۴۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 4 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

"حدید" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں لوہے کو حدید کہتے ہیں اور اس سورت کی آیت نمبر 25 میں اللہ تعالیٰ نے حدید یعنی لوہے کے فوائد بیان فرمائے ہیں، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سورہ حدید" رکھا گیا۔

سورہ حدید کی فضیلت:

حضرت عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: "تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سونے سے پہلے مُسَبِّحَات (سورتوں) کی تلاوت فرماتے اور ارشاد فرماتے "ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۱-باب، ۴/۴۲۲، الحدیث: ۲۹۳۰)

یاد رہے کہ مُسَبِّحَات سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی ابتداء میں تسبیح کی آیات ہیں، جیسے سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ صف، سورہ جمعہ اور سورہ تغابُن۔

سورہ حدید کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقیدے اور ایمان سے متعلق، جہاد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں اور ان کے علاوہ دیگر چیزوں سے متعلق شرعی اُمور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس میں یہ مضامین ذکر کئے گئے ہیں۔

(1) ...اس سورت کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی صفات، اس کے اسمائِ حسنیٰ اور کائنات کی تخلیق میں اس کی عظمت وقدرت کے آثار کے ظہور کا بیان ہے۔

(2)... مسلمانوں کو دینِ اسلام کی سربلندی اور اس کے اعزاز کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(3)...دنیا اور آخرت کی حقیقت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ دنیا فنا ہونے والا گھر اور کھیل تماشے کی طرح ہے جبکہ آخرت ہمیشہ باقی رہنے والا گھر، سعادت اور بڑی راحت کی جگہ ہے اور اس کے ساتھ دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہونے سے ڈرایا گیا اور آخرت کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

(4)... مسلمانوں کو مصیبتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور تکبُّر و بخل کی مذمت بیان کی گئی نیز اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اَنبیاء و رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے راستے کی پیروی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5)...اس سورت کے آخر میں سابقہ امتوں کے حالات سے نصیحت حاصل کرنے کا کہا گیا اور اس سلسلے میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت

ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان کئے گئے۔ مُتّقی لوگوں کے ثواب کو واضح کیا گیا اور اپنے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لئے دگنے اجر کا بیان ہوا ،اوراس کے ساتھ یہ بھی بتادیا گیا کہ رسالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چناؤ اور اس کا فضل ہے ،وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے یہ رتبہ عطا کردے۔ حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا ہے اب قیامت تک کسی کو نبوت نہیں ملے گی۔

سورہ واقعہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ حدید کی اپنے سے ماقبل سورت ''واقعہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ واقعہ کے آخر میں تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا اور سورہ حدید کی ابتدا میں تسبیح بیان کرکے گویا ہمیں اس کا طریقہ سکھادیا گیا یا آسمان و زمین میں موجود چیزوں کی تسبیح کا ذکر کرکے ایک اور انداز میں ترغیب دی گئی ہے۔

سورہ مجادلہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مجادلہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، سورۃ المجادلۃ، ۴/۲۳۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

''مُجادلہ'' نام رکھنے کی وجہ:

بحث اور تکرار کرنے والی عورت کو عربی میں ''مُجَادِلَہ'' کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضرت خولہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ظِہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث کا ذکر ہے، اس مناسبت سے اس کا نام ''سورہ مجادلہ'' رکھا گیا۔

سورہ مجادلہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ظہار اور اس کے کفارے سے متعلق اور چند دیگر چیزوں کے بارے میں شرعی احکام بیان کئے گئے ہیں۔ مزید اس سورت میں یہ چیزیں بیان کی گئی ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں حضرت خولہ بنتِ ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ظہار کے مسئلے میں ہونے والی بحث اور ظہار سے متعلق چند اَحکام بیان کئے گئے۔

(2)...مجلس کے چند آداب بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے احکامات پر عمل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، نیز علمائِ دین کی تعریف کی گئی اور ان کے مرتبہ و مقام کو واضح کیا گیا۔

(3)...ان منافقین کی سرزَنش کی گئی جو یہودیوں سے محبت کرتے تھے، مسلمانوں

کے راز ان تک پہنچاتے تھے، جھوٹی قسمیں کھاتے تھے، اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عداوت رکھتے اور ان کے احکامات کی مخالفت کرتے تھے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ مسلمان کافروں سے محبت نہ رکھیں اگرچہ وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔

سورہ حدید کے ساتھ مناسبت:

سورہ مجادلہ کی اپنے سے ماقبل سورت "حدید" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ حدید میں اللہ تعالیٰ کی عظیم اور جلیل صفات ذکر کی گئیں کہ وہ ظاہر ہے، باطن ہے، اور اس کا علم ایسا محیط ہے کہ زمین کے اندر موجود اور اس سے نکلنے والی ہر چیز کو جانتا ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو آسمان میں چڑھتا ہے اور اس کی مخلوق جہاں کہیں ہو وہ اس کے ساتھ ہے، اور سورہ مجادلہ کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کے ان اوصاف پر دلالت کرنے والا واقعہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں مناجات کرنے والی عورت کی بات کو سن لیا۔

سورہ حشر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ حشر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الحشر، ۴/۲۴۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 3 رکوع اور 24 آیتیں ہیں۔

"حشر" نام رکھنے کی وجہ:

حشر کا معنی ہے لوگوں کو اکٹھا کرنا اور اس سورت کی دوسری آیت میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کے پہلے حشر یعنی انہیں اکٹھا کر کے مدینے سے نکال دیئے جانے کا ذکر کیا گیا ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ حشر" کہتے ہیں۔

سورہ حشر کی فضیلت:

حضرت معقل بن یسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" کہا اور سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کی تو اللہ تعالٰی 70,000 فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور اگر اسی دن انتقال کر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اُسے پڑھے تو اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۲۲-باب، ۴/۴۲۳، الحدیث: ۲۹۳۱)

سورہ حشر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں بنو نَضِیر کے یہودیوں کو مدینہ منورہ

سے جلاوطن کرنے کے بارے میں بیان کیا گیا اور مسلمانوں کو چند شرعی احکام بتائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1) ...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ انسان، حیوان، نباتات، جمادات الغرض کائنات کی ہر چیز ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے، اس کی قدرت و وحدانیّت کی گواہی دیتی ہے اور اس کی عظمت کا اقرار کرتی ہے۔

(2) ...یہ بتایا گیا کہ بنو نَضِیر کے یہودیوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کئے ہوئے معاہدے کی خلاف ورزی کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی سازش کی تو اس کے نتیجے میں انہیں مدینہ منورہ سے جلاوطن کر دیا گیا۔

(3)... فَئے کے مال کے اَحکام بیان کئے گئے اور مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جو کچھ انہیں عطا فرمائیں وہ لے لیں اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔

(4)...اللہ تعالیٰ نے مہاجرین و انصار اور ان کے بعد آنے والے مسلمانوں کی عظمت و شان بیان فرمائی اور یہ بتایا کہ جو اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(5)...منافقوں کی باطنی خباثت ذکر کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ کس طرح انہوں نے یہودیوں سے ان کی مدد کرنے کے خفیہ وعدے کئے اور کس طرح یہ اپنے وعدوں

سے منہ پھیر گئے، نیز ان منافقوں کو شیطان سے تشبیہ دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ جس نے شیطان کی باتوں میں آکر کفر کیا تو وہ اور شیطان دونوں جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6)... مسلمانوں کو تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور سابقہ امتوں کے اَحوال سے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کا حکم دیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں اور جنت والے ہی کامیاب ہیں۔

(7)...اس سورت کے آخر میں قرآنِ مجید کی عظمت بیان کی گئی اور اسے نازل کرنے والے رب تعالیٰ کے عظیم اور جلیل اوصاف اور اس کے اسماءِ حُسنٰی بیان کئے گئے۔

سورہ مجادلہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ حشر کی اپنے سے ماقبل سورت ''مجادلہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ مجادلہ کے آخر میں ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کا ذکر کیا گیا جنہوں نے غزوہ بدر میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو قتل کر دیا تھا اور سورہ حشر میں غزوہ بدر کے بعد ہونے والے غزوہ بنو نَضِیر اور یہودیوں کی جلاوطنی کا ذکر کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ مجادلہ میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد کی جانے کی خبر دی گئی اور سورہ حشر کی ابتداء میں ذکر کیا گیا کہ یہودیوں کے مقابلے میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد کی گئی ہے۔

سورہ مُمتَحِنَہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مُمتَحِنَہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الممتحنۃ، ۴/۲۵۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 13 آیتیں ہیں۔

"مُمتَحِنَہ" نام رکھنے کی وجہ:

ایک قول یہ ہے کہ اس سورت کا نام "مُمتَحِنَہ" ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہوگا عورتوں کا امتحان لینے والی سورت۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا نام "مُمتَحَنَہ" ہے، یعنی اس سورت میں ان عورتوں کا ذکر ہے جن کا امتحان لیا گیا ہے۔ اس سورت کا نام اس کی آیت نمبر 10 کے کلمہ "فَامْتَحِنُوْهُنَّ" سے ماخوذ ہے۔

سورہ مُمتَحِنَہ کے مَضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ان مشرکین کے اَحکام بیان کئے گئے جنہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا اور جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی نیز اس میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ آنے والی مومنہ عورتوں کے ایمان کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سورت میں مزید یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ دوستی کرنے اور ان سے محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کو جب بھی موقع ملے گا تو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کریں گے اور یہ بھی بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافر اولاد اور کافر رشتہ دار کوئی فائدہ نہیں دیں گے بلکہ اس دن ایمان اور نیک اعمال کام آئیں گے۔

(2)...اس کی مثال کے طور پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی سیرت بیان کی گئی کہ کس طرح انہوں نے اپنی مشرک قوم سے بیزاری کا اظہار کیا تاکہ مسلمان حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرت کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

(3)...یہودیوں اور مشرکوں سے تعلُّقات کے بارے میں اصول بیان کئے گئے اور مدینہ منورہ ہجرت کرکے پہنچنے والی مومنہ عورتوں کا امتحان لینے کا حکم دیا گیا اور ان کے بارے میں شرعی حکم بیان کیا گیا۔

(4)...اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

سورہ حشر کے ساتھ مناسبت:

سورہ مُمْتَحِنَہْ کی اپنے سے ماقبل سورت ”حشر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ

دونوں سورتوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اہلِ کتاب اور کفار و مشرکین کے ساتھ تعلقات کیسے ہونے چاہئیں۔

سورہ صف کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ صف مکیہ ہے، جبکہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور جمہور مفسرین کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الصف، ۴/۲۶۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 14 آیتیں ہیں۔

"صف" نام رکھنے کی وجہ:

صف کا معنی ہے سیدھی قطار اور اس سورت کی آیت نمبر 4 میں مذکور کلمہ "صَفًّا" کی مناسبت سے اس کا نام "سورہ صف" رکھا گیا ہے۔

سورہ صف سے متعلق حدیث:

حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "ہم نے اس بات پر مُذاکرہ کیا کہ کون حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس جاکر یہ پوچھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابھی ہم میں سے کوئی اپنی جگہ سے اٹھا بھی نہیں

تھا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہماری طرف ایک شخص بھیجا اور اس نے ہمیں جمع کر کے ہمارے سامنے پوری سورہ صف کی تلاوت کی۔ (مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، ۹/۲۰۵، الحدیث: ۲۳۸۴۹)

سورہ صف کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور مجاہدین کا عظیم ثواب بیان کیا گیا ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ بات نہ کہیں جو خود کرتے نہیں۔

(2)...یہ بتایا گیا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس طرح صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں ان سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے۔

(3)...اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے اور دین میں تَفْرِقَہ بازی سے منع کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

(4)...مسلمانوں کو یہ بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا ہے اور یہ دین سب دینوں پر غالب ہو گا اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو۔

(5)... مسلمانوں کے سامنے اُخروی عذاب سے نجات کا راستہ بیان کیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کریں۔

(6)...اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کا مددگار بننے کا حکم دیا گیا اور ان کے سامنے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے حواریوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی۔

سورہ مُمْتَحِنَہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ صف کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُمْتَحِنَہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ مُمْتَحِنَہ کی ابتداء میں، وسط میں اور آخر میں کفار سے دوستی اور محبت رکھنے سے منع کیا گیا اور اس سورت میں مسلمانوں کو متحد ہونے اور دشمنوں کے سامنے ایک صف میں کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ مُمْتَحِنَہ میں مسلمانوں اور کفار کے درمیان ملکی، داخلی اور خارجی معاملات کے احکام بیان کئے گے اور اس سورت میں دشمنوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا اور جہاد چھوڑنے والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔

سورہ جمعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ جمعہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الجمعۃ، ۴/۲۶۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"جمعہ" نام رکھنے کی وجہ:

سات دنوں میں سے ایک دن کا نام جمعہ ہے اور اس دن سورج ڈھلنے کے بعد جو نما زادا کی جاتی ہے اسے نمازِ جمعہ کہتے ہیں۔اس سورت کی آیت نمبر9 میں لفظ "اَلْجُمُعَة" موجود ہے، اسی مناسبت سے اس سورت کا نام "سُوْرَةُ الْجُمُعَه" رکھا گیا ہے۔

سورہ جمعہ سے متعلق 2 اَحادیث:

(1)... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے۔(مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرأ فی یوم الجمعۃ، ص۴۳۵، الحدیث:۶۴(۸۷۹))

(2)... حضرت ابو جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ

کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت فرماتے تھے، سورہ جمعہ کی تلاوت کے ذریعے مسلمانوں کو بشارت دیتے اور (مزید نیک اعمال کرنے پر) ابھارتے تھے جبکہ سورہ منافقون کے ذریعے منافقوں کو مایوس کرتے اور ان کی سرزَنش فرماتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الرد علی ابی حنیفۃ، مسألۃ فی مایقرأ فی الجمعۃ والعیدین، ۸/۴۲۴، الحدیث: ۲)

سورہ جمعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان اور ان کے اوصاف بیان فرمائے گئے۔

(2)...یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر یہ بڑا فضل ہے کہ اُس نے اُن کی ہدایت کیلئے اپنے حبیب محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

(3)...تورات کے احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہودیوں کی مذمت کی گئی اور یہودیوں سے کہا گیا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں تو ذرا موت کی تمنا کریں۔ نیز یہ بتایا گیا کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اور یہودی جس موت سے بھاگتے ہیں وہ بہر صورت انہیں آکر رہے گی۔

(4)...سورت کے آخر میں نمازِ جمعہ کے اَحکام بیان فرمائے گئے ہیں۔

سورہ صف کے ساتھ مناسبت:

سورہ جمعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”صف“ کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ صف میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا حال بیان کیا گیا اور انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جو اَذِیَّتیں دیں انہیں ذکر کیا گیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حال اور ان کی امت کی فضیلت و شرافت بیان فرمائی تاکہ دونوں امتوں میں فرق ظاہر ہو جائے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ صف میں ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک عظیم رسول کی تشریف آوری کی بشارت دی جن کا اسمِ گرامی احمد ہو گا اور سورہ جمعہ میں بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جن کی بشارت دی تھی وہ دوعالَم کے تاجدار اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سردار ہیں۔

سورہ منافقون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ منافقون مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ المنافقین ۴/۲۷۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

''منافقون'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی ابتداء میں منافقوں کی صفات بیان کی گئیں اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے متعلق ان کا مَوقف ذکر کیا گیا، اس مناسبت سے اس سورت کو ''سورہ منافقون'' کہتے ہیں۔

سورہ منافقون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں منافقوں کے نفاق کو ظاہر کیا گیا اور ان کے بارے میں بتایا گیا کہ منافق جھوٹ بولتے اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ منافق اپنے دلی عقیدے میں ضرور جھوٹے ہیں اور اپنی جان بچانے کیلئے انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے اور زبان سے ایمان لانے اور دل سے کفر کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمان کی حقیقت کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔

(2)...مسلمانوں کو بتایا گیا کہ منافق لوگ تمہارے دشمن ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ منافقوں کا یہ گمان باطل ہے کہ وہ مدینہ منورہ پہنچ کر مسلمانوں

اور ان کے آقا و مولیٰ محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مدینہ منورہ سے نکال دیں گے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں مسلمانوں کو ترغیب دی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت کرنے میں مصروف رہیں، اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے مقابلے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کریں اور اس میں دیر نہ کریں کیونکہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔

سورہ جمعہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ منافقون کی اپنے سے ماقبل سورت ''جمعہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ جمعہ میں مسلمانوں کا ذکر کیا گیا اور اس سورت میں ان کی ضد یعنی منافقوں کا ذکر کیا گیا۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ جمعہ میں یہودیوں کا ذکر کیا گیا جو کہ زبان اور دل دونوں سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلاتے تھے اور سورہ منافقون میں ان لوگوں کا ذکر کیا گیا جو زبان سے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کا اقرار کرتے اور دل سے اس کے منکر تھے۔

سورہ تغابُن کا تعارف

مقامِ نزول:

اکثر مفسرین کے نزدیک سورہ تغابُن مدنیہ ہے اور بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ

آیت نمبر14 ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ“ سے شروع ہونے والی تین آیتوں کے علاوہ یہ سورت مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ التغابن، ۴/۲۷۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2رکوع اور 18آیتیں ہیں۔

”تغابُن“ نام رکھنے کی وجہ:

تغابُن کا لفظی معنی ہے خرید و فروخت میں نقصان پہنچانا اور یہ قیامت کے دن کا ایک نام بھی ہے۔اس سورت کی آیت نمبر 9میں بتایا گیا کہ قیامت کا دن ”یَوْمُ التَّغَابُنِ“ یعنی نقصان اور خسارے کا دن ہے، اس مناسبت سے اسے ”سورہ تغابُن“ کہتے ہیں۔

سورہ تغابُن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں عقائد سے متعلق اُمور بیان کئے گئے ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات بیان کی گئیں جو اس کے علم ،قدرت اور عظمت پر دلالت کرتی ہیں۔

(2)...اللہ تعالیٰ کے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کے بشر ہونے کی وجہ سے جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کر کے کفار کو ڈرایا گیا اور

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والوں سے قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ انہیں ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(3)...قیامت کے دن کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دن ہارنے والوں کی ہار ظاہر ہونے کا دن ہے۔

(4)...یہ بتایا گیا کہ ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے پہنچتی ہے۔

(5)...یہ خبر دی گئی کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے وہ تمہارے دشمن ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے روکتے ہیں تو ان سے احتیاط رکھو۔

(6)...سورت کے آخر میں تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے، اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے اس کی راہ میں مال خرچ کرنے، بخل اور لالچ سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کی خاطر اپنا مال خرچ کرنے والے نیک لوگوں کو دگنے اجر کی بشارت دی گئی ہے۔

سورہ منافقون کے ساتھ مناسبت:

سورہ تغابُن کی اپنے سے ماقبل سورت ''منافقون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ منافقون میں منافقوں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا اور سورہ تغابن میں کافروں کی صفات بیان کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کا حکم دیا گیا۔

سورہ طلاق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ طلاق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الطلاق، ۴/۲۷۷)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

''طلاق'' نام رکھنے کی وجہ:

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے، اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس سورت میں چونکہ طلاق اور اس کے بعد کے یعنی عدت کے احکام بیان کیے گئے ہیں اس لئے اس سورت کا نام ''سورہ طلاق'' رکھا گیا ہے۔

سورہ طلاق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ احکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق میاں بیوی کی ازدواجی زندگی کے ساتھ ہے، نیز اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں صحیح طریقے سے طلاق دینے کا طریقہ، عدت اور رجوع کے مسائل بیان کئے گئے ہیں کہ اگر عورت کو طلاق دینی ہو تو پاکی کے دنوں میں

اسے طلاق دی جائے، عورت شوہر کے گھر میں اپنی عدت پوری کرے، اگر ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو عدت پوری ہونے سے پہلے بھلائی کے ساتھ عورت سے رجوع کر لیا جائے یا اسے چھوڑ دیا جائے اور اگر رجوع کیا جائے تو اس رجوع پر دو مَردوں کو گواہ بنالیا جائے۔

(2)... یہ بتایا گیا ہے کہ وہ عورت جسے بچپنے یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین مہینے ہے اور جو عورت حاملہ ہو اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک ہے۔

(3)... شوہر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ عدت ختم ہونے تک اپنی حیثیت کے مطابق عورت کو رہائش اور خرچ مہیا کرے اور اگر بچے کو دودھ پلانے کی اجرت دینی پڑے تو وہ اجرت دینا بھی شوہر پر لازم ہے۔

(4)... اس سورت کے آخر میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی مخالفت کرنے والی قوموں پر نازل ہونے والے عذابات کا ذکر کر کے شرعی احکام کی مخالفت کرنے سے ڈرایا گیا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی حکمت بیان کی گئی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اور علم کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

سورہ تغابُن کے ساتھ مناسبت:

سورہ طلاق کی اپنے سے ماقبل سورت ''تغابُن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ

تغابُن میں فرمایا گیا کہ تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ تمہارے دشمن ہیں۔ بیویوں کی دشمنی سے بعض اوقات معاملہ طلاق تک پہنچ جاتا ہے اور اولاد کی دشمنی کی وجہ سے انسان بعض اوقات اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اولاد پر مال خرچ کرنا بند کر دیتا ہے، اس لئے قرآنِ مجید میں سورہ تغابُن کے بعد وہ سورت رکھی گئی جس میں طلاق کے اَحکام، اولاد اور طلاق یافتہ عورتوں پر مال خرچ کرنے کے اَحکام بیان کئے گئے ہیں۔ (تناسق الدرر، سورۃ الطلاق، ص۱۲۶)

سورہ تحریم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ تحریم مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ التحریم، ۲۸۲/۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 12 آیتیں ہیں۔

"تحریم" نام رکھنے کی وجہ:

تحریم کا معنی ہے کسی چیز کو حرام ٹھہرانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت کے کلمہ "لِمَ تُحَرِّمُ" سے ماخوذ ہے۔

سورہ تحریم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں وہ اَحکام بیان کئے گئے ہیں جن کا تعلق تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اپنی اَزواجِ مُطَہَّرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے ساتھ بعض واقعات سے ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

(1)... حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اَزواجِ مُطَہَّرات کی خوشنودی کی خاطر اپنے اوپر شہد کھانا یا حضرت ماریہ قبطیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا چنانچہ اس سورت کی ابتداء میں انتہائی لطف و کرم والے انداز میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، یہ بات آپ کی شان کے لائق نہیں کہ آپ اَزواجِ مُطَہَّرات کو راضی کریں بلکہ اَزواجِ مُطَہَّرات کو چاہئے کہ وہ آپ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(2)... حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے راز کی ایک بات دوسری زوجہ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بتائی تو اس پر اللّٰہ تعالیٰ نے ان اَزواجِ مُطَہَّرات کو تنبیہ فرمائی اور انہیں توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(3)... ایمان والوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے اور اپنے گھر والوں کو اللّٰہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دے کر اپنی اور اپنے گھر والوں کی جانیں جہنم کی آگ سے بچائیں اور اہلِ ایمان کو گناہوں سے سچی توبہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔

(4)... نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنے اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا گیا۔

(5)...اس سورت کے آخر میں کافروں کے لئے حضرت نوح اور حضرت لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال بیان فرمائی گئی تاکہ دو بُری مثالیں اور دو اچھی مثالیں لوگوں کے سامنے واضح ہو جائیں۔

سورہ طلاق کے ساتھ مناسبت:

سورہ تحریم کی اپنے سے ماقبل سورت ''طلاق'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں عورتوں سے متعلق احکام بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ ملک کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ ملک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الملک، ۴/۲۸۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

سورہ ملک کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ:

اس سورت کے متعدّد نام ہیں جیسے اس کی پہلی آیت میں ملک یعنی سلطنت اور بادشاہت کا ذکر ہے اس مناسبت سے اسے سورہ ملک کہتے ہیں۔ اس کی پہلی آیت کے شروع میں لفظ "تَبٰرَکَ" ہے اس مناسبت سے اسے سورہ تبارک کہتے ہیں۔ یہ سورت عذابِ قبر سے نجات دینے والی، عذاب سے بچانے والی اور عذاب کو روکنے والی ہے اس لئے اسے سورہ مُنْجِیَہ، سورہ وَاقِیَہ اور سورہ مَانِعَہ کہتے ہیں۔ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے بارے میں جھگڑا کرے گی اس لئے اسے سورہ مُجَادِلَہ کہتے ہیں اور یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی اس لئے اسے سورہ شَافِعَہ کہتے ہیں۔

سورہ ملک کے فضائل:

اَحادیث میں سورہ ملک کے بکثرت فضائل بیان ہوئے ہیں اوران میں سے 4 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کسی صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک جگہ خیمہ نَصب کیا، وہاں ایک قبر تھی اور انہیں معلوم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ اچانک انہیں پتا چلا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورہ ملک مکمل کر

لی۔ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جب) نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگا لیا، اچانک مجھے معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں ایک آدمی سورہ ملک پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ اس نے سورت مکمل کر لی۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، نے ارشاد فرمایا" یہ سورت عذابِ قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، ۴/۴۰۷، الحدیث: ۲۸۹۹)

(2)... حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قرآن پاک میں تیس آیتوں کی ایک سورت ہے، وہ اپنی تلاوت کرنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورت "تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔ (ابوداود، کتاب شہر رمضان، باب فی عدد الآی، ۲/۸۱، الحدیث: ۱۴۰۰)

(3)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "سورہ تبارک اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گی یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کر دے گی۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان۔۔۔ الخ، فصل فی فضائل السور والآیات، ۲/۴۹۴، الحدیث: ۲۵۰۸)

(4)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور

پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”بے شک میں کتابُ اللّٰہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں جس کی تیس آیتیں ہیں۔ جو شخص سوتے وقت اس کی تلاوت کرے گا تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے تیس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے تیس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور اللّٰہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر اپنے پر پھیلا دیتا ہے اور وہ اس آدمی کے بیدار ہونے تک ہر چیز سے اس کی حفاظت کرتا ہے، وہ سورت ”مُجادلہ“ (یعنی بحث کرنے والی) ہے جو اپنی تلاوت کرنے والے کے لئے قبر میں بحث کرتی ہے اور وہ سورت ”تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ“ ہے۔ (مسند الفردوس، باب الالف، ۱/۶۲، الحدیث: ۱۷۹)

سورہ ملک کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد جیسے اللّٰہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت، قرآن کی حقّانِیَّت، حشر و نشر اور قیامت کے دن اعمال کی جزاء و سزا کو انتہائی مُوثّر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(5)...اس سورت کی ابتداء میں اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت، سلطنت اور قدرت کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے سے مقصود لوگوں کے اعمال کی جانچ کرنا ہے۔

(6)...اللہ تعالیٰ کی قدرت کے آثار بیان کئے گئے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور ان آسمانوں میں کسی طرح کا کوئی عیب نہیں ،انہیں ستاروں سے مُزَیَّن کیا اور ان ستاروں کے ذریعے آسمان کی طرف چڑھنے والے شیطانوں کو مارا جاتا ہے۔نیز اس کی قدرت کے آثار میں سے یہ ہے کہ اس نے کافروں کے لئے جہنم کا دردناک عذاب تیار کیا ہے اور ایمان والوں کو مغفرت اور عظیم اجر کی بشارت دی ہے۔

(7)...یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر اور پوشیدہ، کھلی ہوئی اور چھپی ہوئی ہر ہر بات کو جانتا ہے۔

(8)...ان نعمتوں کو بیان کیا گیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو عطا فرمائی ہیں تاکہ وہ اس کی نعمت کو پہچان کر اس کا شکر ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت کا اقرار کریں۔

(9)...کفارِ مکہ کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی کہ آپ ان کے جھٹلانے کی وجہ سے غمزدہ نہ ہوں کیونکہ ان سے پہلے کافر بھی اپنے اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرتے تھے۔

(10)...اس سورت کے آخر میں مؤمن اور کافر کا حال واضح کرنے کے لئے الٹا چلنے والے اور سیدھا چلنے والے کی ایک مثال بیان فرمائی گئی اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو جھٹلانے والوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا۔

سورہ تحریم کے ساتھ مناسبت:

سورہ ملک کی اپنے سے ماقبل سورت ”تحریم“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ تحریم کے آخر میں کافروں کے لئے حضرتِ نوح اور حضرتِ لوط عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کافرہ بیویوں کی مثال بیان کی گئی اور مسلمانوں کے لئے فرعون کی مومنہ بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی مثال بیان کی گئی اور یہ سورت اللّٰہ تعالٰی کے علم کے اِحاطے، تدبیر اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں جو عجائبات چاہے ظاہر کرتا ہے۔

سورہ قلم کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قلم مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ ن، ۴/۲۹۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

”قلم“ نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں اللّٰہ تعالٰی نے قلم کی قَسم ارشاد فرمائی، اس مناسبت

سے اس کا نام ''سورہ قلم'' رکھا گیا۔ اس سورت کا ایک نام ''سورہ نون'' بھی ہے اور یہ نام اس سورت کی پہلی آیت کی ابتدا میں مذکور حرف ''نٓ'' کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ قلم کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں اپنے حبیب ﷺ کی عظمت و شان اور ان کے عظیم مقام کو ظاہر فرمایا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)... کافروں نے تاجدارِ رسالت ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے انہیں مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قلم اور اس کے لکھے ہوئے کی قسم ذکر کرکے اپنے حبیب ﷺ سے کفار کے اس الزام کی نفی فرمائی، اپنے حبیب ﷺ کو بے انتہاء اجر و ثواب ملنے کی بشارت دے کر تسلی دی اور ان سے فرمایا کہ بیشک تم عظمت و بزرگی والے اخلاق پر ہو، اس کے بعد مجموعی طور پر کفار کے 16 اور جس کافر نے گستاخی کی اس کے 10 عیب بیان کرکے اسے ذلیل و رُسوا کر دیا۔

(2)... کفارِ مکہ کے سامنے ایک باغ والوں کی مثال بیان کی گئی کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کی اور حقداروں کو ان کا حق نہ دینے کا عزم کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس باغ کو جلا کر خاکِستر کر دیا، اور انہیں بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے

تجاوُز کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے تو اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے، لہٰذا وہ ہوش میں آئیں اور اپنا انجام خود سوچ لیں کہ دنیا کی سزا اتنی دردناک ہے تو آخرت کی سزا کیسی ہوگی۔

(3)... یہ بتایا گیا کہ کافروں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ مسلمان اور کافر ایک جیسے ہیں اور اس دعوے پر ان کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

(4)... حشر کے میدان میں کفار کی ذلت و رُسوائی بیان کی گئی اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے اور ہر حال میں حکمِ الٰہی کے انتظار و پیروی کرنے کی تلقین کی گئی اور اسی سلسلے میں حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا۔

(5)... اس سورت کے آخر میں کفار کے حسد و عناد کا ذکر کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام جہانوں کیلئے شرف کا باعث ہیں تو ان کی طرف جنون کی نسبت کس طرح کی جاسکتی ہے۔

سورہ ملک کے ساتھ مناسبت:

سورہ قلم کی اپنے سے ماقبل سورت ''ملک'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ملک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور اپنے علم کی وسعت کے دلائل بیان فرمائے، مرنے کے بعد مخلوق کے دوبارہ زندہ ہونے کو ثابت فرمایا، مشرکین کو دنیا و

آخرت کے دردناک عذاب سے ڈرایا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، موت کے بعد اٹھائے جانے اور حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت پر ایمان لانے کی ترغیب دی اور سورہ قلم کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی طرف سے اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر لگائے گئے الزامات کا بڑے پُر جلال انداز میں جواب دیا۔

سورہ حاقہ کا تعارُف

مقامِ نزول:

سورہ حاقہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الحاقۃ، ۴/۳۰۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 52 آیتیں ہیں۔

"حاقہ" نام رکھنے کی وجہ:

حاقہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور اس کا معنی ہے یقینی طور پر واقع ہونے والی، اور چونکہ اس سورت کو اسی نام کے سوال کے ساتھ شروع کیا گیا ہے اس لئے اسے "سورہ حاقہ" کہتے ہیں۔

سورہ حاقہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں

اور یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کفار کے تمام الزامات سے بَری ہیں، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے اور اس کی دہشت، ہَولناکی اور شدّت کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

(2)...کفارِ مکہ کو نصیحت کرنے کے لئے قومِ عاد اور قومِ ثمود کا دردناک انجام بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ وہ دیگر جرائم کے علاوہ دلوں کو دہلا دینے والی قیامت کو بھی جھٹلاتے تھے، نیز فرعون اور اس سے پہلے الٹنے والی بستیوں کا ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ جو لوگ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے انہیں اللہ تعالیٰ نے کشتی میں سوار کر کے طوفان کے عذاب سے بچا لیا اور نسلِ انسانی کو باقی رکھا۔

(4)...قیامت کی چند ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور سعادت مندوں اور بدبختوں کا حال بیان کیا گیا۔

(5)...اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر بتایا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی وحی ہے کسی شاعر کا کلام یا کاہِن کا قول نہیں ہے۔

(6)...اس سورت کے آخر میں دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا کہ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سچے رسول ہیں۔

سورہ قلم کے ساتھ مناسبت:

سورہ حاقہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''قلم'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قلم میں قیامت کا ذکرِ اجمالی طور پر ہوا اور سورہ حاقہ میں قیامت کے بارے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قلم میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والے ہر شخص کے بارے میں وعید بیان ہوئی اور سورہ حاقہ میں کفارِ مکہ کو تنبیہ اور نصیحت کرنے کے لئے ان امتوں کے اَحوال بیان کئے گئے جو اپنے رسولوں کو جھٹلانے کی پاداش میں دردناک عذاب میں مبتلا ہوئیں۔

سورہ معارِج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ معارج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 44 آیتیں ہیں۔

''معارِج'' نام رکھنے کی وجہ:

معارج کا معنی ہے بلندیاں اور اس سورت کی تیسری آیت میں مذکور لفظ ''اَلْمَعَارِجِ

"کی مناسبت سے اس کا نام سورہ معارج رکھا گیا ہے۔

سورہ معارج کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، جزا اور حساب کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور عذابِ جہنم کی کَیفِیَّت بتائی گئی ہے، نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ جس عذاب کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس کے جلد نازل ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں وہ عذاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر واقع ہونے والا ہے اور اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔

(2)... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفار کی طرف سے پہنچے والی اَذِیَّتوں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(3)...قیامت، جہنم اور اس کے عذاب کی ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور کافروں کا اُخروی حال بتایا گیا۔

(4)...یہ بتایا گیا کہ عام انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے کوئی ناگوار حالت پیش آتی ہے تو وہ اس پر صبر نہیں کرتا اور جب اسے مال ملتا ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتا۔

(5)... مسلمانوں کے 8 وہ اوصاف بیان کئے گئے جن کی وجہ سے وہ مشرکین سے

ممتاز ہیں۔

(6)...اس سورت کے آخر میں کفارِ مکہ کی سَرزَنش کی گئی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے ان کے سامنے کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا۔

سورہ حاقہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ معارج کی اپنے سے ماقبل سورت ''حاقہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ حاقہ کی طرح اس سورت میں بھی قیامت کی ہَولناکیاں، جنت اور جہنم کے اَحوال، اہلِ ایمان اور کفار کا اُخروی انجام بیان کیا گیا ہے اور یہ سورت گویا کہ سورہ حاقہ کا تَتِمَّہ ہے۔

سورہ نوح کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نوح مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ نوح، ۴/۳۱۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

''نوح'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں چونکہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ نوح'' کہتے ہیں۔

سورہ نوح کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا اور انہوں نے اپنی قوم کو بُت پرستی چھوڑ دینے اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی، ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور وحدانِیَّت کے دلائل بیان کئے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے غضب اور عذاب سے ڈرایا لیکن انہوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ جب نو سو سال سے زیادہ عرصے تک دعوت دیتے رہنے کے باوجود قوم اپنی سرکشی سے باز نہ آئی تو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی کوشش اور قوم کی ہٹ دھرمی عرض کی اور کافروں کی تباہی و بربادی کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے کفار پر طوفان کا عذاب بھیجا اور وہ لوگ ڈبو کر ہلاک کر دیئے گئے۔

سورہ معارِج کے ساتھ مناسبت:

سورہ نوح کی اپنے سے ماقبل سورت ”معارِج“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ معارج میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مشرکینِ مکہ سے اچھے اور بہتر لوگ لے آئے اور سورہ نوح میں بیان کیا گیا کہ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

وَالسَّلَام کی قوم پر طوفان کا عذاب آیا جس سے تمام کافر غرق ہو گئے اور وہ لوگ زندہ بچے جو حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے تھے، اس طرح اس بات پر دلیل قائم ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے ایک قوم کو ہلاک کر کے اس کی جگہ دوسری قوم لا سکتا ہے جو کہ ہلاک ہونے والوں سے بہتر ہو۔

سورہ جن کا تعارُف

مقامِ نزول:

سورہ جن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (جلالین، سورۃ الجن، ص۴۷۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 28 آیتیں ہیں۔

"جن" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت میں چونکہ جِنّات کے اَحوال اور ان کے اَقوال ذکر کئے گئے ہیں اس مناسبت سے اس کا نام "سورہ جن" رکھا گیا۔

سورہ جن کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں جِنّات سے متعلق حقائق کی خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بیان فرمایا گیا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی زبانِ اقدس سے قرآنِ مجید کی تلاوت سن کر جِنّات کا ایک گروہ ان پر ایمان لے آیا اور اس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت کا اقرار کیا اور یہ اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ بیوی اور اولاد سے پاک ہے۔

(2)...جِنّات کا انسانوں کے متعلق گمان اور ان کے ساتھ تعلق بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جِنّات فرشتوں کی باتیں چوری چُھپے سننے کے لئے آسمانوں کی طرف جاتے تھے اور سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد آسمانوں پر پہرے بٹھا دیئے گئے۔

(3)...جِنّات بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور ان میں بھی انسانوں کی طرح متعدّد فرقے ہیں اور ان میں مسلمان اور کافر، نیک اور بد ہر طرح کے جِنّات ہیں۔

(4)...مسلمانوں کو وسیع رزق دیئے جانے کی حکمت بیان کی گئی اور یہ فرمایا گیا کہ جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا۔

(5)...مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہیں لہٰذا ان میں صرف اسی کی عبادت کی جائے۔

(6)...اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو

غیب کا علم عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف جو وحی نازل فرماتا ہے فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

جِنّات اور فرشتوں کے بارے میں عقائد:

اس سورت میں چونکہ جِنّات کا ذکر ہے، اس مناسبت سے یہاں ہم جِنّات کے بارے میں مسلمانوں کے چند عقائد ذکر کرتے ہیں۔

(1)...جِنّات آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اِن میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، اِن کی عمریں بہت طویل ہوتی ہیں، اِن کے شریروں کو شیطان کہتے ہیں، یہ سب انسان کی طرح عقل والے اور اَرواح واَجسام والے ہیں، اِن میں اولاد پیدا ہونا اور نسل چلنا ہوتا ہے، یہ کھاتے، پیتے، جیتے اور مرتے ہیں۔

(2)...جِنّات میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی، مگر کافر جِنّات انسان کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں، اور اِن میں کے مسلمان نیک بھی ہیں اور فاسق بھی، سُنّی بھی ہیں، بد مذہب بھی، اور اِن میں فاسقوں کی تعداد انسان کی بہ نسبت زیادہ ہے۔

(3)...اِن کے وجود کا انکار کرنا یا بدی کی قوت کا نام جن یا شیطان رکھنا کفر ہے۔ (بہار شریعت، حصہ اول، جن کا بیان، ۱/۹۶-۹۷، ملخصًا)

نیز جس طرح جِنّات انسان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں اسی طرح فرشتے بھی انسان کی نگاہوں سے اوجھل ہیں، اس لئے یہاں فرشتوں سے متعلق بھی مسلمانوں کے چند

عقائد ملاحظہ ہوں:

(1)... فرشتے نوری اَجسام ہیں، اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں۔

(2)... فرشتے وہی کرتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے اور وہ جان بوجھ کر، یا بھول کر، یا غلطی سے، الغرض کسی بھی طرح وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے پاک ہیں۔

(3)... فرشتے نہ مرد ہیں، نہ عورت۔

(4)... فرشتوں کو قدیم ماننا یا خالق جاننا کفر ہے۔

(5)... فرشتوں کی تعداد وہی جانتا جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور اُس کے بتانے سے اُس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی جانتے ہیں۔

(6)... کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی بھی کفر ہے، جاہل لوگ اپنے کسی دشمن یا ناپسندیدہ شخص کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ مَلکُ الموت یا عزرائیل آگیا، یہ بات کلمۂ کفر کے قریب ہے۔

(7)... فرشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ صرف نیکی کی قوت کو کہتے ہیں

اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ اول، ملائکہ کا بیان، ۱/۹۰، ۹۳-۹۵، ملخصًا)

سورہ مزمل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مزمل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ المزمل، ۴/۳۲۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

"مزمل" نام رکھنے کی وجہ:

مزمل کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو "یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ" فرما کر ندا کی ہے، اس مناسبت سے اسے "سورہ مزمل" کہتے ہیں۔

سورہ مزمل کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت، وظائف اور اَذکار سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بڑے لطف و کرم

والے انداز میں خطاب فرمایا اور انہیں رات کے کچھ حصے میں اپنی عبادت کرنے، خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے کا حکم دیا اور انہیں بتایا کہ ہم عنقریب آپ پر ایک انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا کلام نازل فرمائیں گے۔

(1)... یہ بتایا گیا کہ دن کے مقابلے میں رات کے وقت عبادت کرنے میں زیادہ دل جمعی حاصل ہوتی ہے۔

(2)... کافروں کی گستاخیوں پر رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی اور آپ سے فرمایا گیا کہ جو لوگ آپ کو اور قرآنِ مجید کو جھٹلا رہے ہیں آپ کی طرف سے انہیں اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

(3)... قیامت کے دن کفار کے عذاب کی کَیفِیّت بیان کی گئی اور کفارِ مکہ کو بتایا گیا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بھیجے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجے جو تم پر گواہ ہیں اور اگر تم بھی ان کی نافرمانی کرتے رہے تو تمہیں فرعون سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا کیا جاسکتا ہے۔

(4)... یہ بتایا گیا کہ دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے۔

(5)... اس سورت کے آخر میں امت سے تہجد کی فرضِیّت منسوخ کر دی گئی اور عبادت کے معاملے میں آسانی فرما دی گئی۔

سورہ جن کے ساتھ مناسبت:

سورہ مزمل کی اپنے سے ماقبل سورت ''جن'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ جن کے آخر میں وحی کی عظمت بیان ہوئی اور سورہ مزمل میں بھی وحی کی عظمت بیان کی گئی ہے۔

سورہ مُدّثّر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مُدَّثِّر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ المدثر، ۳۲۶/۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 56 آیتیں ہیں۔

''مدثر'' نام رکھنے کی وجہ:

مدثر کا معنی ہے چادر اوڑھنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں حضورِ اقدس ﷺ کو اس وصف سے مُخاطب کیا گیا اس مناسبت سے اسے ''سورہ مدثر'' کہتے ہیں۔

سورہ مدثر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں نبی کریم ﷺ کو دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا، مشرک سرداروں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور جہنم کے

اوصاف بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں تبلیغِ دین کے حوالے سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی گئی اور کافروں کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(2)...قیامت کے دن کی ہَولناکی اور ولید بن مغیرہ مخزومی کی مذمت بیان کی گئی اور اس کے دردناک انجام کے بارے میں بتایا گیا۔

(3)...جہنم کے اَوصاف بیان کئے گئے اور اس کے محافظوں کی تعداد بیان کی گئی۔

(4)...چاند، رات اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا کہ دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے۔

(5)...یہ بتایا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے، نیز جنتیوں اور جہنمیوں کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان کی گئی۔

(6)...مشرکین کی نادانی اور بیوقوفی بیان کی گئی کہ جس طرح شیر سے خوفزدہ ہو کر گدھا بھاگتا ہے اسی طرح یہ لوگ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن سن کر ان سے بھاگتے ہیں۔

(7)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید عظیم نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

سورہ مُزَّمِّل کے ساتھ مناسبت:

سورہ مُدَّثِّر کی اپنے سے ماقبل سورت ''مزمل'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کے شروع میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ان کے لباس کے ایک وصف کے ساتھ ندا فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ مزمل کی ابتدا میں تَہَجُّد پڑھنے کا حکم دیا گیا اور اس میں اپنی ذات کی تکمیل ہے اور سورہ مدثر کی ابتدا میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کا حکم دیا گیا اور اس میں دوسروں کی تکمیل ہے۔

سورہ قیامہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قیامہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ القیامۃ، ۴/۳۳۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

''قیامہ'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کی قَسم ارشاد فرمائی ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورہ قیامہ'' کہتے ہیں۔

سورہ قیامہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت قائم ہونے پر دلائل قائم کئے گئے ہیں اور قیامت کا انکار کرنے والوں کے شُبہات کا جواب دیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے دن اور نفسِ لَوّامہ کی قَسم ذکر کرکے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں کا رد کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت بیان کی گئی۔

(2)...قیامت کے دن کی نشانیاں بیان کی گئیں کہ اس دن کی ہَولناکی دیکھ کر آنکھ دہشت اور حیرت زَدہ ہوجائے گی، چاند تاریک ہوجائے گا اور سورج اور چاند کو ملادیا جائے گا۔

(3)...یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن انسان کو اس کے اگلے پچھلے، اچھے برے سب عمل بتادیئے جائیں گے اور اگر اس نے کوئی معذرت پیش کی تو وہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(4)...اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ یاد کرنے کی جلدی میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دیں، اسے جمع کرنا، اسے پڑھنا اور اس کے معانی واَحکام کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔

(5)...دنیا سے محبت رکھنے اور اسے آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت بیان کی گئی

اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ دو طرح کے ہوں گے، بعض کے چہرے اس دن تر و تازہ ہوں گے اور وہ اپنے رب کے نظارے کر رہے ہوں گے جبکہ بعض کے چہرے اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے اور قیامت کے اَحوال دیکھ کر انہیں یقین ہو جائے گا کہ اب ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا سلوک کیا جائے گا۔

(6)...نَزع کی سختیاں اور ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن بندوں کو رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہی چلنا ہو گا اور وہی ان کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔

(7)...اس سورت کے آخر میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ جس نے پہلی بار پیدا کر دیا تو وہ دوبارہ بھی پیدا کر سکتا ہے۔

سورۂ مُدَّثِّر کے ساتھ مناسبت:

سورہ قیامہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”مدثر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قیامہ میں بیان ہوا کہ کافروں کا قرآنِ مجید کی نصیحتوں سے اِعراض کرنے کا اصلی سبب یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرتے ہیں اور اس سورت میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل دیئے گئے، قیامت کے دن کے اَوصاف، ہَولناکیاں اور اَحوال وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ دَہر کا تعارف

مقامِ نزول:

امام مجاہد، حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اور جمہور مفسرین کے نزدیک سورہ دَہر مدینہ مُنَوَّرہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ یہ سورت مکہ مُکَرَّمہ میں نازل ہوئی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سورت کی کچھ آیتیں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہیں اور کچھ آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہیں۔ (خازن، تفسیر سورۃ ہل اتی، ۴/۳۳۷)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 31 آیتیں ہیں۔

”دَہر“ نام رکھنے کی وجہ:

لمبے زمانے کو عربی میں دہر کہتے ہیں، نیز سورہ دہر کا ایک نام سورہ انسان بھی ہے اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورہ دَہر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں آخرت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)...اس سورت کے شروع میں انسان کی تخلیق کی ابتدا کے بارے میں بیان کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ اس کا امتحان لینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے سننے والا اور دیکھنے والا بنایا ہے۔

(2)...انسانوں کی دو قِسمیں بیان کی گئیں کہ بعض انسان شکر گُزار ہیں اور بعض نا شکرے ہیں، شکر کرنے والوں کی جزا جنت ہے اور نا شکری کرنے والوں کی سزا جہنم ہے۔

(3)...نیک مسلمانوں کی جزا جنت کے اَوصاف بیان کئے گئے اور ان کے وہ اعمال بتائے گئے جس کی وجہ سے وہ اس جزا کے مُستحق ہوئے۔

(4)...یہ بتایا گیا کہ نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر قرآنِ مجید تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا گیا نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کفّار کی طرف سے پہنچنے والی ایذاؤں پر صبر کرنے کی تلقین کی گئی۔

(5)...دنیا کی فانی نعمتوں سے محبت کرنے اور آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی نعمتوں کو تَرک کرنے کی مذمت اور کفر و عناد پر وعید بیان کی گئی۔

(6)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قرآنِ مجید تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کر کے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راہ اختیار کرے۔

سورہ قیامہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ دَہر کی اپنے سے ماقبل سورت ''قیامہ'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قیامہ میں جنت اور جہنم کے اَوصاف اِجمالی طور پر بیان کئے گئے اور سورہ دَہر میں جہنم کے اَوصاف اور خاص طور پر جنت کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں ۔دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قیامہ میں قیامت کے دن کافروں اور فاجروں کو پیش آنے والے دردناک اُمور بیان کئے گئے اور سورہ دہر میں نیک مسلمانوں کو قیامت کے دن ملنے والی نعمتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سورہ مرسلات کا تعارُف

مقامِ نزول:

سورہ مُرسَلات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ المرسلات، ۴/۳۴۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 50 آیتیں ہیں۔

''مرسلات'' نام رکھنے کی وجہ:

جنہیں لگاتار بھیجا جائے انہیں عربی میں مُرسَلات کہتے ہیں جیسے ہوائیں، فرشتے اور گھوڑے وغیرہ، اور اس سورت کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''وَ الْمُرْسَلٰتِ'' کی مناسبت سے اسے ''سورہ مرسلات'' کہتے ہیں۔

سورہ مرسلات سے متعلق اَحادیث:

(1)... حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ایک غار میں تھے، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر سورہ وَالْمُرْسَلَات نازل ہوئی، ہم نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منہ سے (سن کر) اس سورت کو یاد کیا اور حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دہنِ اقدس اس سورت کی تلاوت سے تر تھا کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس سانپ کو مار دو۔ ہم اس کو مارنے کیلئے لپکے تو وہ بھاگ گیا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وہ تمہارے شر سے بچایا گیا جس طرح تمہیں اس کے شر سے بچایا گیا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والمرسلات، ۳/۳۷۰، الحدیث: ۴۹۳۱)

علامہ سلیمان جمل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ غار مِنیٰ میں غارِ وَالْمُرْسَلَات کے نام سے مشہور ہے۔ (جمل، سورۃ المرسلات، ۸/۲۰۰)

(2)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: (میری والدہ) اُمِّ فضل نے مجھے ”وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا“ پڑھتے ہوئے سنا تو کہا: اے میرے بیٹے! تم نے اپنی تلاوت کے ذریعے مجھے یہ سورت یاد کروادی۔ یہ آخری سورت ہے جو میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنی جسے آپ نمازِ مغرب میں پڑھا کرتے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب القراءۃ فی المغرب، ۱/۲۷۰، الحدیث: ۷۶۳)

سورہ مُرسَلات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور آخرت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)...اس سورت کی ابتدا میں پانچ صفات کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ قیامت ضرور واقع ہوگی اور اس دن کافروں کو جہنم کا عذاب لازمی طور پر ہوگا اور اس کے بعد قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کی گئیں۔

(2)...سابقہ امتوں کی ہلاکت کے بارے میں بیان فرمایا گیا اور انسان کی ابتدائی تخلیق کے مراحل بیان کر کے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے کی دلیل بیان فرمائی گئی۔

(3)...اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا گیا اور قیامت کے دن کافروں کے عذاب کی کَیْفِیَّت بیان کی گئی نیز اس دن اہلِ ایمان کو ملنے والی نعمتوں کو بیان کیا گیا۔

(4)...اس سورت کے آخر میں کفار کے بعض اعمال پر ان کی سرزَنِش کی گئی اور فرمایا گیا کہ کافر اگر قرآنِ مجید پر ایمان نہ لائے تو پھر کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

سورہ دَہر کے ساتھ مناسبت:

سورہ مرسلات کی اپنے سے ماقبل سورت ''دہر'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ دہر میں نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا وعدہ کیا گیا اور کافروں اور فاجروں کو جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی اور سورہ مرسلات میں قسم کے ساتھ فرمایا گیا کہ نیک مسلمانوں سے جنتی نعمتوں کا جو وعدہ کیا گیا اور کافروں کو جہنم کے عذاب کی جو وعید سنائی گئی وہ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ دہر میں قیامت کے دن مسلمانوں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے اور اس سورت میں کافروں کے اَحوال تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ نبا کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نَبا مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ النّبا، ۴/۳۴۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 40 آیتیں ہیں۔

''نبا'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں خبر کو ''نَبا'' کہتے ہیں اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے جس کی مناسبت سے اسے ''سورۂ نبا'' کہتے ہیں۔ نیز اس سورت کو سورہ

تَساؤل اور سورہ عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ بھی کہتے ہیں ،اور یہ دونوں نام اس کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورہ نبا کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مختلف دلائل سے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کو ثابت کیا گیا ہے،اس کے علاوہ اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت کے بارے میں مشرکین کی باہمی گفتگو کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت قائم ہونے کی خبر دے کر اس کے واقع ہونے پر دلائل بیان کئے گئے۔

(2)...اللہ تعالیٰ کی قدرت کے چند آثار بتا کر انسان کو اس کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر دلائل بیا نکئے گئے۔

(3)...دوبارہ زندہ کئے جانے اور مخلوق کے درمیان فیصلہ کئے جانے کا وقت بتایا گیا۔

(4)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جہنم کافروں کے انتظار میں ہے اور اس کے بعد کافروں کے عذاب کی مختلف اَقسام اور نیک مسلمانوں کے ثواب کی مختلف اَنواع بیان کی گئیں۔

سورہ مُرسَلات کے ساتھ مناسبت:

سورہ نبا کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُرسَلات'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو بیان کیا گیا اور اس چیز پر دلائل دیئے گئے ہیں ۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں جنت اور جہنم کے اوصاف، نیک مسلمانوں کی نعمتوں اور کافروں کے عذاب، قیامت کی ہَولْناکیاں اور اس کی صفات بیان کی گئی ہیں۔

سورہ نازعات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نازعات مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ النّازعات، ۴/۳۴۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 2 رکوع اور 46 آیتیں ہیں۔

''نازعات'' نام رکھنے کی وجہ:

اُن فرشتوں کو نازعات کہتے ہیں جو انسانوں کی روحیں قبض کرتے ہیں اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے ''سورہ نازعات'' کہتے ہیں۔

سورہ نازعات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں توحید، نبوت اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں مختلف خدمات پر مامور فرشتوں کی قسم ذکر کرکے بتایا گیا کہ قیامت کے دن کافروں کو ضرور دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

(2)...قیامت کے دن کی ہَولْناکی اور دہشت سے کفار کا جو حال ہو گا وہ بیان کیا گیا۔

(3)...مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے میں کفار کے اَقوال بیان کئے گئے اور ان کفار کا رد کیا گیا۔

(4)...عبرت اور نصیحت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان کیا گیا کہ کس طرح اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معرکہ آرائی کی اور اس کا انجام کیا ہوا۔

(5)...مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والوں سے خطاب فرمایا گیا اور بعض محسوس دلائل بیان کرکے اس چیز پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے۔

(6)...یہ بتایا گیا کہ آخرت میں انسان کو اعمال نامے دیکھ کر اپنے تمام دُنْیَوی اچھے برے اعمال یاد آجائیں گے اور جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی

تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور اس نے اپنے نفس کو خواہش کی پیروی کرنے سے روکا تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

(7)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو کافر قیامت قائم ہونے کے وقت کے بارے میں پوچھ رہے ہیں انہیں وہ وقت بتانا نبی کریم ﷺ کی ذمہ داری نہیں بلکہ آپ ﷺ کی ذمہ داری صرف اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانا ہے اور کافر جب اس قیامت کو دیکھیں گے تو اس کی ہَولناکی اور دہشت سے اپنی زندگانی کی مدت ہی بھول جائیں گے۔

سورہ نباء کے ساتھ مناسبت:

سورہ نازعات کی اپنے سے ماقبل سورت ”نباء“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت، اس کے احوال، نیک مسلمانوں کے انجام اور کافروں کے ٹھکانے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

سورہ عبس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ عبس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ عبس، ۴/۳۵۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 42 آیتیں ہیں۔

''عبس'' نام رکھنے کی وجہ:

عبس کا معنی ہے تیوری چڑھانا اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ عبس'' کہتے ہیں۔

سورہ عبس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت کے بارے میں بیان کیا گیا اور اَخلاقیات کی اعلیٰ تعلیم دی گئی ہے کہ لوگوں کے درمیان ان کے بنیادی حقوق میں مساوات رکھی جائے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان ظاہر فرمائی اور ان کے ایک عاشق حضرت عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا واقعہ بیان فرمایا۔

(2)...یہ بتایا گیا کہ قرآنِ مجید کی آیات تمام مخلوق کے لئے نصیحت ہیں اور جو چاہے ان سے نصیحت حاصل کرے اور جو چاہے ان سے اِعراض کرے۔ نیز ان آیات کی عظمت و شان بیان کی گئی۔

(3)...اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے پر کفار کی سرزنش کی گئی اور اللہ تعالیٰ

کی وحدانیّت وقدرت کے دلائل بیان کئے گئے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں قیامت کے دہشت ناک مَناظر بیان فرمائے گئے نیز نیک مسلمانوں کا ثواب اور کافروں، فاجروں کا عذاب بیان کیا گیا۔

سورہ نازعات کے ساتھ مناسبت:

سورہ عبس کی اپنے سے ماقبل سورت ''نازعات'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نازعات میں بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے عذاب سے ڈرانا ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ڈر سنانے سے کون لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

سورہ تکویر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ تکویر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ التکویر، ۴/۳۵۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 29 آیتیں ہیں۔

''تکویر'' نام رکھنے کی وجہ:

تکویر کا معنی ہے لپیٹنا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''

کُوِّرَتْ" سے ماخوذ ہے۔

سورہ تکویر کے بارے میں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا" جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورہ اِذَا الشَّمْسُ کُوِّرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورہ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اذا الشمس کوّرت، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴)

سورہ تکویر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کے اَحوال بیان کئے گئے ہیں اور قرآنِ مجید کے اللہ تعالیٰ کا کلام ہونے کو ثابت کیا گیا ہے، اور اس میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتدائی 13 آیات میں قیامت کے چند ہَولْناک اُمور بیان کر کے فرمایا گیا کہ جب یہ چیزیں واقع ہوں گی تو اس وقت ہر جان کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ کون سی نیکی یا بدی اپنے ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی ہے۔

(2)...الٹے اور سیدھے چلنے والوں، ستاروں، رات کے آخری حصے اور صبح کی قسم کھا کر فرمایا گیا کہ بیشک قرآنِ مجید عزت والے رسول حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کا

پہنچایا ہوا کلام ہے، نیز حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کی شان بیان کی گئی۔

(3)... حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور قرآن مجید پر کئے گئے کفار کے اعتراضات کا جواب دیا اور یہ بتایا گیا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں اور قرآن مجید سب جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

سورہ عبس کے ساتھ مناسبت:

سورہ تکویر کی اپنے سے ماقبل سورت ''عبس'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہَولْناکیاں اور شدتیں بیان کی گئی ہیں۔

سورہِ اِنفطار کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہِ اِنفطار مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الانفطار، ۴/۳۵۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

''اِنفطار'' نام رکھنے کی وجہ:

اِنفطار کا معنی ہے پھٹ جانا اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں مذکور لفظ ''اِنْفَطَرَتْ'' سے ماخوذ ہے۔

سورہ اِنفطار کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی علامات بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی ہیبت ناک تبدیلیاں بیان کر کے فرمایا گیا کہ اس وقت ہر جان کو وہ سب کچھ معلوم ہوجائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو اس نے پیچھے چھوڑا۔

(2)...انسان کو عطا کی جانے والی نعمتیں بیان کر کے اسے جھنجوڑا گیا کہ کس چیز نے تجھے اپنے کرم والے رب عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا اور تو نے اس کی نافرمانی شروع کر دی۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ ہر انسان پر کراماً کاتبین دو فرشتے مقرر ہیں جو اس کے اَعمال اور اَقوال کے نگہبان ہیں اور وہ اس کے تمام اعمال جانتے ہیں۔

(4)...اس سورت کے آخر میں نیکوں اور بدکاروں کا انجام بیان کیا گیا اور قیامت کے دن کے احوال بیان کئے گئے۔

سورہ تکویر کے ساتھ مناسبت:

سورہ اِنفطار کی اپنے سے ماقبل سورت ”تکویر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قیامت کی ہَولْناکیاں اور اَحوال بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ مُطَفِّفِینْ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ مُطَفِّفِین کے بارے میں مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت ہجرت کے زمانے میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان نازل ہوئی۔(خازن، تفسیر سورۃ المطفّفین، ۴/۳۵۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 36 آیتیں ہیں۔

''مُطَفِّفِیْنَ'' نام رکھنے کی وجہ:

مُطَفِّفِیْنَ کا معنی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اسی مناسبت سے اسے ''سورہ مُطَفِّفِیْنَ'' کہتے ہیں۔

سورہ مُطَفِّفِیْنَ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے اور ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں شدید

وعید بیان کی گئی۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ کافروں کا اعمال نامہ سب سے نیچی جگہ سِجِّین میں لکھا ہوا ہے اور جس دن وہ اعمال نامہ نکالا جائے گا تو اس دن قیامت کے منکروں کے لئے خرابی ہے۔ نیز یہ بتایا گیا کہ قیامت کے دن کو وہی جھٹلاتا ہے جو سرکش اور گناہگار ہے۔

(3)... جو کافر قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی کہانیوں پر مشتمل کتاب کہتے تھے ان کا رد کیا گیا اور یہ بتایا گیا کہ جس طرح وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار کرنے سے محروم رہے اسی طرح قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے سے محروم رہیں گے اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

(4)... نیک لوگوں کے نامۂ اعمال کی جگہ اور ان کی جزا بیان کی گئی۔

(5)... اس سورت کے آخر میں بیان کیا گیا کہ دنیا میں جو کافر مسلمانوں کا مذاق اڑاتے اور ان پر ہنستے تھے، قیامت کے دن ان کی رسوائی اور دردناک انجام دیکھ کر مسلمان ان پر ہنسیں گے۔

سورۂ اِنفطار کے ساتھ مناسبت:

سورہ مُطَفِّفِیْنَ کی اپنے سے ماقبل سورت ''انفطار'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ انفطار کے آخر میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا گیا کہ قیامت کے دن کوئی جان کسی جان کیلئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ تعالیٰ کا ہو گا، اور سورہ مُطَفِّفِیْنَ

کی ابتداء میں بھی نافرمانی کرنے والوں کے لئے وعید بیان کی گئی ہے۔(تفسیر کبیر، المطفّفین، تحت الآیۃ:۱، ۱۱/۸۲)

سورہِ اِنشقاق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہِ اِنشقاق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الانشقاق، ۴/۳۶۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 25 آیتیں ہیں۔

''اِنشقاق'' نام رکھنے کی وجہ:

اِنشقاق کا معنی ہے پھٹنا، اور اس سورت کا یہ نام اس کی پہلی آیت میں موجود لفظ ''اِنْشَقَّتْ'' سے ماخوذ ہے۔

سورہِ اِنشقاق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولْناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کائنات میں ہونے والی بعض تبدیلیاں بیان کی گئیں۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ ہر انسان مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کا حساب ضرور دے گا اور اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا پائے گا۔

(3)... یہ بیان کیا گیا کہ قیامت کے دن جن لوگوں کو اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو ان سے آسان حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے جنتی گھر والوں کی طرف خوشی خوشی لوٹے گا اور جنہیں اعمال نامہ پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا تو وہ عذاب سے چھٹکارا پانے کے لئے موت مانگیں گے اور انہیں جہنم کی بھڑکتی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(4)... شَفق، رات اور چاند کی قسم ذکر کر کے فرمایا گیا کہ قیامت کے دن مشرکین ہَولناک اُمور اور مشکل ترین اَحوال کا سامنا کریں گے۔

(5)... اس سورت کے آخر میں کفار و مشرکین اور مُلحدوں وغیرہ کی ایمان قبول نہ کرنے پر سرزَنش کی گئی اور دردناک عذاب سے ڈرایا گیا اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو انہیں دائمی ثواب کا مُژدہ سنایا گیا۔

سورہ مُطَفِّفِینْ کے ساتھ مناسبت:

سورہ اِنشقاق کی اپنے سے ماقبل سورت ''مُطَفِّفِینْ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ مُطَفِّفِینْ میں اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے اور اس سورت میں اعمال نامہ لوگوں کے ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔

سورہ بُروج کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ بُروج مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ البروج، ۴/۳۶۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 22 آیتیں ہیں۔

''بروج'' نام رکھنے کی وجہ:

ستاروں کی منزلوں کو بُروج کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے بُرجوں والے آسمان کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ بروج'' کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورۂ بروج سے متعلق دو اَحادیث:

(1)... حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ظہر اور عصر کی نماز میں ''وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ''۔ ''وَ السَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ'' اور ان دونوں جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے۔(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب قدر القراءۃ فی صلاۃ الظہر والعصر، ۱/۳۰۹، الحدیث: ۸۰۵)

(2)... حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

نے حکم دیا کہ عشاء کی نماز میں وہ (چار) سورتیں تلاوت کی جائیں جن کے شروع میں آسمان کا ذکر ہے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ۳/۲۱۷، الحدیث: ۸۳۴۱)

سورہ بُروج کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں سابقہ امتوں کے احوال بیان کر کے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو کفار کی طرف سے پہنچنے والی اَذِیَّتوں پر تسلی دی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں آسمان، قیامت کے دن، جمعہ اور عرفہ کے دن کی قسمیں ذکر کر کے فرمایا گیا کہ کفارِ قریش بھی اسی طرح ملعون ہیں جس طرح بھڑکتی آگ والی کھائی والوں پر لعنت کی گئی تھی۔

(2)...سابقہ امتوں جیسے اصحابُ الاُخدود، فرعون اور ثمود کے واقعات بیان کئے گئے اور انہی واقعات کے ضمن میں بتایا گیا کہ جنہوں نے مسلمان مَردوں اور عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا اور وہ حالتِ کفر میں مر گئے تو ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ظالم کی پکڑ فرماتا ہے تو اس کی پکڑ بہت شدید ہوتی ہے اور وہ مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا اور نیک بندوں سے محبت فرمانے والا ہے، عزت والے عرش کا مالک اور ہمیشہ جو چاہے کرنے والا ہے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفارِ مکہ سابقہ امتوں کے انجام سے نصیحت حاصل کرنے کی بجائے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور قرآنِ مجید کو جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں، قرآن کو شاعری اور کہانت کی کتاب کہتے ہیں حالانکہ وہ تو بہت بزرگی والا قرآن ہے اور لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے۔

سورہِ اِنشقاق کے ساتھ مناسبت:

سورہ بُروج کی اپنے سے ماقبل سورت ''اِنشقاق'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی پہلی آیت میں آسمان کا ذکر ہے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کے لئے جنت کی بشارت، کافروں کے لئے جہنم کی وعید اور قرآن مجید کی عظمت بیان کی گئی ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ سورہِ اِنشقاق میں بیان کیا گیا کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے بارے میں کافروں کے دلوں میں جو بغض و عناد ہے وہ سب اللّٰہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور اس سورت میں بتایا گیا کہ سابقہ امتوں کے کفار کا بھی یہی طرزِ عمل تھا۔

سورہ طارق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ طارق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الطارق، ۴/۳۶۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 17 آیتیں ہیں۔

"طارق" نام رکھنے کی وجہ:

اُس ستارے کو طارق کہتے ہیں جو رات میں خوب چمکتا ہے نیز رات میں آنے والے شخص کو بھی طارق کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس ستارے کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس لئے اسے "سورہ طارق" کہتے ہیں۔

سورہ طارق سے متعلق دو اَحادیث:

(1)... حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرت معاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مغرب کی نماز پڑھائی تو اس میں سورہ بقرہ اور سورہ نساء کی تلاوت کی، (جب حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ بات معلوم ہوئی) تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں ڈال رہے ہو! کیا تمہیں یہ کافی نہیں ہے کہ تم (نماز میں) "وَ السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ"، "وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا" (اور ان کی مثل اور

سورتیں) پڑھو۔ (سنن الکبری للنسائی، کتاب التفسیر، سورۃ الطارق، ۶/۵۱۲، الحدیث: ۱۱۶۶۴)

(2)... حضرت خالد عدوانی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو قبیلہ ثقیف کے بازار میں دیکھا کہ آپ ایک لاٹھی کے سہارے کھڑے ہوئے تھے، جب آپ ثقیف والوں کے پاس مدد طلب کرنے آئے تو میں نے انہیں "وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ" کی تلاوت کرتے ہوئے سنا یہاں تک کہ آپ نے یہ سورت ختم فرمالی۔ میں نے اس سورت کو دورِ جاہلیَّت میں یاد رکھا پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اسے پڑھا۔ (مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث خالد العدوانی رضی اللہ عنہ، ۷/۸، الحدیث: ۱۸۹۸۰)

سورہ طارق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے، حشر و نشر اور حساب و جزا پر ایمان لانے کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان کئے گئے ہیں:

(1)... اس سورت کی ابتداء میں آسمان اور رات کے وقت خوب چمکنے والے ستارے کی قسم کھا کر یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر انسان پر حفاظت کرنے والا ایک فرشتہ مقرر ہے۔

(2)... انسان کو اپنی تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کا حکم دیا گیا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ پہلی بار پیدا کرنے والا رب تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے۔

(3)... یہ بتایا گیا کہ جب قیامت کے دن عقائد، اعمال اور نیتیں ظاہر کر دی جائیں

گی تو اس وقت مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کا انکار کرنے والے کے پاس کوئی طاقت اور کوئی مددگار نہ ہوگا جو اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا سکے۔

(4)...آسمان اور زمین کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا گیا کہ قرآنِ مجید کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں بلکہ یہ حق اور باطل میں فیصلہ کر دینے والا کلام ہے۔

(5)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہے جس کی انہیں خبر نہیں۔

سورہ بُروج کے ساتھ مناسبت:

سورہ طارق کی اپنے سے ماقبل سورت ''بروج'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی ابتداء میں آسمان کی قسم ارشاد فرمائی گئی۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں مُردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر کلام کیا گیا ہے۔ تیسری مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں قرآنِ مجید کو جھٹلانے والوں کا رد کرنے کے لئے قرآنِ مجید کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ اعلیٰ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ اعلیٰ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الاعلی، ۴/۳۶۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

''اعلیٰ'' نام رکھنے کی وجہ:

اعلیٰ کا معنی ہے سب سے بلند، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے ،اسی مناسبت سے اسے ''سورہ اعلیٰ'' کہتے ہیں۔

سورہ اعلیٰ سے متعلق 3 اَحادیث:

(1)... حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عید الفطر، عید الاضحی اور جمعہ کی نماز میں ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى'' اور ''هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ'' پڑھا کرتے تھے اور جب عید جمعہ کے دن ہوتی تو دونوں نمازوں میں ان سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔(مسلم، کتاب الجمعۃ، باب مایقرأ فی صلاۃ الجمعۃ، ص۴۳۵، الحدیث:۶۲(۸۷۸))

(2)... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وتر

کی پہلی رکعت میں ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى“ دوسری رکعت میں ”قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ اور تیسری رکعت میں ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ“ پڑھا کرتے تھے۔(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فیما یقرأ بہ فی الوتر، ۲/۱۰، الحدیث: ۴۶۲)

(3)... حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم فرماتے ہیں ”نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس سورت ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى“ سے محبت فرماتے تھے۔(مسند امام احمد، ومن مسند علیّ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ۱/۲۰۶، الحدیث: ۷۴۲)

سورہ اعلیٰ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت اور اس کی قدرت کو ثابت کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں،

(1)... اس سورت کی ابتداء میں ہر نقص و عیب سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے کا حکم دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی قدرت، وحدانیّت اور علم و حکمت پر دلالت کرنے والے آثار ذکر کئے گئے۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے قرآنِ مجید یاد کرنا آسان کر دیا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اسے کبھی نہیں بھولیں گے۔

(3)... حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا کہ آپ قرآنِ مجید کے ذریعے نصیحت فرمائیں اور یہ بتایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اپنے برے انجام سے ڈرتا ہے وہ نصیحت مانے

گا اور جو بڑا بد بخت ہے وہ آپ کی نصیحت قبول کرنے سے دور رہے گا۔

(4)... یہ فرمایا گیا کہ جس نے خود کو پاک کر لیا، اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نماز ادا کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح نہ دی تو وہ کامیاب ہو گیا۔

(5)... اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ خود کو پاک کرنے والوں کا اپنی مراد کو پہنچنا اور آخرت کا بہتر ہونا قرآنِ مجید سے پہلے نازل ہونے والے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے صحیفوں میں بھی لکھا ہوا ہے۔

سورہ طارق کے ساتھ مناسبت:

سورہ اعلیٰ کی اپنے سے ماقبل سورت ''طارق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں انسان کی تخلیق اور نباتات سے متعلق کلام کیا گیا ہے۔ (تناسق الدّرر، سورۃ الاعلی، ص۱۳۵-۱۳۶)

سورہ غاشیہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ غاشیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الغاشیۃ، ۴/۳۷۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 26 آیتیں ہیں۔

''غاشیہ'' نام رکھنے کی وجہ:

غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی چیز، اور اس کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اسی مناسبت سے اسے ''سورہ غاشیہ'' کہتے ہیں۔

سورہ غاشیہ سے متعلق حدیث:

حضرت ضحاک بن قیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف خط لکھ کر پوچھا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ کے ساتھ کونسی سورت کی تلاوت فرماتے تھے؟ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جمعہ کی نماز میں ''هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ'' کی تلاوت فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ما جاء فی القراءۃ فی الصلاۃ یوم الجمعۃ، ۲/۲۴، الحدیث: ۱۱۱۹)

سورہ غاشیہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اسلام کے بنیادی عقائد بیان کئے گئے ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)... اس کی ابتداء میں قیامت کی ہَولْناکیاں، کفار کی بدبختی، مسلمانوں کی خوش بختی، اہلِ جنت اور اہلِ جہنم کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔

(2)... اللہ تعالیٰ کی وحدانیَّت، قدرت اور علم و حکمت پر اونٹ کی تخلیق، آسمان کی

بلندی، پہاڑوں کو زمین میں نَصب کرنے اور زمین کو بچھانے کے ذریعے اِستدلال کیا گیا ہے۔

(3)...اس سورت کے آخر میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کی ذمہ داری صرف نصیحت کر دینا ہے کسی کو مسلمان کر کے ہی چھوڑنا آپ کی ذمہ داری نہیں اور یہ بتایا گیا کہ جو کفر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بڑا عذاب دے گا اور قیامت کے دن سب لوگ حساب اور جزا کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔

سورہ اعلیٰ کے ساتھ مناسبت:

سورہ غاشیہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اعلیٰ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ اعلیٰ میں مسلمانوں، کافروں، جنت اور جہنم کے اوصاف اِجمالی طور پر بیان ہوئے اور سورہ غاشیہ میں ان چیزوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔(تناسق الدّرر، سورۃ الغاشیۃ، ص۱۳۶)

سورہ فجر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۂ فجر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 30 آیتیں ہیں۔

"فجر" نام رکھنے کی وجہ:

فجر کا معنی ہے صبح، اور اس سورت کی پہلی آیت میں فجر کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے "سورہ فجر" کہتے ہیں۔

سورہ فجر کے مضامین:

اس سورہ مبارکہ کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں پانچ عظمت والی اَشیاء کی قسم بیان کر کے کفار کو سمجھایا گیا ہے اور سمجھانے کے لئے گزشتہ اَقوام کا اپنی قوت و طاقت کے باوجود عذابِ الٰہی کا شکار ہونے کو بیان کیا گیا ہے۔ نیز اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...غافلوں کی غفلت، ان کی فطرت اور کردار کا بیان ہے۔

(2)...برائیوں کی جڑ یعنی مال کی محبت اور اس کے اثرات کا تذکرہ ہے۔

(3)...پھر قیامت کی ہَولْناکیوں اور عذابِ الٰہی کی شدّت کا بیان ہے۔

(4)...آخر میں مخلصین و مومنین کے انعام واکرام کا ذکر ہے۔

سورہ غاشیہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ فجر کی اپنے سے ماقبل سورت "غاشیہ" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں وعدہ اور وعید کا بیان ہے۔

سورۂ بلد کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ بلد مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ البلد، ۴/۳۷۹)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 20 آیتیں ہیں۔

"بلد" نام رکھنے کی وجہ:

بلد کا معنی ہے شہر، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے شہر مکہ کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ بلد" کہتے ہیں۔

سورہ بلد کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کی سعادت اور بدبختی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے شہرِ مکہ کی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی قسم ذکر کر کے فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو مشقت میں رہتا پیدا کیا ہے۔

(2)...بری جگہ اور بری نیت سے مال خرچ کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی اور یہ بتایا گیا کہ وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا بلکہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

(3)...یہ بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو آنکھیں، زبان اور دو ہونٹ دیئے ہیں اور اس کے سامنے اچھائی اور برائی دونوں کے راستے واضح کر دیئے ہیں اب اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی عقل کو استعمال کرتے ہوئے اپنے لئے جس راستے کو چاہے چن لے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں مال خرچ کرنے کے مَصارف بیان کئے گئے اور یہ بتایا گیا کہ ان جگہوں پر مال خرچ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں تو وہ عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور ان کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دیا جائے گا، نیز یہ بیان کیا گیا کہ کافروں کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا اور ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی۔

سورہ فجر کے ساتھ مناسبت:

سورۂ بلد کی اپنے سے ماقبل سورت ”فجر“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ فجر میں مال کی محبت، وراثت کا سارا مال ہڑپ کر جانے اور مسکین کو کھانا کھلانے کی طرف راغب نہ کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور سورہ بلد میں یہ بتایا گیا ہے کہ مالدار شخص کو اپنا

مال کن کاموں میں خرچ کرنا چاہئے۔(تناسق الدّرر، سورۃ البلد، ص۱۳۷)

سورہ شمس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ شمس مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الشّمس، ۴/۳۸۱)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 15 آیتیں ہیں۔

"شمس" نام رکھنے کی وجہ:

سورج کو عربی میں شمس کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں سورج کی قسم ارشاد فرمائی گئی اس مناسبت سے اسے "سورہ شمس" کہتے ہیں۔

سورہ شمس سے متعلق اَحادیث:

(1)... حضرت بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عشاء کی نماز میں "وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا" اور اس کے مشابہ سورتیں پڑھا کرتے تھے۔(ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ماجاء فی القراءۃ فی صلاۃ العشائ، ۱/۳۳۳، الحدیث:۳۰۹)

(2)... حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انہیں فجر کی نماز پڑھائی تو اس میں "وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰىهَا" اور "وَ

السَّمَآءِ وَ الطَّارِقِ‘‘ کی تلاوت فرمائی۔(معجم الکبیر، شریک بن عبد اللہ النخعی عن سماک، ۲/۲۳۱، الحدیث:۱۹۵۸)

سورۂ شمس کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون لوگوں کو نیک اعمال کرنے کی ترغیب دینا اور گناہ کرنے سے ڈرانا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے سورج، چاند، دن، رات، آسمان، زمین، انسانوں کے نفس اور اپنی ذات کی قسم ذکر کرکے فرمایا کہ جس نے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا۔

(2)...کفارِ مکہ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی نافرمانی کرنے والوں کا حال بیان کیا تاکہ ان پر واضح ہوجائے کہ جس طرح حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے وہ لوگ ہلاک کردیئے گئے تو اسی طرح سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے انہیں بھی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔

سورۂ بَلد کے ساتھ مناسبت:

سورۂ شمس کی اپنے سے ماقبل سورت ’’بلد‘‘ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورۂ بلد

کے آخر میں بتایا گیا کہ کفار کو آخرت میں جہنم کی سزا دی جائے گی اور اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ بعض کفار کو دنیا میں بھی سزا دی گئی ہے۔

سورہ لیل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ لَیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 21 آیتیں ہیں۔

"لَیل" نام رکھنے کی وجہ:

رات کو عربی میں لَیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ لَیل" کہتے ہیں۔

سورہ لیل سے متعلق حدیث:

حضرت جابر بن سمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ظہر کی نماز میں "وَ الَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی" پڑھا کرتے تھے۔ (سنن نسائی، کتاب الافتتاح، القراءۃ فی الرکعتین الاولیین من صلاۃ العصر، ص ۱۷۰، الحدیث: ۹۷۷)

سورہ لَیل کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے عمل اور آخرت میں اس کی جزاء کے بارے میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں رات، دن اور مُذکر و مُونّث کو پیدا کرنے والے رب تعالیٰ کی قسم ذکر کرکے ارشاد فرمایا گیا کہ اے لوگو! بیشک تمہارے اعمال جداگانہ ہیں کہ کوئی جنت کے لئے عمل کرتا ہے اور کوئی جہنم کے لئے عمل کرتا ہے۔

(2)...اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے والے، ممنوع و حرام کاموں سے بچنے والے اور دینِ اسلام کو سچا ماننے والے کی فضیلت بیان کی گئی اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والے، ثواب اور آخرت سے بے پرواہ بننے والے اور دینِ اسلام کو جھٹلانے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی ہے۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے اور وہی دنیا و آخرت کا مالک ہے۔

(4)...اللہ تعالیٰ نے نارِ جہنم کے عذاب سے ڈرایا اور بتایا کہ یہ عذاب اسے ملے گا جس نے قرآنِ مجید اور حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کیا۔

(5)...اس سورت کے آخر میں یہ بیان کیا گیا کہ جس نے کسی کا بدلہ اتارنے اور ریا کاری و نمائش کے طور پر مال خرچ نہیں کیا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی حاصل کرنے کے ارادے سے مال خرچ کیا تو اِسے اُس آگ سے دور رکھا جائے گا اور

وہ اللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات پر خوش ہوجائے گا۔ان آیات کا مِصداق حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

سورہ شمس کے ساتھ مناسبت:

سورہ لیل کی اپنے سے ماقبل سورت "شمس" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ شمس میں بتایا گیا کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اپنے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہوگیا اور اس سورت میں وہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے انسان کو کامیابی حاصل ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے وہ ناکامی کا سامنا کرتا ہے۔

سورہ وَالضُّحٰی کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ وَالضُّحٰی مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"وَالضُّحٰی" نام رکھنے کی وجہ:

چاشت کے وقت کو عربی میں "ضُحٰی" کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں

اللہ تعالیٰ نے چاشت کے وقت کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ”سورہ وَ الضُّحٰی“ کہتے ہیں۔

سورہ وَالضُّحٰی کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شخصیت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے چڑھتے دن اور رات کی قَسم ذکر کر کے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کئے گئے کفار کے اعتراض کا جواب دیا۔

(2)...نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ آپ کے لئے ہر پچھلی گھڑی پہلی سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

(3)...حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بچپن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر جو انعامات فرمائے وہ بیان کئے گئے۔

(4)...اس سورت کے آخر میں یتیم پر سختی کرنے اور سائل کو جھڑکنے سے منع کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ لَیل کے ساتھ مناسبت:

سورہ وَالضُّحٰی کی اپنے سے ماقبل سورت ”لَیل“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ لَیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر کفار کی طرف سے

ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الم نشرح، ۴/۳۸۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''اَلَمْ نَشْرَحْ'' نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کے تین نام ہیں (1) سورہ شرح۔(2) سورہِ انشراح۔(3) سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ، اور یہ تینوں نام اس سورت کی پہلی آیت سے ماخوذ ہیں۔

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شخصیت اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ پر کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مَضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا کی گئی نعمتیں بیان کی

گئیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی خاطر ہدایت، معرفت، نصیحت، نبوت اور علم و حکمت کے لئے آپ کے سینۂ اَقدس کو کشادہ اور وسیع کر دیا اور شفاعت قبول کئے جانے والا بنا کر آپ کے اوپر سے امت کے گناہوں کے غم کا وہ بوجھ دور کر دیا جس نے آپ کی پیٹھ توڑی تھی اور آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا۔

(2)... مشکلات و مَصائب کے بعد آسانیاں عطا کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔

(3)...اس سورت کے آخر میں نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو آخرت کے لئے دعا کرنے اور اللہ تعالیٰ پر توکُّل کرتے رہنے کا حکم دیا گیا۔

نوٹ: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سورہ مبارکہ کی 445 صفحات پر مشتمل ایک تفسیر لکھی ہے جس کا عربی نام ''اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ اَلَمْ نَشْرَحْ'' اور اردو نام ''انوارِ جمال مصطفٰی'' ہے۔ 8 آیات پر مشتمل اس سورت کی 445 صفحات تک پھیلی ہوئی اُس تفسیر کو پڑھ کر قرآنِ پاک کی جامعیّت کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔([1])

[1] ۔۔۔ یہ کتاب ''انوار جمال مصطفٰی'' کے نام سے شبیر برادرز سے اور ''الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح'' کے نام سے ضیاء الدین پبلیکشنز سے طبع ہو چکی ہے۔

سورہ وَالضُّحٰی کے ساتھ مناسبت:

اَلَمْ نَشْرَحْ کی اپنے سے ماقبل سورت ”وَالضُّحٰی“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے وہ نعمتیں بیان فرمائی ہیں جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو عطا فرمائی ہیں۔

سورہ وَالتِّیْنِ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ وَالتِّیْن مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ والتین، ۴/۳۹۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

”وَالتِّیْن“ نام رکھنے کی وجہ:

انجیر کو عربی میں اَلتِّیْن کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے انجیر کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ وَالتِّیْن“ کہتے ہیں۔

سورہ وَالتِّیْن سے متعلق حدیث:

حضرت براء بن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عشاء کی نماز میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ”وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ“ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، میں نے آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قراءت کرتے ہوئے کسی کو نہیں سنا۔ (بخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الماہر بالقرآن... الخ، ۴/۵۹۳، الحدیث: ۷۵۴۶)

سورہ وَالتِّیْنِ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان اور اس کے عقیدے سے متعلق کلام کیا گیا ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)... اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے انجیر، زیتون، مبارک پہاڑ طورِ سینا اور امن والے شہر مکہ مکرمہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ اگر آدمی نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کا اقرار نہیں کیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصدیق نہ کی تو اسے جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو واحد معبود مانا، اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کیلئے بے انتہاء ثواب ہے۔

(3)... اس سورت کے آخر میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب و جزاء کا انکار کرنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے۔

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ کے ساتھ مناسبت:

سورہ وَالتِّیْنِ کی اپنے سے ماقبل سورت ''اَلَمْ نَشْرَحْ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ

سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ میں تخلیق اور خُلق کے اعتبار سے سب سے کامل انسان کی شخصیت اور سیرتِ مبارکہ بیان کی گئی اور اس سورت میں نوعِ انسانی کا حال بیان کیا گیا ہے۔

سورہ علق کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ علق مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔اکثر مفسرین کے نزدیک یہ سورت سب سے پہلے نازل ہوئی اور اس کی پہلی پانچ آیتیں ''مَالَمْ یَعْلَمْ'' تک غارِ حرا میں نازل ہوئیں۔(خازن، تفسیر سورۃ العلق، ۴/۳۹۱، جلالین، سورۃ اقرأ، ص ۵۰۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 19 آیتیں ہیں۔

''علق'' نام رکھنے کی وجہ:

خون کے لوتھڑے کو عربی میں ''علق'' کہتے ہیں، اور اس سورت کی دوسری آیت میں یہ لفظ موجود ہے، اس کی مناسبت سے اسے ''سورہ علق'' کہتے ہیں۔اس سورت کا ایک نام ''سورہ اِقراء'' بھی ہے اور یہ نام اس کی پہلی آیت کے شروع میں موجود لفظ ''اِقْرَاْ'' کی مناسبت سے رکھا گیا ہے۔

سورہ علق کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں ابوجہل کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی حکمت بیان کی گئی کہ اسے کمزوری سے قوت کی طرف منتقل فرمایا۔

(2)...قراءت اور کتابت کی فضیلت بیان کی گئی۔

(3)...یہ بتایا گیا کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا اور مال و دولت کی وجہ سے تکبر کرتا ہے۔

(4)...اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے اور نماز پڑھنے سے روکنے والے کے بارے میں وعید بیان کی گئی۔

(5)...اس سورت کے آخر میں ابوجہل کی مذمت بیان کی گئی اور اس کی دھمکیوں کا جواب دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا کہ آپ اس کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کریں۔

سورہ وَالتِّیْنِ کے ساتھ مناسبت:

سورہ علق کی اپنے سے ماقبل سورت ”وَالتِّیْنِ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ وَالتِّیْنِ میں انسان کی تخلیق کی صورت بیان کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا اور اس سورت میں انسان کی تخلیق کا مادہ بتایا گیا ہے کہ اسے خون

کے لوتھڑے سے پیدا کیا گیا ہے۔

سورہ قدر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قدر مدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ القدر، ۴/۳۹۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

"قدر" نام رکھنے کی وجہ:

قدر کے بہت سے معنی ہیں البتہ یہاں قدر سے عظمت و شرافت مراد ہے، اور چونکہ اس سورت میں لیلۃ القدر کی شان بیان کی گئی ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ قدر" کہتے ہیں۔

سورہ قدر کے مضامین:

اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کے ابتدائی زمانے کے بارے میں بتایا گیا اور جس رات میں قرآن مجید نازل ہوا اس کی فضیلت بیان کی گئی کہ یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اترتے ہیں اور یہ رات صبح طلوع ہونے تک سراسر سلامتی والی ہے۔

سورہ علق کے ساتھ مناسبت:

سورہ قدر کی اپنے سے ماقبل سورت ''علق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ علق میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا تھا کہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نام سے قرآن پڑھئے جس نے پیدا کیا اور اس سورت میں قرآنِ مجید نازل ہونے کی ابتداء کا زمانہ بتایا گیا کہ اسے عظمت و شرافت والی رات لیلۃُ القدر میں نازل کیا گیا۔

سورہ بَیِّنَہ کا تعارف

مقامِ نزول:

جمہور مفسرین کے نزدیک یہ سورت مدنیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک روایت یہ ہے کہ یہ سورت مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ البیّنۃ، ۴/۳۹۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''بَیِّنَہ'' نام رکھنے کی وجہ:

بینہ کا معنی ہے روشن اور بہت واضح دلیل، اس سورت کی پہلی آیت کے آخر میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ بَیِّنَہ'' کہتے ہیں۔

سورۂ بَیِّنَہ سے متعلق حدیث:

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورت ''لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا'' پڑھوں۔ حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں۔ (یہ سن کر) حضرت اُبی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔ (بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ۵۶۲/۲، الحدیث: ۳۸۰۹)

سورۂ بَیِّنَہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت سے متعلق مَوقف بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)... یہودیوں، عیسائیوں اور مجوسیوں کے مذہب کا باطل ہونا بیان فرمایا گیا۔

(2)... یہ بتایا گیا کہ اہلِ کتاب میں دین کے معاملے میں پھوٹ کس وقت پڑی اور تورات و انجیل میں انہیں دیئے گئے اَحکام بیان کئے گئے۔

(3)... کافروں کا انجام بیان کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ تمام مخلوق میں سب سے بدتر

ہیں۔

(4)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، اس کے بعد ان کی جزاء بیان کی گئی۔

سورہ قدر کے ساتھ مناسبت:

سورہ بینہ کی اپنے سے ماقبل سورت "قدر" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قدر میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ شبِ قدر میں قرآن مجید نازل فرمایا اور اس سورت میں یہ بیان کیا گیا کہ کتابی کافر یہودی اور عیسائی اور مشرک اس وقت تک اپنا دین چھوڑنے والے نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آجائے، تو گویا کہ اس سورت میں قرآنِ مجید نازل کرنے کی علت اور وجہ بیان کی گئی ہے۔

سورہ زِلزال کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ زِلزال مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مدنیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الزّلزلۃ، ۴/ ۴۰۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

''زِلزال'' نام رکھنے کی وجہ:

زِلزال کا معنی ہے ہلا دینا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ زِلزال'' کہتے ہیں۔

سورہ زِلزال کے فضائل:

(1)... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور پُرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''سورہ ''اِذَا زُلْزِلَتْ'' آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورہ ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' تہائی قرآن کے برابر ہے اور سورہ ''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ'' چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص وفی سورۃ اذا زلزلت، ۴/۴۰۹، الحدیث: ۲۹۰۳)

(2)... حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو سورہ زلزال پڑھے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابر ہوگی، جو سورہ کافرون پڑھے تو یہ اس کے لئے چوتھائی قرآن کے برابر اور سورہ اخلاص کا پڑھنا تہائی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے کے برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی اذا زلزلت، ۴/۴۰۹، الحدیث: ۲۹۰۲)

سورہ زِلزال کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولْناکیوں اور سختیوں

کے بارے میں خبر دی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں قیامت قائم ہوتے وقت کی چند علامات بیان کرنے کے بعد بتایا گیا کہ قیامت کے دن زمین اللہ تعالیٰ کے حکم سے مخلوق کا وہ سب کچھ بیان کر دے گی جو اس پر انہوں نے کیا ہو گا۔

(2)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ قیامت کے دن لوگ مختلف حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور جس نے ذرہ بھر نیکی یا گناہ کیا ہو گا تو وہ اسے دیکھے گا۔

سورۂ بَیِّنَہ کے ساتھ مناسبت:

سورۂ زِلزال کی اپنے سے ماقبل سورت ”بَیِّنَہ“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ بَیِّنَہ کے آخر میں بیان کیا گیا کہ کافروں کی سزا جہنم ہے اور نیک مسلمانوں کی جزا جنت اور اس سورت میں یہ سزا و جزا ملنے کا وقت بتایا گیا ہے۔(تناسق الدرر، سورۃ الزّلزلۃ، ص۱۴۲)

سورہ عادِیات کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ عادِیات حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قول کے

مطابق مکیہ ہے اور حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے قول کے مطابق مدنیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ العادیات، ۴/۴۰۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

"عادِیات" نام رکھنے کی وجہ:

مجاہدین کے ان گھوڑوں کو عادِیات کہتے ہیں جنہیں وہ دشمن کا پیچھا کرنے کیلئے تیزی سے دوڑاتے ہیں۔اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان گھوڑوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اس مناسبت سے اسے "سورۂ عادِیات" کہتے ہیں۔

سورہ عادِیات کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسان کے ناشکرا ہونے کو بیان کیا گیا ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں

(1)...اس سورت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے گھوڑوں کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ انسان اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی ناشکری اور انکار کرتا ہے اور وہ اپنے اس عمل پر خود بھی گواہ ہے۔

(2)...اس سورت کے آخر میں مال کی محبت میں مضبوط اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں کمزور انسان کی مذمت بیان کی گئی اور وہ اعمال کرنے کی ترغیب دی

گئی جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حساب دیتے وقت کام آئیں گے۔

سورہ زِلزال کے ساتھ مناسبت:

سورہ عادِیات کی اپنے سے ماقبل سورت ''زِلزال'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ زِلزال کے آخر میں نیکی اور گناہ کی جزا بیان کی گئی اور اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے، دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے اور آخرت میں لئے جانے والے حساب کی تیاری نہ کرنے پر انسان کی سرزَنش کی گئی ہے۔

سورہ قارعہ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قارعہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ القارعۃ، ۴/۴۰۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 11 آیتیں ہیں۔

''قارِعہ'' نام رکھنے کی وجہ:

قارعہ کا معنی ہے دل دہلا دینے والی، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ قارِعہ'' کہتے ہیں۔

سورہ قارعہ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں قیامت کی ہَولْناکیاں بیان کی گئی ہیں اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں۔

(1)...اس سورت کی ابتداء میں بتایا گیا کہ قیامت کی دہشت اور سختی سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے اور میدانِ قیامت میں لوگ پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوکر دُھنی ہوئی اون کے ریزوں کی طرح اڑیں گے۔

(2)...اس سورت کے آخر میں بتایا گیا کہ جس کی نیکیوں کا ترازو بھاری ہو گا وہ تو جنت کی پسندیدہ زندگی میں ہو گا اور جس کی نیکیوں کا ترازو ہلکا پڑے گا تو اس کا ٹھکانا شعلے مارتی آگ ہاوِیہ ہو گا جس میں انتہا کی سوزش اور تیزی ہے۔

سورہ عادِیات کے ساتھ مناسبت:

سورہ قارِعہ کی اپنے سے ماقبل سورت ”عادِیات“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ عادِیات کے آخر میں قیامت کے اوصاف بیان کئے گئے اور سورہ قارِعہ میں قیامت کی ہَولْناکیاں بیان کی گئی ہیں۔

سورہ تکاثُر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ تکاثُر مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ التکاثر، ۴/۴۰۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 8 آیتیں ہیں۔

"تکاثُر" نام رکھنے کی وجہ:

تکاثُر کا معنی ہے مال، اولاد اور خادموں کی کثرت پر فخر کرنا۔ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ تکاثر" کہتے ہیں۔

سورہ تکاثر کے فضائل:

(1)... حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "کیا تم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیتوں کی تلاوت کرے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عرض کی: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا "کیا تم میں کوئی (روزانہ) "اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا؟ (یعنی یہ سورت پڑھنا ثواب میں ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے)۔ (مستدرک، کتاب فضائل القراٰن، ذکر فضائل سور... الخ، الہٰکم التکاثر تعدل الف آیۃ، ۲/ ۲۷۶، الحدیث: ۲۱۲۷)

(2)... حضرت جریر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "میں تمہارے سامنے سورت "اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھنے لگا ہوں تو (اسے سن کر) جو رو پڑا تو اس کے لئے جنت ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وہ سورت

پڑھی تو بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ رو پڑے اور بعض کو رونا نہیں آیا۔ جن صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو رونا نہیں آیا تو انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ہم نے بہت کوشش کی لیکن رونے پر قادر نہیں ہو سکے۔ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں دوبارہ تمہارے سامنے وہ سورت پڑھتا ہوں تو جو رو پڑا اس کے لئے جنت ہے اور جسے رونا نہ آئے تو وہ رونے جیسی صورت بنا لے۔ (شعب الایمان، التاسع عشر من شعب الایمان... الخ، فصل فی البکاء عند قراءۃ القراٰن، ۲/۳۶۳، الحدیث: ۲۰۵۴)

سورہ تکاثُر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں فقط دنیا کی بہتری کے لئے عمل کرنے کی مذمت بیان کی گئی اور آخرت کے لئے تیاری نہ کرنے پر تنبیہ کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)... اس سورت کی ابتدا میں بتایا گیا کہ زیادہ مال جمع کرنے کی حرص نے لوگوں کو آخرت کی تیاری سے غافل کر دیا ہے اور یہ حرص ان کی دلوں میں رہی یہاں تک کہ انہیں موت آگئی۔

(2)... یہ بیان کیا گیا کہ نزع کے وقت زیادہ مال جمع کرنے کی حرص رکھنے والوں کو اس کا انجام معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ اس کا انجام یقینی علم کے ساتھ جانتے تو مال سے کبھی محبت نہ رکھتے۔

(3)...اس سورت کے آخر میں یہ بتایا گیا کہ مرنے کے بعد مال کی حرص رکھنے والے ضرور جہنم کو دیکھیں گے اور قیامت کے دن لوگوں سے نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

سورہ قارِعہ کے ساتھ مناسبت:

سورہ تکاثُر کی اپنے سے ماقبل سورت ''قارِعہ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ قارِعہ میں قیامت کی بعض ہَولناکیاں بیان کی گئیں اور اس سورت میں جہنم کا مستحق ہونے کی وجہ بیان کی گئی کہ لوگ دنیا میں مشغول ہو کر دین سے دور ہو جائیں گے اور گناہ کرنے لگیں گے جس کی وجہ سے انہیں جہنم میں ڈالا جائے گا۔

سورہ عصر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ عصر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ سورت مدنیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ العصر، ۴/۴۰۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

''عصر'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں زمانے کو عصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم ارشاد فرمائی اس مناسبت سے اسے ''سورہ عصر'' کے نام سے مَوسوم کیا گیا۔

سورہ عصر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں انسانی زندگی کا دستور بیان کیا گیا ہے اور اس میں زمانے کی قسم کھا کر بتا دیا گیا کہ اسلام قبول کر کے نیک اعمال کرنے والے، ایک دوسرے کو حق پر قائم رہنے کی تاکید کرنے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرنے والے کے علاوہ آدمی ضرور نقصان میں ہے کیونکہ اس کی عمر لمحہ بہ لمحہ کم ہوتی چلی جارہی ہے۔

سورہ تکاثُر کے ساتھ مناسبت:

سورہ عصر کی اپنے سے ماقبل سورت ''تکاثُر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ تکاثُر میں لوگوں کی دُنیَوی اُمور میں حد سے زیادہ مشغولیت اور آخرت کی تیاری سے غفلت کا ذکر ہے اور اس سورت میں وہ چیز بیان کی گئی ہے جس میں انسان کو مشغول ہونا چاہئے۔

سورہ ہُمَزَۃ کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ ہُمَزَۃ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 9 آیتیں ہیں۔

''ہُمَزَۃ'' نام رکھنے کی وجہ:

ہُمَزَۃ کا معنی ہے لوگوں کے منہ پر عیب نکالنے والا، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ ہُمَزَۃ'' کہتے ہیں۔

سورہ ہُمَزَۃ کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں غیبت کرنے والے اور منہ پر عیب نکالنے والے کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس سورت میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدا میں غیبت کرنے والے اور عیب نکالنے والے کے لئے آخرت میں شدید عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

(2)...ان لوگوں کی مذمت کی گئی ہے جو دنیا کا مال جمع کرنے کے ایسے حریص ہیں

جیسے انہوں نے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بتایا گیا کہ انہیں جہنم کے اس دَرَکہ (یعنی طبقے) میں پھینکا جائے گا جہاں آگ ان کی ہڈیاں پسلیاں توڑ ڈالے گی۔

سورہ عصر کے ساتھ مناسبت:

سورہ ہُمَزَہ کی اپنے سے ماقبل سورت ''عصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ عصر میں بتایا گیا تھا کہ نیکا عمال کرنے والے مسلمانوں کے علاوہ ہر انسان خسارے میں ہے اور اس سورت میں اس شخص کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جو آخرت میں نقصان اٹھانے والا ہے۔

سورہ فیل کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ فیل مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ الفیل، ۴/۴۰۷)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

''فیل'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں ہاتھی والوں کا واقعہ بیان کیا گیا ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ فیل'' کہتے ہیں۔

سورہ فیل کے مضامین:

اس سورت میں یمن کے بادشاہ ابرہہ کا واقعہ بیان کیا گیا کہ اس نے اپنی قوت اور مال پر بھروسہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پر حملہ کیا تو اس کی فوج پر اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے جنہوں نے ان پر کنکر کے پتھر برسائے اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

سورہ ہُمَزَۃ کے ساتھ مناسبت:

سورہ فیل کی اپنے سے ماقبل سورت ''ہُمَزَۃ'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ہُمَزَۃ میں بتایا گیا تھا کہ منہ پر عیب نکالنے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کافروں نے جو مال جمع کیا تھا وہ انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور اس سورت میں اس پر دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ ابرہہ جو کہ مال و دولت، طاقت و قوت اور جاہ و حشمت میں کفارِ مکہ سے بڑھ کر تھا، جب وہ کعبہ شریف پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے کمزور اور چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے اسے ہلاک کر دیا اور ان کا مال، تعداد اور قوت انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکی۔

سورہ قریش کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ قریش زیادہ صحیح قول کے مطابق مکیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ قریش، ۴/۴۱۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

''قریش'' نام رکھنے کی وجہ:

قریش ایک قبیلے کا نام ہے اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ قریش'' کہا جاتا ہے۔

سورہ قریش کے مضامین:

اس سورت میں بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کو تجارت کے لئے ہر سال میں دو سفر کرنے کی طرف رغبت دلائی اور ان کی محبت ان کے دل میں ڈال دی اس لئے انہیں چاہئے کہ بتوں کی بجائے اس رب تعالیٰ کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں کئی قسم کے خوف سے امن عطا کیا۔

سورہ فیل کے ساتھ مناسبت:

سورہ قریش کی اپنے سے ماقبل سورت ''فیل'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے دونوں

سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے اہلِ مکہ کو اپنی نعمتیں یاد دلائی ہیں، چنانچہ سورہ فیل میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن ابرہہ کو ہلاک کیا جو کعبہ معظمہ کو گرانے آیا تھا اور سورہ قریش میں یہ نعمت یاد دلائی کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں تجارت کرنے کی رغبت پیدا فرمائی اور سردی، گرمی کے موسم میں انہیں دوسرے شہروں میں تجارت کے لئے سفر کرنے پر تیار کیا۔

سورہ ماعون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ ماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ سورت آدھی عاص بن وائل کے بارے میں مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور آدھی عبداللہ بن ابی سلول منافق کے بارے میں مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ (خازن، تفسیر سورۃ الماعون، ۴/۴۱۲)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 7 آیتیں ہیں۔

"ماعون" نام رکھنے کی وجہ:

ماعون کا معنی ہے استعمال کی معمولی چیز، اور اس سورت کی آخری آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ ماعون" کہتے ہیں۔

سورہ ماعون کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں کافروں اور منافقوں کی مذمت بیان کی گئی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس سورت کی ابتدائی آیات میں ان کافروں کی مذمت کی گئی جو حساب اور جزا کے دن کو جھٹلاتے ہیں، یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتے۔

(2)...آخری آیات میں ان منافقوں کی مذمت کی گئی جو لوگوں کے سامنے نمازی بنتے اور تنہائی میں نمازیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کے سامنے بھی جو نمازیں ادا کرتے ان سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے لوگوں کو یہ دکھانا مقصود ہوتا تھا کہ ہم بھی نمازی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ان کی ایک بری خصلت یہ تھی کہ اگر ان سے کوئی استعمال کی معمولی چیز مانگتا تو وہ اسے منع کر دیتے تھے۔

سورہ قریش کے ساتھ مناسبت:

سورہ ماعون کی اپنے سے ماقبل سورت ''قریش'' کے ساتھ ایک مناسبت یہ ہے کہ سورہ قریش میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی تھی جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت بیان کی گئی ہے جو مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے۔ دوسری مناسبت یہ ہے کہ سورہ قریش میں خانہ کعبہ کے

رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا اور اس سورت میں ان لوگوں کی مذمت کی گئی جو سستی اور کاہلی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں۔

سورہ کوثر کا تعارف

مقامِ نزول:

علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”سورہ کوثر جمہور مفسرین کے نزدیک مکیہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مدنیہ ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الکوثر، ۴/۴۱۳)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

”کوثر“ نام رکھنے کی وجہ:

کوثر سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں اور جنت کی ایک نہر کا نام بھی کوثر ہے۔اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ”سورہ کوثر“ کہتے ہیں۔

سورہ کوثر کے مضامین:

اس سورت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کی مِدحت بیان فرمائی ہے اور اس میں یہ مضامین بیان ہوئے ہیں:

(1)...اس کی پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ کے اس فضل واحسان کا بیان ہے جو اس نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر فرمایا۔

(2)...دوسری آیت میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کے شکریے میں نماز پڑھتے رہیں اور قربانی کریں۔

(3)...تیسری آیت میں فرمایا گیا کہ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

سورہ ماعون کے ساتھ مناسبت:

سورہ کوثر کی اپنے سے ماقبل سورت ''ماعون'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ ماعون میں کافروں اور منافقوں کی جو صفات بیان کی گئیں ان کے مقابلے میں سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَوصاف سورہ کوثر میں بیان کئے گئے۔(تفسیر کبیر، الکوثر، تحت الآیۃ:۱، ۱۱/۳۰۷)

سورہ کافرون کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ کافرون مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ قل یاایّہاالکافرون، ۴/۴۱۷)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

"کافرون" نام رکھنے کی وجہ:

اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے "سورہ کافرون" کہتے ہیں۔

سورہ کافرون کے فضائل:

(1)... حضرت فروہ بن نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت نوفل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: "تم "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ سورت شرک سے بَری کرتی ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الادب، ابواب النّوم، باب مایقال عند النّوم، ۴/۴۰۷، الحدیث: ۵۰۵۵)

(2)... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے سورت "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔ (معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ: احمد، ص۶۱، الجزء الاول)

سورہ کافرون کے مضامین:

اس سورہ مبارکہ میں مشرکوں کے عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے اور کافروں

کی اس امید کو ختم کر دیا گیا ہے کہ مسلمان اپنے دین اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے معاملے میں کبھی ان سے سمجھوتہ کریں گے۔

سورہ کوثر کے ساتھ مناسبت:

سورہ کافرون کی اپنے سے ماقبل سورت "کوثر" کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ کوثر میں حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہنے کا حکم دیا گیا اور سورہ کافرون میں یہ حکم دیا گیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کافروں کو مُخاطب کر کے یہ اعلان فرمادیں کہ میں صرف اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا رہوں گا اور جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو میں ان کی (کبھی بھی) پوجا نہیں کروں گا۔ (تناسق الدرر، سورۃ الکافرون، ص ۱۴۵)

سورہ نصر کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ نصر مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ النصر، ۴/۴۱۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 3 آیتیں ہیں۔

"نصر" نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں مدد کو نصر کہتے ہیں اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے

اس مناسبت سے اسے ”سورہ نصر“ کے نام سے مَوسوم کیا گیا ہے۔

سورہ نصر کے مضامین:

اس سورہ مبارکہ میں حضور پُرنور ﷺ کو فتحِ مکہ کی بشارت دی گئی اور یہ بتایا گیا کہ عنقریب لوگ گروہ در گروہ دینِ اسلام میں داخل ہوں گے اور آخری آیت میں نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی تعریف اور پاکی بیان کرتے رہنے اور امت کے لئے مغفرت کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا۔

سورہ کافرون کے ساتھ مناسبت:

سورہ نصر کی اپنے سے ماقبل سورت ”کافرون“ کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ کافرون میں یہ بتایا گیا کہ رسولِ کریم ﷺ جس دین کی دعوت دیتے ہیں وہ کافروں کے دین کے خلاف ہے اور اس سورت میں خبر دی گئی ہے کہ کافروں کا دین مٹ جائے گا اور دینِ اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا۔

سورہ لَہب کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہ لَہب مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ (خازن، تفسیر سورۃ ابی لہب، ۴/۴۲۴)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

"لَہب" نام رکھنے کی وجہ:

لہب کا معنی ہے آگ کا شعلہ، عبد المُطّلب کا ایک بیٹا عبد العُزّیٰ جو کہ بہت ہی گورا اور خوبصورت آدمی تھا اس کی کنیت ابولہب ہے، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ "اَبِیْ لَهَبٍ" موجود ہے اس مناسبت سے اسے سورہ ابی لہب یا سورہ لہب کہتے ہیں۔

سورہ لہب کا شانِ نزول:

جب نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا: ''اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْد'' اس پر ابولہب نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا، اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف سے جواب دیا۔ (خازن، ابولہب، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۴۲۴) اس سورہ مبارکہ کے شانِ نزول سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

(1)... حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گستاخوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا بلکہ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دشمنانِ خدا کو

جوابدہی سنتِ رسول ہے، اور دشمنانِ رسول کو جواب دینا سنتِ اِلٰہیہ ہے۔

(2)... جس قسم کی بکواس کفار نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کی کہ مَعَاذَ اللّٰہ آپ تباہ ہوجائیں، اسی قسم کا جواب اللّٰہ تعالیٰ نے دیا اور خبیثوں کو اس انجام تک بھی پہنچایا، یہ بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبوبیّت کی دلیل ہے۔

(3)... قرآنِ کریم نے تمام مجرموں کی سزائیں بیان فرمائیں، جن میں سب سے زیادہ سخت سزا حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گستاخ کی ہے کہ قرآنِ کریم نے اس کے متعلق کبھی فرمایا، زَنِیْمٍ یعنی ''بدکاری کی پیداوار'' اور کبھی فرمایا، اَبْتَرُ یعنی خیر سے کٹا ہوا اور محروم اور کبھی فرمایا تَبَّتْ یَدَا، تباہ ہوجائے اور کبھی فرمایا۔ ''لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ'' اللّٰہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا۔ یونہی جیسے انعام حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ادب اور تعظیم پر دیئے گئے، ایسے کسی اور عبادت پر نہ دیئے گئے۔

(5)... بڑی شرافت، عزت و نسب والے اور مال والے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مخالفت سے ذلیل و خوار ہوگئے، تو دوسروں کا کیا پوچھنا۔

سورہ لہب کے مضامین:

اس سورت میں بتایا گیا ہے کہ سیّد المرسَلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دشمنی رکھنے اور انہیں ایذا پہنچانے کی وجہ سے ابولہب دنیا میں ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک ہوگا اور آخرت میں اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اسی طرح اس کی بیوی بھی اس عذاب میں اس

کے ساتھ ہوگی کیونکہ وہ اس دشمنی میں اس کی مدد گار تھی۔

سورہ نصر کے ساتھ مناسبت:

سورہ لہب کی اپنے سے ماقبل سورت ''نصر'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ نصر میں اطاعت گزاروں کی جزاء بیان کی گئی کہ انہیں دنیا میں مدد اور فتح حاصل ہوگی اور آخرت میں عظیم ثواب ملے گا اور اس سورت میں نافرمانوں کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ دنیا و آخرت دونوں میں نقصان اٹھائیں گے۔

سورہِ اِخلاص کا تعارف

مقامِ نزول:

سورہِ اِخلاص ایک قول کے مطابق مکی اور ایک قول کے مطابق مدنی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ الاخلاص، ۴/۴۲۵)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 4 آیتیں ہیں۔

''سورہِ اِخلاص'' کے اَسماء اور ان کی وجہِ تَسْمِیَہ:

مفسرین نے اس سورت کے تقریبًا 20 نام ذکر کئے ہیں ان میں سے 4 نام یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

(1)...اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کا بیان ہے، اس وجہ سے اسے ''سورہِ اِخلاص'' کہتے ہیں۔

(2)...اس سورت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے بری اور ہر شریک سے پاک ہے، اس مناسبت سے اسے ''سورہ تنزیہہ'' کہتے ہیں۔

(3)...جس نے اس سورت سے تعلق رکھا وہ غیروں سے الگ ہو جاتا ہے اس لئے اسے ''سورہ تجرید'' کہتے ہیں۔

(4)...اسے پڑھنے والا جہنم سے نجات پا جاتا ہے اس بنا پر اسے ''سورہ نجات'' کہتے ہیں۔(صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/۲۴۴۹-۲۴۵۰، ملتقطاً)

سورہِ اِخلاص کے فضائل:

اَحادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں، ان میں سے تین اَحادیث اور ایک وظیفہ یہاں درج ذیل ہے۔

(1)...حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ وہ رات میں قرآن مجید کا تہائی حصہ پڑھ لے؟ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو یہ بات مشکل معلوم ہوئی اور انہوں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔(بخاری،

کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ہو اللہ احد، ۳/۴۰۷، الحدیث:۵۰۱۵)

(2)... حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ایک لشکر میں روانہ کیا، وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو (سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کے بعد) سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔ جب لشکر واپس آیا تو لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے یہ بات ذکر کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: یہ سورت رحمٰن کی صفت ہے اس وجہ سے میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے۔ (بخاری، کتاب التّوحید، باب ماجاء فی دعاء النّبی صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۴/۵۳۱، الحدیث: ۷۳۷۵)

(3)... حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، ایک شخص نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی کہ ''مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے۔ ارشاد فرمایا ''اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، ۴/۴۱۳، الحدیث:۲۹۱۰)

(4)... تفسیر صاوی میں لکھا ہے کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرے اور اگر گھر خالی ہو تو حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سلام کرے اور ایک بار قُلْ ھُوَاللّٰہُ پڑھ لیا

کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا (صاوی، سورۃ الاخلاص، ۶/ ۲۴۵۰، ملخصًا) اور یہ بہت مُجرّب عمل ہے۔

سورہ اخلاص کا شانِ نزول:

اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ کفار نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اللہ رَبُّ الْعزّت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے ؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے ؟ کس چیز کا ہے ؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے ؟ کیا پیتا ہے ؟ رَبُوبِیَّت اس نے کس سے ورثہ میں پائی ؟ اور اس کا کون وارث ہوگا ؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنی ذات و صفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات و اَوہام کی تاریکیوں کو جن میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات و صفات کے اَنوار کے بیان سے محو کر دیا۔ (خازن، الاخلاص، تحت الآیۃ: ۱، ۴/ ۴۲۶، ملخصًا)

سورہ اخلاص کے مضامین:

اس سورت میں اسلام کے سب سے اہم عقیدے اللہ تعالیٰ کی وحدانیّت کو بیان کیا گیا ہے، نیز اللہ تعالیٰ کے صفاتِ کمال کے ساتھ مُتّصف ہونے کا ذکر اور عیسائیوں اور مشرکوں کا رد کیا گیا ہے۔

سورہ ابولہب کے ساتھ مناسبت:

سورہ اخلاص کی اپنے سے ماقبل سورت ''لہب'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ دونوں سورتوں کی آیات کے آخر کا وزن ایک جیسا ہے۔(تناسق الدرر، سورۃ الاخلاص، ص۱۴۶)

سورہ فَلَق کا تعارف

مقامِ نزول:

ایک قول یہ ہے کہ سورہ فَلَق مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے (کیونکہ اس کے شانِ نزول سے اسی کی تائید ہوتی ہے)۔(خازن، تفسیر سورۃ الفلق، ۴/۴۲۸)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 5 آیتیں ہیں۔

''فلق'' نام رکھنے کی وجہ:

فلق کے کئی معنی ہیں اور یہاں اس سے مراد ''صبح'' ہے، اور چونکہ اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورہ فلق'' کہتے ہیں۔

سورہ فَلَق اور سورہ والنّاس کے فضائل:

اَحادیث میں سورہ فَلَق اور سورہ والنّاس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، ان

میں سے 3 فضائل درج ذیل ہیں۔

(1)... حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ آج رات مجھ پر ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں جن کی مثل نہیں دیکھی گئی، (وہ آیتیں) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (سورت کے آخر تک) اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (سورت کے آخر تک) ہیں۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا، باب فضل قراءۃ المعوّذتین، ص۴۰۶، الحدیث: ۲۶۴(۸۱۴))

(2)... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جِنّات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ سورہ فَلَق اور سورہ وَالنَّاس نازل ہوئیں، پھر آپ نے ان سورتوں کو پڑھنا شروع کر دیا اور ان کے علاوہ (دیگر وظائف) کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرّقیۃ بالمعوّذتین، ۴/ ۱۳، الحدیث: ۲۰۶۵)

(3)... حضرت عابس جُہنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں وہ کلمات نہ بتاؤں جو (شریر جِنّات اور نظرِ بد سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنے میں سب سے افضل ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، کیوں نہیں (آپ ضرور بتائیے۔) ارشاد فرمایا: ''وہ کلمات یہ دونوں سورتیں ہیں: (1) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ (2) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ

النَّاس۔(سنن نسائی، کتاب الاستعاذۃ، ا-باب، ص ۸۶۲، الحدیث: ۵۴۴۲)

سورہ فلق اور سورۃُ النّاس کا شانِ نزول:

یہ سورت اور سورۃُ النّاس جو اس کے بعد ہے اس وقت نازل ہوئی جب کہ لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو کیا اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اَعضا پر اس کا اثر ہوا، البتہ دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ چند دنوں بعد حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام آئے اور انہوں نے عرض کی: ایک یہودی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کنوئیں میں ایک پتھر کے نیچے دبایا ہوا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیجا اور انہوں نے کنوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا تو اس کے نیچے سے کھجور کے درخت کے نرم حصے سے بنی ہوئی تھیلی برآمد ہوئی جس میں حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وہ موئے مبارک جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کنگھی کے چند دندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک موم کا پُتلہ تھا جس میں گیارہ سوئیاں چبھی ہوئی تھیں۔ یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں، ان دونوں سورتوں میں گیارہ آیتیں ہیں، پانچ سورۂ فلق میں اور چھ سورہ ناس میں۔ ہر ایک آیت کے پڑھنے کے ساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی

یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بالکل تندرست ہوگئے۔ (خازن، الفلق، تحت الآیۃ:۱، ۴/۴۲۸-۴۲۹، ملخصًا)

تعویذات اور عملیات سے متعلق ایک شرعی مسئلہ:

یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین رکھیں کہ وہ تعویذ اور عملیات جن میں کفر یا شرک کا کوئی کلمہ نہ ہو جائز ہیں، خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں۔ (خازن، الفلق، تحت الآیۃ:۱، ۴/۴۲۹) حدیث شریف میں ہے کہ حضرت اَسماء بنت عُمیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، جعفر کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں؟ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اجازت دی۔ (ترمذی، کتاب الطّب، باب ما جاء فی الرّقیۃ من العین، ۴/۱۳، الحدیث:۲۰۶۶)

سورہ فَلَق اور سورۃُ النّاس کے شانِ نزول سے حاصل ہونے والی معلومات:

اس سورت اور اس کے شانِ نزول سے 4 باتیں معلوم ہوئیں،

(1)... جادو اور اس کی تاثیر حق ہے۔

(2)... نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے، جیسے تلوار، تیر اور نیزہ کا، یہ اثر شانِ نبوت کے خلاف نہیں ہاں ایسا اثر نہیں ہو سکتا کہ جس سے نبوت کے متعلقہ اُمور میں خَلل آئے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں جادوگر بالآخر اس

لئے فیل ہوئے کیونکہ وہاں جادو سے معجزے کا مقابلہ تھا ورنہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خیال پر بھی اس جادو نے اثر کیا کہ ان کو خیال ہوا کہ یہ لاٹھیاں رسیاں چل رہی ہیں جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:

"یُخَیَّلُ اِلَیْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى"(طٰہٰ:۶۶)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خیال پر بھی یہی اثر ہوا تھا۔

(3)... جادو کو دور کرنے میں سورہ فَلَق اور سورہ ناس میں خصوصی تاثیر ہے۔

(4)... جادو ٹونہ اور عملیات و اثرات اور بیماریوں کو ختم کرنے کیلئے قرآنِ پاک کی سورتوں اور آیتوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور خود بخاری شریف میں سورہ فاتحہ کو اس مقصد کیلئے استعمال کرنے کا بیان موجود ہے۔(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فاتحۃ الکتاب، ۳/۴۰۴، الحدیث:۵۰۰۷)

سورہ فلق کے مضامین:

اس سورہ مبارکہ میں تمام مخلوق کے شر سے، رات کے اندھیرے کے شر سے، جادوگروں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

سورہِ اِخلاص کے ساتھ مناسبت:

سورہ فلق کی اپنے سے ماقبل سورت ''اخلاص'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ اخلاص میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوااور یہ بتایا گیا کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں وہ ان سے پاک اور بری ہے اور ان دونوں سورتوں میں بتایا گیا کہ دنیا میں موجود ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے، اسی طرح ان شَیاطین، جِنّات اور انسانوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہئے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکتے ہیں۔

سورۃُ النّاس کا تعارف

مقامِ نزول:

سورۃُ النّاس زیادہ صحیح قول کے مطابق مدنی ہے۔(خازن، تفسیر سورۃ النّاس، ۴/۴۳۰)

رکوع اور آیات کی تعداد:

اس سورت میں 1 رکوع اور 6 آیتیں ہیں۔

''اَلنَّاسِ'' نام رکھنے کی وجہ:

عربی میں انسانوں کو ''اَلنَّاسِ'' کہتے ہیں، اور اس سورت کی پہلی آیت میں یہ لفظ موجود ہے اس مناسبت سے اسے ''سورۃُ النّاس'' کہتے ہیں۔

سورۃُ النّاس کے مضامین:

اس سورہ مبارکہ میں ان جِنّات اور انسانوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

سورہ فَلق کے ساتھ مناسبت:

سورۃُ النّاس کی اپنے سے ماقبل سورت ''فلق'' کے ساتھ مناسبت یہ ہے کہ سورہ فلق میں ظاہری شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی تھی اور اس سورت میں خفیہ شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ ہر سورت کے تحت احادیث اور مسائل و فضائل کا ایک حد تک کافی ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ اس لیے ناظرین سے اُمید کرتا ہوں کہ میری کوتاہیوں کی اصلاح فرمائیں گے اور اُمّتِ مسلّمہ کی اصلاح و فلاح کے لیے اس کتاب کی اشاعت میں اپنی طاقت بھر ضرور حصّہ لیں گے۔ خداوند کریم میری اس حقیر قلمی خدمتِ دین کو شرفِ قبول سے سرفراز فرمائے (آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و سلم) و اللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ اعلم بالصواب

1 اپریل 2023

9 رمضان 1444ھ

ہماری اردو کتابیں:

بہار تحریر (14 حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اذان بلال اور سورج کا نکلنا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج غوث پاک	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
شب معراج نعلین عرش پر	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
مقرر کیسا ہو؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
غیر صحابہ میں ترضی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
اختلاف اختلاف اختلاف	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
محرم میں نکاح	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
روایتوں کی تحقیق (تین حصے)	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
بریک اپ کے بعد کیا کریں؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ایک نکاح ایسا بھی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
کافر سے سود	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
میں خان تو انصاری	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
جرمانہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سفر نامہ بلاد خمسہ	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
منصور حلاج	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فرضی قبریں	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سنی کون؟ وہابی کون؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
رَضا یارِ رضا	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
786/92	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
فتنہ گوہر شاہی	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
سلاسل میں بنٹے ہوئے سنی کب ایک ہوں گے؟	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

کلام عبید رضا	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
تحریرات لقمان	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد
بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)	از قلم کنیز اختر
عورت کا جنازہ	از قلم جناب غزل صاحبہ
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام	از قلم عرفان برکاتی
اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)	از قلم عرفان برکاتی
مسائل شریعت (جلد 1)	از قلم سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما گر دو میں نہیں جانتا	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
سفر نامہ عرب	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق	از قلم زبیر جمالوی
ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
علم نور ہے	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
یہ بھی ضروری ہے	از قلم محمد حاشر عطاری
مومن ہو نہیں سکتا	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
ماہ صفر کی تحقیق	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری

فضائل و مناقب امام حسین	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
معارف اعلی حضرت	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
نگارشات ہاشمی	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
زر خانۂ اشرف	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام۔ ایک تحقیقی جائزہ	از قلم محمود اشرف عطاری مرادآبادی
ایمان افروز تحاریر	از قلم محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت۔ ایک حدیث کی تحقیق	از قلم اسعد عطاری مدنی
رشحات ابن حجر	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1)	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
درس ادب	از قلم غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
حق پرستی اور نفس پرستی	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
صحابہ یا طلقاء؟	از قلم مبشر تنویر نقشبندی

روشن تحریریں	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
تحریرات ندیم	از قلم ابن جاوید ابوادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی	از قلم ابن شعبان چشتی
اہمیتِ مطالعہ	از قلم دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
تحریرات ابن جمیل	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ)	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
مسئلۂ استمداد	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
میرے قلم دان سے	از قلم احمد رضا مغل
عوامی باتیں (حصہ 1)	از قلم فیصل بن منظور
تحقیقات اویسیہ (جلد 1)	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
امیر المجاہدین کے آثار علمیہ	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
رافضیوں کا رد	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
چھوتی بیماریاں	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
فتاوی کرامات غوثیہ	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
غامدیت پر مکالمہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی

خودکشی	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
مقالاتِ بدر (جلد 1)	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
سردی کا موسم اور ہم	از قلم خالد تسنیم المدنی
ردناصر رامپوری	از قلم میثم عباس قادری رضوی
چشمۂ حکمت	از قلم محمد سلیم رضوی
کتابوں کے عاشق	از قلم محمد ساجد مدنی
عبد السلام نامی علما و مشائخ	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازؔش مدنی
التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب	از قلم شعیب عطاری جلالی
تحریر کی ضرورت و اہمیت	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
دشمن صدیق و عمر	از قلم امام جلال الدین سیوطی
عرفان بخشش شرح حدائق بخشش	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ	از قلم شاعر عمران اشفاق
موسیقی فقہاے کرام کی عدالت میں	از قلم محمد بلال ناصر
ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
مختصر مگر مفید	از قلم فیصل بن منظور
اللہ و رسول کے لیے لفظ عشق کا استعمال	از قلم جلال الدین احمد امجدی رضوی
شرح فقہ اکبر (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی

تلخیص نور المبین (سوالاً جواباً)	از قلم ابن شعبان چشتی
دینی تعلیم	از قلم علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
سیرت صدیق اکبر	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
فتاوی خادمیہ (جلد 1)	از قلم سید مفتی خادم حسین شاہ
ذکر اویس قرنی	از قلم ملا علی قاری حنفی
اذان سحر	از قلم خلیل احمد فیضانی
قرآن کریم اور گلہ بانی	از قلم ابوالفواد توحید احمد طرابلسی
سیرت مدار اعظم	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
ایک گناہ سترہ گواہ	از قلم خالد تسنیم المدنی
بدعت اور ائمہ	از قلم حسان رضا راعینی
ایمان کی باتیں	از قلم محمد شاہ رخ قادری
بوقت رخصتی عمر عائشہ	از قلم ابو عمر غلام مجتبیٰ مدنی
مسائل صراط الجنان (5 حصے)	از قلم خالد تسنیم المدنی
اصطلاحات فقہ (باعتبار حروف تہجی)	از قلم: محمد ندیم عطاری مدنی
مقالات ادروی	از قلم محمد سلیم انصاری ادروی
روزوں کے مسائل	از قلم محمد اویس رضا عطاری رضوی
تعارف شرف ملت	از قلم ابوالابدال محمد رضوان طاہر فریدی
اہل باطل کا تحریری رد کیوں ضروری ہے؟	از قلم کبیر احمد شیخ

روزے کے متعلق عوامی غلط فہمیاں — از قلم محمد عبد السبحان عطاری مدنی
مسئلہ امکان کذب اور دیوبندیوں کی چالبازیاں — از قلم مشتاق احمد رضوی اورنگ آبادی

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS

PS graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

قرآنی سورتوں
کا تعارف مع فضائل

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)